

بچوں کا درود

ابتدائی بچپن کی نشوونما پر پاکستان کا پہلا جریدہ



بچے اور اضافی مدد کی ضرورتیں
سیکھنے کے منفرد انداز

شمارہ نمبر 8، فروری 2010ء

پرو درش

ابتدائی بچپن کی تشوونما پر پاکستان کا پہلا جریدہ

پرو درش

سنہدھا بچپن فاؤنڈیشن



پلاٹ نمبر 9، بلاک 7، کہشاں، لاہور، پاکستان - 5، کراچی - 75600، پاکستان

ایمیل: nurture@ecd pak.com

ویب سائٹ: www.ecdpak.com

ہمارے لیے لکھیے

بچپن کی پرو درش اور تشوونما کے دوران میں آنے والے بادگار رعایات،
تجربوں اور کہانیوں میں دوسروں کو بھی شریک کیجیے۔ آپ اپنی تجربوں ڈاک یا ای میل کے ذریعے
اوپر دیے گئے بچوں پر اسال کر سکتی اسکتے ہیں۔

ابتدائی بچپن کی تشوونما کے عملی طریقوں، موضوعات، برداشتیوں اور اقدامات
کے بارے میں حزیر ہو جانے کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ فرمائیں www.ecdpak.com

اطمینان و تبرداری

سنہدھا بچپن فاؤنڈیشن کے پرو انتہا میں پرو درش کے دو ہمارے شائع کیے جاتے ہیں۔
رسالے کے مضمون اور تجربوں میں دیے گئے خیالات اور آراء، مصہیں اور مضمون لکاروں کے باپے ہیں۔
سنہدھا بچپن فاؤنڈیشن، آغا خان فاؤنڈیشن یا سمجھی آں دی تکلیم آف دی نیدر لینڈز کا ان خیالات و آراء سے حصہ
ہونا ضروری نہیں ہے۔

جیوں میں شائع کی گئی تصادیر سنہدھا بچپن فاؤنڈیشن اور آری ای پروگرام کے اسکوں کے بچوں کی ہیں۔

اجازت نامہ

جلد حقوق سنہدھا بچپن فاؤنڈیشن کے نام محفوظ ہیں۔

تعلیمی مقاصد یا ذاتی استعمال کے لیے اس رسالے کے مضمون کی نقول تیار کرنے یا اقتباسات کے لیے تحریری اجازت
حاصل کرنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن اسکی تمام نقول اور اقتباسات کے ساتھ پرو درش کے شمارے، مضمون اور مصنف کا
کامل حوالہ دینا لازم ہے۔

محاذیت

”پرو درش“ آری ای۔ اسی ای پروگرام کے مالی تعاون سے شائع کیا جاتا ہے ہے۔ ”سمجھی آں دی تکلیم آف دی نیدر لینڈز“
کی محاذیت اور آغا خان فاؤنڈیشن، پاکستان کی رابطہ کاری حاصل ہے۔

اداریہ

مدیر

صلف جیدزی خری

مشیر اداری

جزیرہ کابل، امریکہ

اداراتی معاونت

شمارانی، رفتہ راشد

اداراتی مشاورتی پورڈ

پروفیسر انتیا غلام علی (ستارہ امتیاز)

ستاد بار قیام اور ساقیہ نور قیام، حکومت عرب

کیرولین آرنالڈ

آغا خان فاؤنڈیشن، بھارت

مردان احمدان

سماجی ارکینی پورڈ فیض احمدی، سلاجتان (SCSPEB)

ڈاکٹر کیمی پارٹنیٹ

آغا خان فاؤنڈیشن، بھارت

مہماز محمد

نیجریہ سوسیٹی (TRC)

کوئنہا محمد

آغا خان فاؤنڈیشن، پاکستان

ڈاکٹر خوری پیش

بیرونی خود بیان سماجی (HANDS)

منصورہ طفل

آغا خان ایجنسی، پاکستان (AKES.P)

ڈاکٹر خوالسی

ہونڈرڈ پرڈ کام، آغا خان بیجنگری (AKU-HDP)

سیدہ عمران رضا

ترجمہ

عبدالسلام سلی

تربیت و آرائش

دواخوار طبل خان، بھارت

تصویری

دواخوار طبل خان، مجال ماہیں

تساویر

ائج پیک: سندھ ایجنسی، آغا خان فاؤنڈیشن

رسیل کار

شمارانی، محمد عمران

ماہینہ رسمی، ارم ایوب

طاعت و اشاعت

سندھ ایجنسی، آغا خان فاؤنڈیشن

عزیز قارئین!

پورش کے حوالے سے آپ کے پروش تو صلی خلط پڑھنا ہمیشہ سرت اور اٹھیان کا باعث ہتا ہے۔ پورش کی پوری نیم کی ہر ممکن کوشش سمجھی ہوتی ہے کہ آپ کے شوق اور روحی کو پیش نظر کرنے ہوئے ابتدائے بچپن کی نشوونما سے متعلق ہاذہ تین معلومات پہنچائی جائیں۔ ہمارے اس شمارے کا موضوع اضافی ضرورتوں کے حوالہ بچے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ شمارہ اس اقتدار سے اہم ہے کہ اضافی ضرورتوں کے حوالہ بچپن اور ان کے مسائل کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہیں۔

ذینظر شمارے میں اس شبجے کے ماہرین کے تحریر کردہ کئی مقید مضمایں شامل ہیں۔ پیشہ درماہرین کی رائے مستند بھی جاتی ہے اور ان کی فراہم کی ہوئی معلومات کے بارے میں پیشہ نہیں ہوتا کہ ان کی بنیاد پہلے سے قائم کوئی مفرود و ضریب بالطف تصورات ہو سکتے ہیں۔ ان مضمایں کے ذریعے اصل موضوع اور اس کے مضمونات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ مسئلے کو سچ تاثر کے ساتھ پیش کیا جاسکے۔

شمارے کی ایک خصوصیت موضوع کے حوالے سے ایک تھا کہ ہے، جس میں ریڈ (READ) کی استاد اسٹیلم علی محترمہ شاہینہ علوی، ایک پنج کی والدہ، کارپوریٹ وکیل اور انکو یوسوسائی پاکستان کی سربراہ محترمہ سعدیہ متاز اور سیکنے کی محدودیوں کے حوالہ افراد کو افریقی مونی کی طرز پر مدد فراہم کرنے والی اینڈریخان نے اطمینان خیال کیا ہے۔ یہ تھا کہ والدین اور اساتذہ دوڑوں کے لیے مقید ہے۔ اس میں وی گئی تجویز سے اپنیں بچپن کو ان کی محدودیوں اور مشکلات پر تاب پانے کے لیے مدد دینے میں سہولت ہو گی۔

عام بچپن اور محدودیوں کے حوالہ بچپن کے لیے ملک میں طلبہ طلبہ تعلیم کا جو نظام رائج ہے، اسے یقیناً تبدیل ہونا چاہیے، کیونکہ صرف اس طریقے سے امتیازی سلوک کے جذبات کو فتح کیا جاسکے گا۔ اس کا حل شاملانی ماحول ہے جو ہمارے متعدد ماتحت اور تعلیمی مسائل فتح کر سکتا ہے۔ اس شمارے کا ایک اہم مضمون شاملانی تعلیم کے فروع پر فرضی تصور کے بارے میں ہے کہ ہمارے پہاں اسے کس طرح نافذ کیا جاسکتا ہے، اس کے قائدے کیا ہیں اور لگت کیا ہے اور تیزی سے سکڑتی دنیا میں اس کی کیا اہمیت ہے۔

حوالہ جتنی اور دلوں میں جوست جگانے والا ایک مضمون ان لوگوں کے بارے میں ہے جنہوں نے زندگی میں ہر روز خیش آنے والی مشکلات کے پاد جو نہیاں کام کیے اور محدودی کو کو کاوت نہیں بننے دیا۔ یہ شخصیات آپ کو، آپ کے بچپن کو ثابت سوچ اور تعمیری انداز اپناؤ کرائے گے بڑھ کے لیے اکساتی ہیں، خواہ رکاوٹیں کئی ہیں ہوں اور انسان کی ذاتی صلاحیتیں محمود ہوں۔

تجربی کی سے زیادہ فعالیت (ADHD) آج کے دو دش بچپن اور دلوں میں عام ہے یعنی دیگر اہم موضوعات کی طرح اس بارے میں بھی عوای سٹر پر بہت کم آگئی ہے۔ اس شمارے میں اس موضوع پر دو پہلوؤں سے روشنی ڈالی گئی ہے: ایک میں والدین کے نظر سے اور دوسرے مضمون میں ماہر تعلیم کے نظر سے۔ کیونکہ اس مسئلے سے دوچار بچپن کو گھر اور اسکول و دوڑوں جگہ دیکھ بھال کی ضرورت ہوئی ہے، اس لیے اس بارے میں عملی توجیہ کے محدودے دیے گئے ہیں جس سے استاد اور والدین و دوڑوں کو اپنے اپنے دائرے میں یہ کام کرنے میں سہولت ہو گی۔

ویگر مضمایں جنمیں یقیناً آپ دچھپ پائیں گے، مخلوط ذہانت (می ہاں، ذہانت کی آٹھ تھیں ہیں) بچپن میں کسی محدودی کے امکان کی علامات کی شناخت اور حصی نظام میں خرایبیں کے موضوعات پر ہیں۔ آخر الذکر مضمون میں واقعی مطالعے پیش کیے گئے ہیں، جنمیں والدین اور اساتذہ دوڑوں اپنے بچپن کے حوالے سے دیکھ سکتے ہیں۔

ہمیشہ کی طرح اس بارہ بھی انکی کتابوں اور دیب سائنس کا تعارف قیل کیا گیا ہے جنمیں آپ فرمت کے اوقات میں دیکھ سکتے ہیں اور اس موضوع پر اپنی معلومات میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ ابتدائے بچپن کی تعلیم کے بارے میں اگر کوئی مقید کتاب یاد ہے بسا اس آپ کی نظر سے گزری ہے اور آپ اسے پورش میں شامل کرنا چاہئے ہیں تو ہمیں ضرور لکھیے۔ ہم آپ کی تحریر کا خیر مقدم کریں گے۔

پر مسرت اور خوشنوار مطالعے کے لیے یہ کیک خواہشات کے ساتھ، خوشیوں کے سب موسموں کی مبارکباد!

فہرست مضمایں

i

- قارئین کے خطوط**
- اضافی مدد کی ضرورتیں
تحریر: رفت راشد
- جنی نظام میں خرابی اور سیکھنے کا عمل**
- تحریر: ایڈریخان
- سیکھنے کے عمل میں عدم مطابقت بچے پڑاڑات اور دیکھ بھال کرنے والے کا کروار
تحریر: عربیش قوم اور عائیز احمد خان
- شامالی تعلیم۔ ساتھ بہتر ہے
تحریر: نادر افضل
- سیکھنے کی صلاحیتوں میں کمی اور انہیں بہتر بنانے کی حکمت عملی
تحریر: شاہینہ ملودی
- داگیں باتھو والوں کی دنیا میں بائیں باتھو سے کام کرنے والے
تحریر: بیلین ڈی کرد
- حصلہ افزاؤ کہانیاں / حوصلہ بخشنے والے
ترتیب: صدف جید زیری
- بچے کے سیجا کے لیے۔ خطرے کی علامات کا بر وقت سراغ لگانا ضروری ہے
تحریر: سعیل اتحاد حسین
- تجدد کی کمی سے بہت زیادہ فعالیت کے حال بچے کی پرورش
تحریر: امیر شریف اور صبور ندیم
- بچوں میں تخلوٰ و ذہانتوں کا فروغ
تحریر: امین میں
- پاکستانی اسکولوں میں بچوں کی سیکھنے کی الگیتوں میں کمی کی نویسیت کیسے سمجھیں
تحریر: ڈاکٹر کوثر و قادر اور ڈاکٹر نیلوفر
- تجدد کی کمی سے بہت زیادہ فعالیت کے حال بچے اور کمرہ جماعت کا انظام
تحریر: صبور ندیم، امیر شریف اور دوا الفقار بچانی
- کمرہ جماعت جو سب کے لیے ہو
تحریر: مہناز محمود
- ذرا کرہ — ”اضافی مدد کی ضرورتیں“
- وسائل



قارئین کے خطوط

میرا تعلق خیر پور کے ایک اسکول سے ہے جہاں میں بطور پڑھل
فرانسیں انجام دے رہا ہوں۔ میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ کے
جریدے کے نئے شمارے نے ہمارا دھیان ماحول کی ان چیزوں پر
دلایا جن کو ہم نظر انداز کرتے ہیں۔ جریدے میں دیئے گئے
چارٹ نے ہماری کافی رہنمائی کی ہے۔ ہمارا ایک اسکول زیر تعمیر
ہے جس میں اب ہم بچوں کو بہترین ماحول فراہم کرنے کے لیے
پلاننگ کر رہے ہیں جو کہ اس سے پہلے ہم نہیں کر رہے تھے۔
یہ سب آپ کے رسائل میں دی گئی معلومات سے ممکن
ہوا ہے، ہم آپ کے مزید اور شماروں کے منتظر ہیں گے۔

شفقت اللہ

خیر پور

میں ضلع سیہون کی ایک ڈپنسری میں نہیں ہوں، میرے پیشے میں
یہاں کے لوگوں کو مختلف امراض اور حادثات کے بارے میں شعور
بیدار کرنا شامل ہے۔ طباعت کی سہولیات نہ ہونے کی صورت میں
کسی بھی بیماری کے بارے میں بتانا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن
آپ کے رسائل میں دیئے گئے پوسٹر اور فلاٹرنے میری مشکل
آسان کر دی ہے۔ پوسٹر اور فلاٹر دیکھنے میں اتنے دلکش ہیں کہ
ڈپنسری آنے والے تمام لوگوں کی توجہ اس پرمذول ہو رہی ہے
اور لوگ اس سے بچوں کی خلافت کے بارے میں شعور حاصل کر
رہے ہیں، جس کے لیے میں آپ کی شکرگزار ہوں۔

سائز صائمہ

سیہون



”پرو رش“ ابتدائی بچپن کی نشوونما
کے موضوع پر پاکستان کا پہلا جریدہ
ہے۔ اس شماہی جریدے میں
ابتدائی بچپن کے حوالے سے مختلف
موضوعات شامل کیے جاتے ہیں۔
اگر آپ جریدے کے لیے کوئی پیغام،
تجھویز یا تبصرہ دینا چاہتے ہیں تو ہم
سے براہ راست اس ای میل پر رابطہ
سمجھیے:

nurture@ecdpak.com

ہمارا تعلق ایک تعلیمی این جی اوسے ہے اور اساتذہ کی فریبیں
میں بھی ہمارا کردار ہوتا ہے۔ بچوں کے تحفظ کے بارے میں
نہ ہم نے کچھ سوچا تھا اور نہ ہی ہمارے پاس کوئی مواد تھا جس
کے ذریعے سے ہم اساتذہ کی اس بارے میں صحیح رہنمائی کر
سکتے۔ آپ کا رسالہ ہاتھ میں آتے ہی ہم نے اس کے بارے
میں سوچا اور اس کی مدد سے ہم نے اساتذہ کو اس کی اہمیت
کے بارے میں بتایا۔ اس سلسلے میں ایں میں کامضیون کرہے
جماعت کا ماحول: یہ بھی تو ایک پیچہ ہے؟ سے ہم نے بڑا
استفادہ حاصل کیا ہے۔ رسالے کے لیے کیا گیا تحقیقی کام
قابل تعریف ہے۔

کنوں احمد

مقامی این جی اور

میں ایک ہاتھ اور ایک ہاتھ سے معزودہ بچے کی ماں ہوں اور یہ
بات ہڈت سے محروم کرتی ہوں کہ معزودہ بچوں کو سماج میں
نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ذرائع ابلاغ میں ان کے مسائل پر زیادہ
بات نہیں ہوتی ہے۔ سندھ انجوبیکیشن فاؤنڈیشن اور آغا خان
فاؤنڈیشن کے زیر نگرانی شائع ہونے والے رسائل پرورش
نے اس روایت کو توڑ دیا ہے اور بخوبی اس مسئلے کو جاگر کیا ہے۔
خاص طور پر جناب غلام نبی نظامی کامضیون عمارتوں اور ماحول
تک رسائی اور معزودہ بچے قابل تاثر ہے۔ مجھ سیکی کئی ماؤں
نے اس سے فائدہ حاصل کیا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ بھی آپ
ان مسائل پر روشی ڈال لتے رہیں گے۔

ربیحانہ و مم

حیدر آباد

سندھ انجوبیکیشن فاؤنڈیشن کی نئی کامیاب کوشش پر میں اس کو
مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہم آپ کی اس کوشش سے بے حد
متاثر ہوئے ہیں۔ رسالے میں ایسی معلومات دی گئی ہیں جو
اس سے پر لے ہمارے پاس نہیں تھی، مثلاً مختلف دعائتوں کا
اردو میں ترجمہ اور ان کا ماحولیاتی اثر ہمارے لیے کافی نیا ہے۔
ڈاکٹر نیلوفر وزیر کا تحریر کردہ مضمون اسکول میں ماحولیاتی
خطرات اور اسکولوں کا کردار، معلومات کا خزانہ ہے۔ ہمیشہ کی
طرح آپ سے پھر گزارش ہے کہ اپنے رسالے کی اشاعت
سندھی میں کیجیے تاکہ سندھ کے لوگ بھی اسے پڑھ سکیں۔

حفیظ جو کیو

سکھر

میں آپ کے رسائل پرورش کی باقاعدہ قاری ہوں اور آپ
کی کوششوں کو سراہنا چاہتی ہوں۔ رسالے کے تمام مضامین
اچھے اور منفرد ہوتے ہیں۔ ساتواں شمارہ بچوں کے تحفظ کے
بارے میں کافی منفرد تھا۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود میں سمجھتی
ہوں کہ آپ ایک اہم موضوع پر کوئی روشنی نہیں ڈال رہے
ہیں۔ میرا اشارہ بچوں کی کردار کشی پر ہے جو آج کل گھروں اور
اسکولوں دونوں میں نہیں ہو رہی ہے، جس کا ثبوت ہمارے آج
کل کے حالات ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ بچوں کی کردار
کشی پر بھی زور دیں اور اس کو اپنے آئندہ آنے والے رسالے
کا موضوع بنائیں تاکہ اس کے ذریعے والدین اور اساتذہ کی
معلومات میں اضافہ ہو۔

میمونہ سعید

اسلام آباد

اضافی مدد کی ضروریات

معلمات اور آگئی کا تھداں لوگوں کے اس روپیہ کا ایک سبب ہے جس میں وہ ان محدود افراد کا فلما مطلب لیتے ہیں جنہیں اضافی مدد کی ضرورت (ایڈیشنل پروٹ چیز) ہوتی ہے۔ اس روپیہ کی وجہ سے عام سماجی زندگی میں بہت سے بچوں کو بلا وجہ کیا شمارتی سمجھا جاتا ہے اور وہ امتیازی سلوک کا نتائج بنتے ہیں۔ رفت راشد نے اس مضمون میں ایسے عقلاً مذکور بحث کی ہے، اضافی مدد کی ضرورتوں کے بارے میں بتایا ہے، ایسے افراد کے مسائل کا ذکر کیا ہے اور انہیں شاخت کرنے کے طریقوں پر بہترین ذرائع ہے۔



تحریر: رفت راشد

تصویر: ایسا اسکول

نشودہ معمول کے مطابق نہ ہوا اور اس کی وجہ سے وہ روزمرہ کی معمول کی سرگرمیاں بھیک سے انجام دیتے کے قابل نہ ہو، اسے محدود کہا جاتا ہے۔ خلا جن لوگوں کو چلتے ہوئے، مختلف طریقے سے حرکت کرنے، سیکھنے، یوں نے، دیکھنے یا اسے میں مشکلات درپیش ہوں وہ محدود سمجھے جاتے ہیں۔ جن لوگوں کو کسی بھی حرم کی محدودی کا سامنا ہو انہیں اضافی مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ لیکن جس بچے کو اضافی مدد کی ضرورت ہو، لازمی نہیں کہ اس کی تخفیض کیا جائے یا وہ محدود ہو۔

جس بچے کو اضافی مدد کی ضرورت ہو، لازمی نہیں کہ اس کی تخفیض کی جائے یا وہ محدود ہو۔

‘خاص تعلیمی ضرورت’ کی اصطلاح کا مطلب ہے، ان بچوں اور نوجوان افراد کو اضافی مدد یا جنہیں اس کی ضرورت ہو، جبکہ اضافی مدد کی ضرورت کا مطلب ایسے بچوں کی اضافی مدد کرنا ہے جو کسی بھی وجہ سے، خلا جسمانی محدودی، محنت کی کسی خاص ضرورت مثلاً تجوہ کی کی (ADD) کے مسئلے کی وجہ سے، عام زندگی سے اس لیے الگ تسلیک کر دیے جاتے ہیں کہ ان کی تعداد بہت کم ہے۔ ایسے بچوں اور نوجوانوں کو اضافی مدد کی ضرورت فراہم کی جاتی ہے تاکہ وہ اس تعلیم سے فائدہ اٹھاسکیں جس کا مقدمان کی تخفیض، خوبیوں اور ورقی و جسمانی صلاحیتوں کی بھرپور نشوونما کرنا ہے۔

بچے کو اضافی مدد کی ضرورت کیوں ہو سکتی ہے؟

بچوں اور نوجوانوں کو اضافی مدد کی ضرورت کیوں پڑتی آتی ہے، اس کے اسباب مختلف ہیں۔ یہ کسی محدودی کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے اور خاندان کے حالات کی وجہ سے بھی۔ اس کا سبب سماجی و ہنبدیاتی مسائل بھی ہو سکتے ہیں اور سیکھنے کا ایسا ماحدل بھی جوان کی ضرورتوں کے مطابق نہ ہو۔ چند عام

‘اضافی مدد کی ضرورتیں’ کیا ہیں؟

اضافی مدد کی ضرورتوں کا تصور قدرے نیا ہے۔ کچھ عرصے سے پہلے تک ‘خصوصی تعلیم کی ضرورت’ کی اصطلاح ان بچوں کی تعلیمی ضرورتوں کے لیے استعمال کی جاتی تھی جنہیں عام اسکولوں میں وی جانے والی تعلیم سے ہٹ کر کسی خاص نویجت کے تعلیمی منصوبے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کسی بچے کے پارے میں یہ علم ہو کہ اخواش، سیکھنے کی صلاحیت یا جسمانی نشوونما کے مسئلے کی وجہ سے بچے کی تعلیمی ضرورتیں خاص حرم کی ہیں تو اسے کسی ایسے خاص اسکول میں داخل کرنا چاہیے جو محدود بچوں کے لیے ہنا کریا ہو۔ بعض ناقدرین کا کہنا ہے کہ یہ انہاگر ان بچوں کے لیے غیر منصفانہ سلوک کے مترادف ہے جنہیں جسمانی محدودی ہو یا جنہیں سیکھنے میں تھوڑی بہت مشکل پڑتی آتی ہو۔ اس درجے اور نوچیت کی محدودی والے بچوں کو ایسے عام اسکولوں میں داخل کیا جاسکتا ہے جہاں بھروسی طور پر تمام متعلق پہلو والا تعلیمی طریقہ (شاملاتی تعلیم) فراہم کیا جائے ہو۔

اس تصور نے کئی برسوں کے دوران پرندیج اور برکاریکی نظریے کی ٹھکل اقتیار کی کہ جن بچوں کو عام اسکولوں میں کسی حرم کی مشکل یا محدودی درپیش ہو تو انہیں خصوصی افراد کے اسکول میں داخل کرنے کے بجائے، اضافی ضرورتیں فراہم کی جائیں۔ ایک بچے یا نوجوان کو اضافی امداد کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب کسی بھی سبب سے اسے اپنی تعلیم میں خاص حرم کی اضافی مدد کا کارہو۔ اضافی مدد کی ضرورت خارجی بھی ہو سکتی ہے اور مستقل بھی، اس کا اختصار بچے کو درپیش دشواری یا محدودی پر ہوگا۔

لوگ اکثر یہ فرض کر لیتے ہیں کہ جس شخص کو اضافی مدد کی ضرورت ہے وہ محدود ہے۔ تاہم جذباتی سائل کا دکار بچے یا دسرے بچوں کے باخوبی ملک اور پریشان ہونے والے بچے جو جسمانی طور پر محنت مبتدہ ہوتے ہیں، انہیں بھی اضافی مدد کی ضرورت پڑتی آتی ہے۔ جس شخص کی جسمانی یا وہنی

اسہاب درج ذیل ہیں:

اضافی مدد کی ضرورت کتنے عرصے رہتی ہے؟

کسی بچے کو اضافی مدد کی ضرورت کیوں ہے اور یہ ضرورت عارضی ہے، طول عرصے کے لیے ہے، یا مر بھر دکار ہے، اس کے اسباب بہت مختلف ہیں۔ مثلاً جس بچے کو دوسرے بچے یا الگ بے قوف

جو بچہ یہ جانتی ہے کہ بچے کو کسی حم کی مشکل درپیش ہے، وہ اس بچہ سے بہتر طور پر بچے کی مدد کر سکتی ہے جو بچے کی مشکل سے واقف نہ ہو اور غیر اطمینان بخش کارکردگی کی وجہ سے بچے سے درستی سے پیش آئے۔

کیا بچے کو اضافی مدد کی ضرورت کیے ہوں، اس کی اضافی مدد ضرورت اس خاص عرصے کے لیے ہوگی جب تک مسئلہ حل نہ ہو جائے۔ اس کے مقابلے میں جو بچے یا نوجوان محدودی یا صحت کے کسی مسئلے، مثلاً قچہ کی کمی کے مسئلے کا شکار ہوں، انکی نہ صرف اپنی تعلیم کے پڑے عرصے میں بلکہ اس کے بعد بھی اضافی مدد کی ضرورت ہوگی۔

بچوں یا نوجوانوں کو اپنی تعلیم کے دوران کسی خاص مرحلے پر بھی اضافی مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ بعض افراد کی اضافی ضرورتوں کا اکشاف صرف اسی وقت ہوتا ہے جب اس حوالے سے ان کی شخصی جانشی کی جائے یا اشوفناکے کے دوران ان کا انتہا ہو۔ بعض

ضرورتوں کو بچپنا اور جانچنا آسان ہوتا ہے جبکہ بعض ضرورتیں بچیدہ اور غمی ہو سکتی ہیں۔

اضافی مدد کی ضرورتوں کی شناخت کیوں ضروری ہے؟

جس بچے یا فرد کو سیکھنے میں دشواری کا مسئلہ درپیش ہو وہ عام نصاب کی محیل میں کام کے درے بچوں کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ وہ تعلیم جاری رکھے گا لیکن بعض مرحلوں پر اس کے سیکھنے کی رفتار متاثر ہو گی۔ اس بچے کے سیکھنے کی رفتارست ہو سکتی ہے۔ اس کیست رفتار کے ساتھ اسے مزبور طور پر تعلیم دینے کے لیے اس کی اضافی مدد کی ضرورتوں کی شناخت اور تجویز ضروری ہوگا۔ جو بچہ یہ جانتی ہو کہ بچے کو کسی حم کی مشکل درپیش ہے وہ اس بچہ سے بہتر طور پر اس بچے کی مدد کر سکتی ہے جو بچے کی مشکل سے واقف نہ ہو اور غیر اطمینان بخش کارکردگی کی وجہ سے اس سے درستی سے پیش آئے۔ جب بچے کی ضرورتوں کی شناخت ہو جائے تو اسکو یہ ضرورتیں فراہم کر سکتا ہے، مثلاً استاد کا بچے کو زیادہ وقت دینا یا پڑھانے کا مختلف طریقہ۔ بچوں کی اضافی مدد کی ضرورتوں کے حوالے سے یہ پات اہم ہے کہ جتنی جلد ممکن ہو ان کی ضرورتوں کو شناخت کر لیا جائے تاکہ انکی مناسب اور حسب ضرورت مدد فراہم کی جاسکے۔ اس سے آگے جل کر پیدا ہونے والے مزید مذکولات اور مسائل کو روکنے اور سب بچوں کے لیے سیکھنے کے زیادہ سے زیادہ موقع فراہم کرنے میں مدد لے گی۔

تعلیم سب کے لیے۔ شاملی تعلیم

اممی اور معیاری تعلیم سب بچوں کا حق ہے اور شاملی تعلیم یہ یقینی ہاتی ہے کہ سب بچے یہ حق حاصل کر رہے ہیں۔ جن والدین کے بچوں کو اضافی مدد کی ضرورت ہے انکی خود بخوبی نہیں فرض کرنا



تصویر: دارالعلوم

سیکھنے کا ماحول

• غیر لپک دار نصاب
• سیکھنے اور پڑھانے کا غیر موزوں امناء گھر

• زیادہ الگ بچے
• زبان سیکھنے کے لیے بچوں کی اضافی مدد

خاندانی حالات

• بے گھر ہونا
• والدین میں سے کسی کی نشے کی اسٹ

• والدین کے بجائے کوئی اور بچوں کی دیکھ بھال کرنا ہو

محدودی یا صحت کے مسائل

• حرکت کرنے یا حواس کی محدودی
• زبان سیکھنے میں کوئی خاص دشواری

• وحی طور پر ماحول سے لاطلاق ہونا (ASD)

• سیکھنے میں مذکولات

• تجویز کی کسی سے حد سے زیادہ فعالیت (ADHD)
• ذپریشن یا ذاتی صحت کے دیکھ مسائل

سامنی اور جذہ ہاتی عوامل

• بچے جنمیں پر قوف ہاتا جاتا ہو / الگ کیا جاتا ہو

• اتیازی سلوک کا فکار بچے

• بچے جو دوسروں کو الگ کرتے ہوں

• رویے اور برہتاو کے مسائل میں جلا بچے

پہلی نہرست نہیں ہے، بعض دوسرے اسہاب بھی ہو سکتے ہیں جن کی وجہ سے بچے کو اسکول میں اضافی مدد کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ تاہم اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ اگر کوئی بچہ درج بالا مسائل میں سے کسی مسئلے کا فکار ہے تو اسے اضافی مدد کی ضرورت ہو گی۔ اس کا تھیں، اس اضافی مدد کی سطح اور مقدار پر ہوتا ہے جو کسی بچے کو دکار ہوتی ہے۔ مثلاً ممکن ہے کہ وحی مسائل میں جلا کسی بچے کی حالت اس قدر خراب نہ ہو کہ اسے کسی معافی، نفعی ای میسر یا بچہ وغیرہ کی اضافی مدد کی ضرورت پیش آئے۔ یہ ہاتھ نہایت اہم ہے کہ ہر بچے کی ضرورت کو انفرادی طور پر جانچا جائے اور ضرورت کے مطابق اسے اضافی مدد فراہم کی جائے۔

اضافی مدد کی اقسام

بچے کو اپنے گمراہی اسکول میں، اس کے خصوصی حالات کے مطابق، مختلف طرح کی اضافی مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے۔

• کسی خاص ویلے کا استعمال

• پڑھانے کا کوئی خاص طریقہ

• دیکھ بھال کرنے والے کا تعاون

• تعلیمی شبے کے اضافی عملے کی مدد

• تعلیمی شبے کے ماہرین کے معاون کی اور پیشہ و رہا کی مدد، مثلاً ذا کثر معافی، ماہر تفہیمات وغیرہ۔

یہ یادہ اہنی ضروری ہے کہ بچوں کو دکار اضافی امداد کا تھیں ان کے مسائل اور ضرورتوں کے مناسب تجویز اور تیکھیں کے بعد ہی کرنا چاہیے۔

مدوسے مسئلہ حل نہ ہو تو مزید اقدام کیے جائیں گے۔
اگر مسئلہ برقرار رہے تو جائزہ اجلاس طلب کیا جائے گا اور وسرا
مرحلہ اختیار کرنے پر فور کیا جائے گا۔

اکثر بچوں اور نوجوانوں کی اضافی ضرورتیں کم رہ جماعت میں ہی
پوری کی جاسکتی ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کلاس ٹھیکانے پر
مشابہ، تجویزی اور منصوبہ بندی میں پوری جماعت، بچوں کے
گروہوں اور انفرادی طور پر طلب کو پیش نظر رکھے۔

دوسرے مرحلہ

بچوں کی خصوصی یا ملکیت کے ادارے، ملکا زبان اور گفتگو کے معاملے یا
ماہر تقاضات سے رجوع کر سکیں، بچوں کے سماں پر بات

کرنے کی اور بچوں اور نوجوانوں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے حکمت عملی وضع کی جائے گی۔
اس مرحلے میں مشاہدے اور مشاورت کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

- والدین اور پیشوور ماہرین ایک اجلاس میں اس اقدام کے فناج اور استعمال کی جانے والی
حکمت عملیوں پر بات چیت کر سکتے ہیں۔

- دوسرے مرحلے کے مشترکہ جائزہ اجلاس میں موجودہ مرحلے میں اضافی مدد کی ضرورتیں پوری
کرنے کے کام کی پیش رفت اور اس کی روشنی میں مذکور اگلے مرحلہ پر گفتگو کی جاسکتی ہے۔
اس بات چیت میں فور کیا جاسکتا ہے کہ کیا پہلا مرحلہ ہرانے کی ضرورت ہے یا تیسرا مرحلہ
شروع کیا جاسکتا ہے۔

- آگاہ کے پیچے کے لیے درکار اضافی مدد کی ضرورت اس نویجت کی ہو جئے پورا کرنا تھا کلاس
ٹھیکانے کے لئے ممکن نہ ہو تو مددگار معلل (اگر اسکول میں دستیاب ہو) کا تعاون حاصل کرنے کی
درجہ نسبت کی جائے گی۔ مشاہدے اور اضافی تجویزی سے متعلق کام کی منصوبہ بندی اور اس
کام میں مدد طے کی کرچکتی کامیابی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

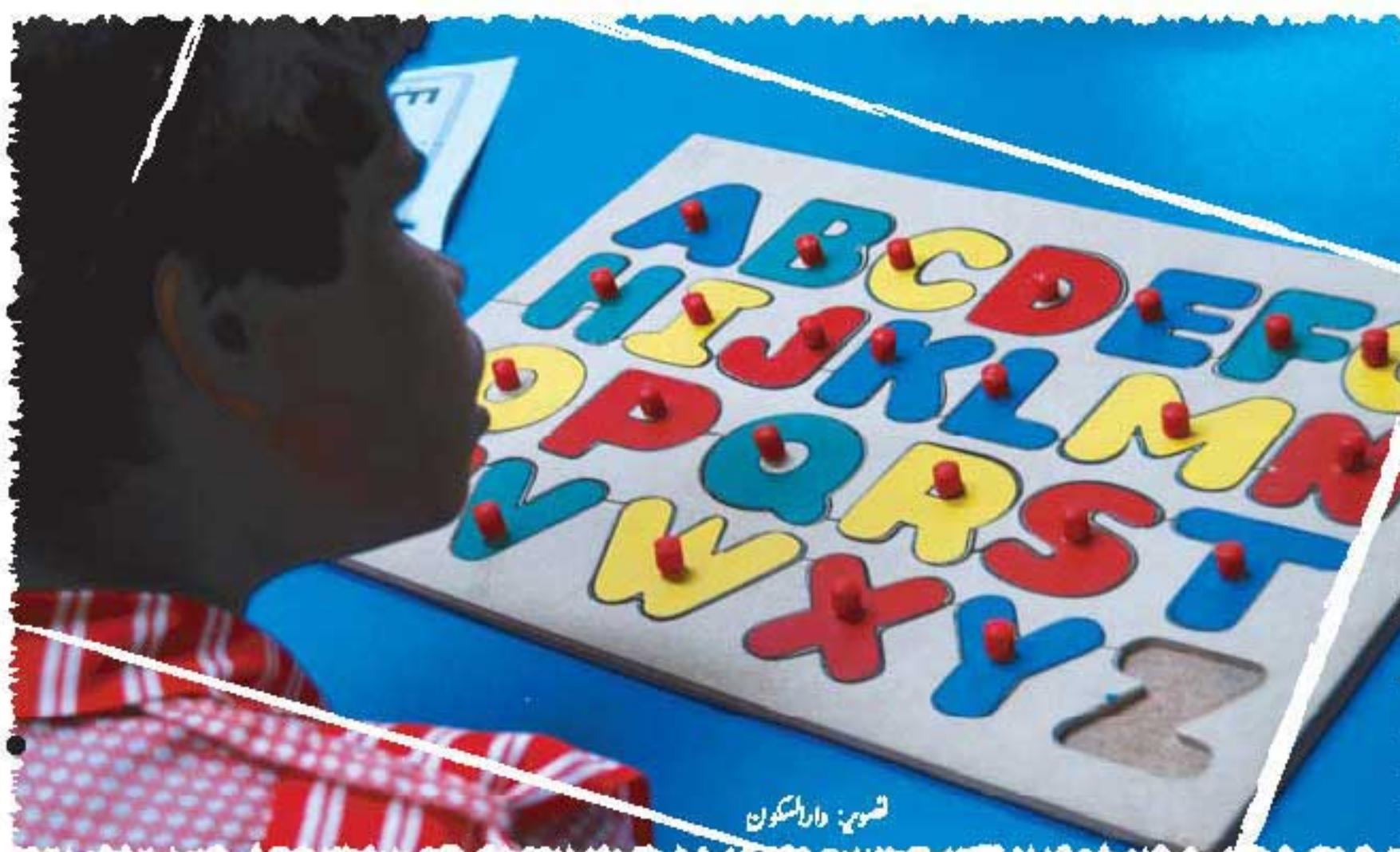
تیسرا مرحلہ

- اہداف طے ہیں، ضرورتوں کی قدریائی کی جاہنگی ہے، مقررہ حکمت عملیوں کے تحت کام ہو رہا
ہے اور اس کی ہجرانی بھی کی جا رہی ہے۔
- جن بچوں کو عام نصاب میں مشکل کا سامنا ہے ان کے لیے انفرادی تعلیم کے منصوبے پر گفتگو
کرنی ہو گی۔

- سینئنے میں درکار مدد کے باوجود اگر پیچے اپنی کوآگے بڑھنے میں دشواریوں کا سامنا ہو تو خاص
تم کے اواروں اور خاص یا ملکیت رکھنے والے لوگوں سے ان کے براہ راست تعاون کے لیے
درجہ نسبت کی جاسکتی ہے۔ اس مرحلے میں پیچے کی ضرورتوں کے دریکارہ، ان ضرورتوں کو پورا
کرنے کے لیے درکار مدد، اب تک کی تعلیم و تربیت کے فناج اور آنکھوں کے پروگرام کے
لیے منصوبہ بندی کی ضرورت پر غور و لگکی ضرورت ہو گی۔

اس حالے سے پاکستان میں ایک باقاعدہ طریقہ وضع کرنا اور اسے مطابطے کی تھیل دینے کا کام ابھی
ہاتھی ہے، لیکن پیچے دا اور والدین جب چاہیں "مرحلہ وار اقدام" کا طریقہ استعمال کر سکتے ہیں تاکہ
بچوں کے لیے درکار اضافی مدد کی ضرورتوں کا تھیں کر سکیں۔

مختصر تاریخ:
رفعت راشد سندھ انجینئرنگ کالج کراچی میں ایسیوی ایسٹ کے طور پر کام کرنی ہے۔



شہزادہ دارالعلوم

چاہیے کہ انہیں اپنے پیچے کو اسکی اسکول میں داخل کرنا ہو گا۔ شاملاتی تعلیم کا تصور اب خاص افراد غیر
پوری کی اسکول کو شکست کرتے ہیں کہ مختلف طبقوں کی اضافی مدد کی ضرورتوں والے بچوں
کے لیے عام کلاس روم میں بخواہش پیدا کریں۔ شاملاتی کلاس روم میں تعلیم حاصل کرنا اس لیے فائدہ
مند ہے کہ کسی مدد و پوری یا اس سے کافی کار بچوں کو یہاں زیادہ بچوں کے ساتھ میں جوں کا موقع ملتا ہے اور
انہیں اس بات کا احساس کم ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ احتیاطی سلوک کیا جا رہا ہے۔

ضرورتوں کی شناخت - مرحلہ وار اقدامات

اسکاٹ لینڈ میں جہاں اضافی مدد کی ضرورتوں کے خواہ سے قانون ملایا گیا ہے، بچوں کی ضرورتوں
کے لیے ایک طریقہ استعمال کیا جاتا ہے جسے مرحلہ وار اقدامات (Staged intervention)
کہتے ہیں۔ یہ طریقہ بچوں کی ضرورتوں کی شناخت، تجویزی منصوبہ بندی اور
جاہزی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے تاکہ بچوں اور نوجوانوں کی سینئنے کی اضافی ضرورتوں اور ان کی
نویں قابل کارہ کر افہیں منصوبہ علی وائل کے لیے انداز گلزار کے
مطابق ممکن حصہ بروقت، اسکی مدد فراہم کی جائے جس میں
غیر ضروری اماغلٹ کم سے کم ہو۔ اس نظام کے تحت اسکولوں
کو ان طبقے کے لیے خاص منصوبہ بندی اور دستاویز کاری کرنی
ہوتی ہے جنہیں اضافی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکول اس
مقصد کے لیے جو حکمت عملیاں اختیار کرتے ہیں، ان کی قدر
پیمانی کے معیاری طریقے بھی وضع کیے جاتے ہیں۔

بچوں اور نوجوانوں کو مرحلہ وار اقدامات کے کسی خاص
مرحلے میں رکھنے کا انعام اس پر ہوتا ہے کہ ان کی ضرورت کا
ان کے سینئنے پر کیا اڑ پڑے گا۔ اس نظام کو خاصاً پلک دار رکھا گیا ہے تاکہ پیچے کی ترقی کی رفتار کے
مطابق اقدامات کے مرحلوں کو آگے پیچھے کیا جاسکے۔

اجھی تعلیم حاصل کرنے بچوں کا حق

ہے اور شاملاتی تعلیم (ایسی تعلیم جس میں
تمام متعلقہ پہلو شامل ہوں) میں سینئنے میں
کہ بچوں کو یہ حق دیا جا رہا ہے۔

مرحلہ وار اقدامات کے تین مرحلے

پہلا مرحلہ

- کلاس ٹھیک، طالب علم کے سینئنے کا انداز پیش نظر رکھے گی، نصاب میں رو بدل کر کے دیکھے گی
اور کرمہ جماعت کے خواہ سے مختلف حکمت عملیاں آزمائے گی۔
- اگر کرمہ جماعت کی مدد سے مسئلہ حل نہ ہو سکے تو ٹھیک مددگار معلل (اگر اسکول میں دستیاب ہو)
- سے محدود کرے گی اور اس کے ساتھ میں کام کرے گی۔
- اہداف تجویز کیے جائیں گے اور ان پر اتفاق رائے ہو گا۔
- اگر اقدام کا میاب ثابت ہو تو پچھے یا نوجوان پہلے مرحلے سے باہر نکل آئے گا۔ اگر اس اضافی

جسی نظام میں خرائی اور سکھنے کا عمل

آئندہ خان و تحقیقی مطالعوں کی مثالوں سے بتاری ہیں کہ جسی نظام میں خرابی (SPD) کے اسیاب کیا ہوتے ہیں، ان کی شناخت کیسے کی جائے اور علاج کیسے کیا جائے۔

تحریر: اینڈریہ خان



عمار آٹھ سال کا صحت مند پچھے
ہے۔ وہ ہمیشہ دوڑتا اور چلانکیں لگانا رہتا ہے۔ اکثر اپنی
ترنگ میں جھوٹتا، گرتا، نچھر، دوسرا بچھول، بیہاں تک کہ بعض اوقات فرنچس سے گرا جاتا
ہے۔ کرہ جماعت میں وہ چلانکیں بیٹھ سکتا، اپنی کری کو آگے بیچھے جھلانا رہتا ہے، کمرے میں چکر
لگاتا ہے اور اپنا کام کرنے کے بجائے دوسرا بچھول کو دیکھتا رہتا ہے۔ اسے اپنی جسمانی قوت کا سچ
اندازہ بھی نہیں ہے، چنانچہ وہ اکثر چیزیں توڑ دیتا ہے یا کسی نیت اور ارادے کے بغیر دوسروں کی
چوٹ کا سبب بناتا ہے۔

(لوٹ: بھروس کے ذاتی تحفظ کی وجہ سے نام تبدیل کر دے گئے ہیں)۔

معلومات کے درمیان تعلق قائم کرتا ہے: یا الفاظ و مکار و ماغ کو ان معلومات کو لازماً سر پوٹ کرنا ہے۔“

غیر مظلوم حسی نظام کی شکایت ان بھول میں ہوتی ہے جو توجہ کی کی، حد سے زیادہ فعالیت (ائزشن ڈلیٹریست ہائپر ایکٹیووس آرڈرز)، ڈسلیکسا، آنزم ایکٹرم ڈس آرڈرز سمیت متعدد اپیے مسائل کا فکار ہوتے ہیں جو سیکھنے میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔ سیکھنا ایک حسی تجربہ ہے۔ ہم آنکھوں، کان، ناک، منہ اور چہلد (بصارت، سماحت، مشکنہ، گویاں اور لس) کے ذریعے معلومات حاصل کرتے ہیں، لیکن یہ یاد رکھیے کہ یہ سب بھنس احساس (اطلاع) وصول کرنے والے اعضا ہیں۔ ان اعضا سے جو بھی اطلاعات ہم تک پہنچتی ہیں، انہیں پامعنی معلومات

اپنے جسم اور اپنے ماحول سے محسوس کرنے کی کیفیت کو منظم کرنا
ہے اور جسم کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ موجودہ ماحول میں مناسب
اور موثر طور پر حرکت کر سکے۔ جگہ اور وقت (زمان و مکان) کے
بارے میں مختلف حسون کے کام کرنے سے جو معلومات حاصل
ہوتی ہیں انہیں مریبوط کیا جاتا ہے، ان کی وضاحت ہوتی ہے اور
ان کے معنی اخذ کیے جاتے ہیں۔ حسی ارتھاط، معلومات جمع
کرنے، انہیں ترتیب دینے اور منظم کرنے کا عمل ہے۔ دماغ،
حاصل شدہ اطلاعات میں سے متعلقہ معلومات منتخب کرتا ہے،
(سابقہ معلومات کی روشنی میں) ان میں اضافہ کرتا ہے، انہیں
پاپند کرتا ہے، (پہلے سے موجود معلومات سے) موازنہ کرتا ہے
اور ایک چک دار اور مستقل تغیر پذیر انداز میں مختلف قسم کی حسی

ان بچوں میں کیا پات مشترک ہے؟

دولوں پچھے جسی نظام کی خرابی یا سینری پروپریتی ڈس آرڈرز (ایس پی ڈی) کا وکار ہیں، جسے جسی نظاموں کا مر بوط انداز میں کام کرنا (سینری ایمپریشن ڈیکس فلشن) بھی کہتے ہیں۔

مریوط حسی نظام کا نظریہ (ینری ایمگر یشن چیوری) ڈاکٹر اے جین ائرز (Dr. A. Jean Ayres) نے پیش کیا جس کا مطلب ہے اعصابی نظام اور اعصابی نظام اور رودیے کے درمیان تعلق کا نظریہ۔ مریوط حسی نظام کی تعریف (1989ء)

"مریوط حیات ایک احصائی محل ہے جو کسی شخص کی اس کے

<ul style="list-style-type: none"> پھون (عضلات) کے افعال توازن قائم رکھنے کے افعال خودتاس (جسم کے اندر وہی احساسات پر رد عمل دینے والے عضوں) (proprioception)، مخصوص جگہ کے حوالے سے جسم کی موجودگی کا دماغ کا لاشوری احساس۔ یا ایک انجامی وجہیہ جس ہے جو پورے جسم پر موجود مختلف مقامات سے موصول ہونے والی اطلاعات استعمال کرتی ہے۔ 	<ul style="list-style-type: none"> دستی بر سٹم (Vestibular system) کہتے ہیں۔ اس نظام کے حسی اعضا، کان کے اندر وہی حصے میں ہوتے ہیں اور یہ دماغ کے متعلق حصوں اور دوسرے حسی اعضا (آنکھیں، ٹاک، کان، زبان، جلد) سے جڑے ہوتے ہیں۔ دلیزی نظام، حرکت کرنے، توازن قائم کرنے، دیگر حسی نظاموں سے ملنے والی معلومات کو مریبوٹ کرنے کی حصوں کو کنٹرول کرتے ہوئے درج ذیل فرائض انجام دیتا ہے: سننے (اعات) کے افعال دیکھنے (بصارت) کے افعال 	<p>میں ڈھالنے (پر دیسینگ) کا کام دماغ کرتا ہے۔ اگر ان جنسی اطلاعات سے دماغ کوئی باعثی بات اخذ کرنے میں ناکام رہے تو یہ دنیا ہمارے لیے دشمن تاک اور ماپیں کروئے والی بن جائے گی۔</p> <p>انسان کی پانچ حصوں یا حواسی خصے سے سب واقف ہیں، یعنی بصارت (ویکنا)، ساعت (سننا)، شلتنا (سوگنا)، ذائقہ (چکنا) اور لاصہر (چھوپنا)، لیکن کم لوگ جانتے ہیں کہ ہمارے جسم میں ایک اور حسی نظام موجود ہے جسے دلیزی نظام یا</p>
---	---	--

<ul style="list-style-type: none"> دن بھر ہنکارنا، گانے گانا، پاؤں سے دھمک پیدا کرنا یا دیگر آوازیں نکالنا ایسا لگنا کہ آپ جو کہر رہی ہیں وہ منانی نہیں دے دیا بلنے میں تاثیر ہاتھ خلا نا، ہر کو جھکنے دینا یا آگے بیچھے یا داکیں باسیں ہلانا حربی یا اسلامیاتی گئی ہدایات نظر انداز کرنا 	<ul style="list-style-type: none"> کسی بھی آواز سے توبہ کا بھکنا بلند، نیزی اچانک آواز سے خوفزدہ ہونا گروپ میں بات چیخت میں دشواری 	حسی (سننے سے متعلق) (auditory)
<ul style="list-style-type: none"> چلا بیٹھنے میں مشکل، بے قرار کیفیت چھڑہ اور ہاتھ میلے پائے ہوئے ہوں تو نظر انداز کرنا کام کرتے وقت چیزیں نمیک سے رکھنے میں مشکل دروہ دو اشت کرنے کی زیادہ صلاحیت 	<ul style="list-style-type: none"> ظہار میں یا دوسرے لوگوں کے قریب کھڑے ہونے پر بے قراری اور اضطرابی کیفیت صوری، چپکانے اور سینڈ باکس کے کمیل جیسی سرگرمیوں میں شریک نہ ہونا 	بھری (دیکھنے سے متعلق) (visual)
<ul style="list-style-type: none"> کپڑے، ناخن، الگیاں، ہملو نے چھانا زیادہ مزید ارکھاں کو ترقیتی دینا 	<ul style="list-style-type: none"> کھانے کے معاملے میں بد دماغ صرف میں پسند کھانے کھانا 	ذائقہ (مچھنے سے متعلق) (tactile)
<ul style="list-style-type: none"> ہر جیز سوگنا خوبیوں اور صرف وغیرہ کے لیے پسندیدگی 	<ul style="list-style-type: none"> کھانا پکنے وقت یوں کی شکایت ایسے ماخول میں رکھنے پر تیار نہ ہونا 	شمہ (سوگھنے سے متعلق) (smell)
<ul style="list-style-type: none"> بے ذمکی چال، اکٹوگر پڑنا چیزوں سے گرانا، لمحنا داکیں اور باسیں کے تھیں میں ابھسن 	<ul style="list-style-type: none"> دستوں کی پیاری جسمانی کاموں والی سرگرمی میں سست 	دلیزی نظام (جسم کے اندر وہی حسی نظام) (vestibular)

جارحانہ رد عمل کا انہما کرتی ہے، کیونکہ یا تو دوسرے بچے کا یہ عمل کسی عام بچے کے مقابلے میں اسے زیادہ نقصان پہنچاتا ہے یا اس کی وجہ سے کاظمی بیجان ہوتا ہے۔ چونکہ اس کی زیادہ توجہ اس پر رہتی ہے کہ دوسروں کو اپنے سے اور خود کو دوسروں سے قابلے پر رکھے الہذا اس کوشش میں سبق پر اس کی توجہ کم سے کم ہو جاتی ہے۔ جب وہ دوسرے لوگوں یا جیزوں کو چھوٹی سے کھو جاتی ہے تو اسے سکون ملتا ہے۔ بے قراری کی کیفیت اور اپنے موزوں سے دعا گئے کھنچ کر کالانا اسے دوسروں کے غیر مطلوب لمس سے خود کو محفوظ رکھنے میں مدد دیتا ہے، اس سے خود کو مصروف رکھنا اور اپنے بیجان پر قابو پانا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے بخلاف ہمار جھونٹنے اور حرکت کے معاملے میں کم حساس ہے۔ اس کا خود حساسیاً جسم کے اندر وہی احساسات پر

ہونے کی علامتوں کی فہرست درج ذیل خاکے میں دی گئی ہے:

جن بچوں کو کسی کام یا تھیز پر توجہ مرکوز رکھنے میں دشواری ہوتی ہے، اصل میں وہ بعض تم کے حسی حرکات روک رہے ہوتے ہیں اور دوسرے حسی حرکات سے کام لے رہے ہوتے ہیں، جس سے وہ اپنی توجہ میں یہ پہ بقر ارنکیں رکھ سکتے کہ توجہ کو ماخول کے قافشوں سے ہم آہنگ کر سکیں۔ آئیے اب اس تمام بحث کو ہن میں رکھتے ہوئے، ہم اپنے دونوں طبلے، فرج اور ہمارا کا دوبارہ چاہروہ لیں۔

فرج چھونے کے معاملے میں زیادہ حساس ہے۔ دوسرے بچوں کے بہت قریب بیٹھنے سے اس کے اعصاب پر زیادہ رد پڑتا ہے اور اس کی توجہ مستقل اس پر رہتی ہے کہ وہ کسی سے مخوب نہ چائے۔ اگر کوئی بچے اسے چھوٹے ہوئے گزر جائے تو وہ

حسی نظام میں خرابی کی علامات کیا ہیں؟

حسی نظام میں خرابی کی علامات کا انہما درج ذیل حالتوں سے ہوتا ہے:

- بعض حصوں کا ضرورت سے زیادہ حساس ہونا اور ان کے مقابلے میں بعض حصوں کا کم حساس ہونا
- دلیزی نظام (دستی بر سٹم) میں کمزوری جس سے سننے کی صلاحیت اور آنکھوں کے انعام متاثر ہوتے ہیں توازن قائم رکھنے میں دشواری ہوتی ہے، عضلات کمزور ہوتے ہیں اور جسم کے اندر وہی احساسات پر رد عمل دینے والے عضو (خودتاس) پوری طرح کامنہیں کرتا۔ بعض حصوں کا ضرورت سے زیادہ یا ضرورت سے کم حساس

جو سب سے سادہ اور آسان ہوں۔ پہلے چلنے کے بجائے آج کل پچھے اپنا بہت سا وقت گھٹنوں اسکول میں یا اسکول جانے اور وہی کے دوران گاڑی میں پیشہ کر گزارتے ہیں اور کھیل کے میدان یا گلی محلے میں دوسرے بچوں کے ساتھ بھاگ دوڑ کے کھیل کھینچنے کے بجائے مٹلی دیوبن دیکھنے یا کپیڈز گھر میں صرف کرتے ہیں، یہ سب کام اور کھیل بچوں کی جسمانی حرکات کو محدود کرنے والے ہیں۔

اس صورت حال میں یہ بات قابلِ توجہ اور پریشان کرنے والی ہے کہ توجہ کی کمی اور حد سے زیادہ تھالیت (ADHD) اور آئرم (ASD) کا فکار بچوں کی تھالیت اضافہ ہو رہا ہے۔ جسمانی حرکات اور کھیلوں کی روایتی سرگرمیاں وہ طریقے ہیں جن کے ذریعے بچوں میں ایک مریبوط اور مظلوم دماغ پر درش پاسکتا ہے۔ ان عیسیٰ سرگرمیوں کو پیشہ و رانہ ہمارت کے ساتھ استعمال کر کے، جسی نظام کی خرابیوں کی وجہ سے سیکھنے میں ہیں آئے والی دشواریوں پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

غیر مظلوم جسی نظام کا فکار بچوں کو سیکھنے میں کیسے مددوی جائے؟

پہلا قدم: اس غیر مظلوم جسی نظام کے بارے میں زیادہ سے زیادہ طالعہ کیجیے جس کا پچھے کو سامنا ہے۔ طالع کا انعام احتراق جس اور اس بات پر ہوا کچھ حصہ سے زیادہ رو گل ظاہر کرتا ہے یا حد سے کم۔

دوسرا قدم: والدین اور دوسرے پیشوور ہماری کے ساتھ طالع کے طریقے پر ملکوں کیجیے۔ والدین سے مل کر پیٹے کیجیے کہ گھر کی طریقہ تھالیت کیا جاسکتا ہے۔ طالع کے طریقے اور حکمت محلی کے بارے میں جانتے کے لیے پیشوور معانی سے درج جوں کیجیے۔

تیسرا قدم: یہ کچھ لیجیا اور تسلیم کیجیے کہ بچے کو کہہ، جو اس میں اضافی تھالیت اور مدد دہکائے ہوئے اس کا دبی پر سے بدتر ہتا جائے گا۔ اضافی مدد کیسی کمی نہ بننے دیں، اسے ایک کھلات کے طور پر استعمال کریں۔

چوتھا قدم: کسی بھی ایسی صورت حال کے بارے میں پہلے سے اعادہ لے کر رکھیں جو بچے کو پہلے آنام کر سکتی ہے یا اسے تکلیف پہنچ سکتی ہے۔ جب بھی آپ کلاں کے ساتھ کوئی جیسا اتفاق کام کرنے لئے اس پہلے سے اعادہ لے لائیے کر بچوں کا تکمدد و مل کیا جوں۔

پانچواں قدم: جیچے اور طریقے آپ کی کلاں میں مدد اور کارگر تابت ہوئے ہیں، ان کے بارے میں دوسری تھیڑ کو تھائیے اس تھالیت کے جاتے دالے طریقے، پہرے احتج میں ایک کیجیے ہونے چاہئے۔

چھٹا قدم: جوہوں کا سایہوں پر بچے کی حوصلہ فروائی کریں۔ دلیزی نظام (آئی بلڈ ٹھالکن) کی خرابی میں جھلانچ کے لیے پانچی مدد کریں جس میں پانچا ایک بڑی کامیابی ہے۔

ساتواں قدم: یہ کچھے کہ جسی نظام کی خرابی کی وجہ سے بچے کا پانچ ہم مردوں کے ساتھ میں جوں میں مسائل پڑ جاتے ہیں۔ سماجی ہمارتوں کے حالے اسے ایک مختصر بچہ کی تھالیت کام کرنے میں مدد کرے گا۔

دریج: www.ehow.com/dren-sensory

مفت کا تعارف: یونیورسیٹیز نے مجذوب کا غیر محدود اسکول کی کیفیت اسے گردیاں کیے ہیں۔ وہ گزروں 19 سال میں کامیابی میں 100٪ اور 100٪ سے کامیابی اسکول میں اسکول میں پانچ روزیں اسی میں پڑھوڑا رائج کے نام سے ایجاد کر لے گے۔ پانچ روزیں میں پانچ روزیں پر چڑھتا شامل ہے۔ تھیس بچوں کو جسمانی کھیلوں کے زیادہ سے زیادہ موقع و نیا نہایت ضروری ہے۔ ان کے لیے بہترین کھلوٹے وہ ہیں جس کے میں سائل کا سامنا ہے۔

کرتے ہیں تاکہ جعلی پران کی گرفت مضبوط رہے۔ لیکن ان بچوں کے عضلات میں اکثر اور درد ہونے لگتا اور بعض اوقات صرف چند طریقے لکھنے کے بعد تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔

غیر مظلوم جسی نظام کا طالع کیسے کیا جاتا ہے؟

جسی نظام کی خرابیوں اور سیکھنے کی دشواریوں سے متعلق دوسرے سائل کے طالع کے لیے بونے کی میں (اوپنی تھراہی)، اعضا اور عضلات کی ورزش (فریو تھراہی) اور وہی یا جسمانی ورزش (اوپنی تھراہی) کے روایتی طریقے استعمال کیے جاتے رہے ہیں۔ قدر پیائی اور تھیسی جائزے سے حاصل ہونے والی معلومات کی روشنی میں جسی حساسیت کی نوعیت کا پانچا گایا جاسکتا ہے اور اس کی مدد سے اعصابی نظام میں مستقل نوعیت کی تبدیلی لا کر اصل خرابی کا طالع کیا جاسکتا ہے، جس کے بعد پچھا اسکول میں اور اپنی روزمرہ زندگی میں معمول کے مطابق کام کر سکتا ہے۔ جسی ارجاط (سینری ایکٹیوں) تھیسی جائزہ اور یہاری کا طالع کسی ماہر سے ہی کرنا چاہیے۔

غیر مظلوم جسی نظام کے اسباب کیا ہیں؟

غیر مظلوم جسی نظام اور سیکھنے سے متعلق دشواریوں کے اسباب کے حوالے سے کئی تکریرات ہیں۔ بظاہر اس کا سبب ایک جنیاتی عنصر یا رخان ہے، لیکن یہ شواہد بھی موجود ہیں کہ احوالی حاضر بھی اس کا سبب بنتے ہیں۔ یہ مسئلہ تھیسی بائزے کے بچوں میں زیادہ دیکھنے میں آتا ہے، خاص طور پر ان بچوں میں جنہیں دنگی کا پہلا سال (گھر کے بجاے) کی اوارے میں گزارنا پڑا ہو، جو وقت سے پہلے پیدا ہوئے ہوں اور انہیں پیدائش کے بعد خاصے حر سے اوپنی تھر میں رکھا گیا ہو، جس کی وجہ سے ان کی حرکت کرنے اور جھونے کی مدد کی صلاحیت کمزور ہو جاتی ہے۔ دلیزی نظام کا ان کے اندر وہی حصے میں ہوتا ہے، اس لیے کان میں پار پار یا شدید نیکھن سے بھی یہ مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ شیر خوار بچوں کو زیادہ وقت اور بار بار باہم کر کر کھے (گاڑی میں، کھیل کے پالنے میں، بچوں کے جھپریاں بے بی کیری میں) سے بھی آگے پہل کر انہیں سیکھنے کی دشواریوں کا سامنا ہو سکتا ہے۔

جسمانی حرکت نہایت اہم ہے

دماغ کے اندر موجودہ اعصابی راستے جو سیکھنے کے افعال میں استعمال ہوتے ہیں، تھیسے بچوں کی عام حرکات سے بنتے اور نشوونما پاتے ہیں ان میں بچوں کا لیٹے لیٹے داکیں یا ہائی اڑھکن، گھٹنوں کے مل چنان، کھکتا اور جیزوں پر چڑھتا شامل ہے۔ تھیسے بچوں کو جسمانی کھیلوں کے زیادہ سے زیادہ موقع و نیا نہایت ضروری ہے۔ ان کے لیے بہترین کھلوٹے وہ ہیں



رو گل دینے والا نظام بھی کمزور ہے جس کی وجہ سے وہ چلتی وقت لزکھرا جاتا ہے اور جیزوں سے گھرا جاتا ہے اور وہ محسوس نہیں کرتا۔ چونکہ اس کا دماغ، اس کے عضلات اور جڑوں سے ملنے والی جسی اطلاعات کو بہتر اور موڑ طور پر سمجھنی پاتا، اس لیے اسے ناکافی رو گل ملتا ہے اور وہ ضرورت سے زیادہ طاقت استعمال کرتا ہے۔ عمار کی حد سے زیادہ تھالیت اس کی حرکت کرنے، چونکے اور خود حساسی کی پوری کرنے کی طلب کا نتیجہ ہے جو کلاس میں اسے سبق پر توجہ مرکوز رکھنے اور ہوم ورک کمل کرنے کی صلاحیتوں پر تھی اڑھاتی ہے۔

دونوں بچوں کو لکھتے وقت مشکل پڑتی آتی ہے۔ جھونے کے بارے میں زیادہ حساس ہونے کی وجہ سے فرح ہر اس سرگرمی سے بچے کی کوشش کرتی ہے جس میں حرکت شامل ہو، مثلاً مصوری، چپکانا، کھیلنے کی میں سے جیزوں بنانا۔ یہ سب وہ کام ہیں جو اس کی حرکی مہارتوں اور آنکھوں وہاں کو سریبوط کرنے کی صلاحیتوں کی نشوونما کر سکتے ہیں۔ خود حساس، یعنی جسم کے اندر وہی احساسات پر رو گل دینے والے حصوں کی تھیں کارکردگی اور اپنے مقام اور ماحول سے نا آگئی کے مسائل عام طور پر جھونے کی جس کے مسائل کے ساتھ نظر آتے ہیں اور فرح جیسے بچوں کے لیے درک شیٹ اور معمون (پرزو) میں دیکھنے میں اچھیہ کاموں کو مشکل ہادیتے ہیں۔

umar کی جھونے کی جس کمزور ہے اور اس کے اندر وہی احساسات پر رو گل دینے والے حصوں (خود حساس) کی نشوونما بھی پوری طرح نہیں ہوئی ہے۔ اس کے جسم کی وہ جیسی بھی اچھی طرح پرداں نہیں چڑھی ہیں جو جسم کے رو گل کو کسی جگہ اور مقام کے ماحول سے ہم آہنگ کرتی ہیں اور لکھتے وقت کا "اورٹھ" اور "M" اور "W" اور "3" اور "E" میں تیزیاً فرق کرنے میں مددیتی ہیں۔ لکھنے اور تصویر بنانے کے لیے اسے منصوبہ بندی اور ہماری افعال کو ترتیب میں لانا ہوتا ہے، لیکن یہ کام اس کے اندر خود کار طریقے سے نہیں ہو پاتا۔ چنانچہ ہر حرف لکھنے اور ہر لائن سیکھنے یا حل بنانے سے پہلے اسے سوچنا پڑتا ہے اور بھی اس کے سات کام کرنے کی وجہ ہے۔ اس کے پہنچے بھی کمزور ہیں جس کے سبب جعلی پر اس کی گرفت ڈھملی ہوتی ہے اور اس کی لکھائی خراب نظر آتی ہے۔

بعض بچے کھانی، ہازد، کندھے پر کام کر کے عضلات استعمال کر کے اپنی الگیوں کے عضلات کے لیے اضافی قوت حاصل

سیکھنے کے عمل میں عدم مطابقت پچ پراثرات اور دیکھ بھال کرنے والے کا کردار

تحریر: عریشہ قیوم اور عائشہ زادہ خان

عریشہ قیوم اور عائشہ زادہ خان نے اس مضمون میں سیکھنے کے عمل میں عدم مطابقت (Learning Differences) کی مختلف اقسام پر روشنی ڈالی ہے، یہ فہاسمت پھول میں عام پائی جاتی ہے۔ اس عدم مطابقت کی شناخت کے لیے علامات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ سیکھنے میں عدم مطابقت کے طرح کے اثرات ہو سکتے ہیں، مضمون میں ان کا جائزہ لیا گیا ہے اور ان پر تاثیر پانے کی کوششوں میں دیکھ بھال کرنے والے کے کردار کی اہمیت اجاگر کی گئی ہے۔

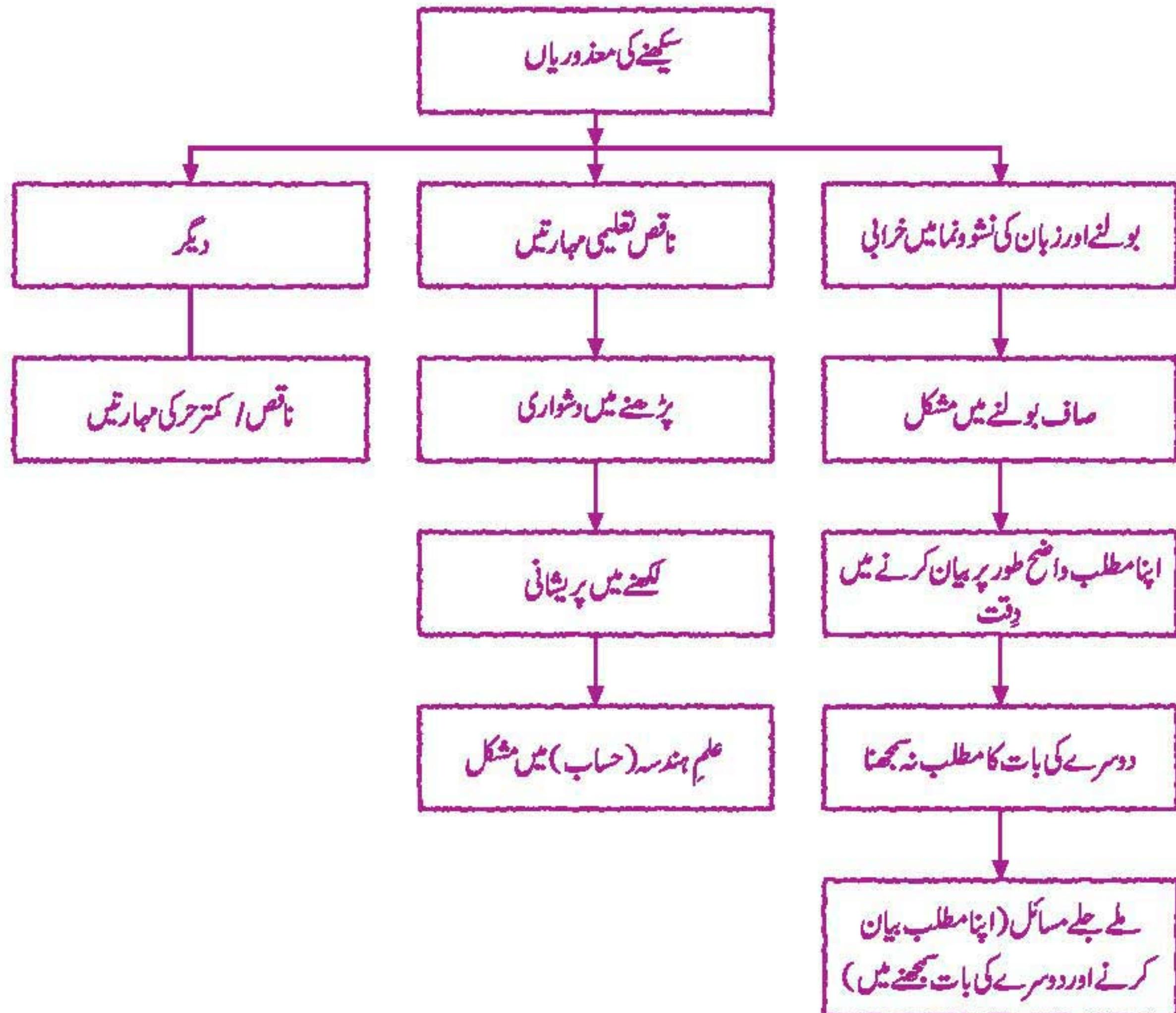


تصویر: ابسا مائل

ہوتا ہے، انہیں جسی اطلاعات کو مطلوبہ عمل سے گزارنے میں دشواری پیش آتی ہے، کیونکہ وہ چیزوں کو مختلف طرح دیکھتے، سنتے اور سمجھتے ہیں۔ سیکھنے کی معدودی، تعلیم، زبان، یوں لئے یا حرکی مہارتوں کے کسی خاص حصے کی ناکافی نشوونما کو تمیاں کرتی ہے۔ اس کا سبب وہی ہیں ماندگی، آدمم، جسمانی، احصائی خرابی یا کنٹرکٹیونی مواقع نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ عام طور پر اوسط سے یا اوسط سے زیادہ ذہانت کے مالک ہوتے ہیں لیکن بچپن میں انہیں سیکھنے کے کسی خاص شبے (ریاضی یا پڑھنا وغیرہ) میں مشکل پیش آتی ہے اور اسکوں میں ان کی اچھی کارکردگی میں رکاوٹ پیش ہے۔ سیکھنے کی معدودی والے بچے زیادہ کوشش نہیں کر سکتے، زیادہ توجہ نہیں دے سکتے یا خود کو ترغیب نہیں دے سکتے۔ یہ سیکھنے

کے حام مسائل یا جسمانی معدودی کی طرح سیکھنے کے عمل میں عدم مطابقت کو آسانی سے شناخت کرنا ممکن نہیں ہے۔ یہ ایک وسیع اصطلاح ہے جس میں اس مسئلے کے ممکنہ اسباب، علامات، علاج اور درمان، سب شامل ہیں۔ سیکھنے میں عدم مطابقت کی کوئی ایک وجہ نہیں ہے اس لیے اس کے علاج کے طریقے ڈھونڈنا بھی مشکل کام ہے۔

سیکھنے کی معدودی، دوسرے کے ایک خاص حصے کی کارکردگی میں خرابی سے پیش آتی ہے، جو حواس غرر اور اندرورنی احساسات کے نظام سے اطلاعات وصول کرتا، انہیں مطلوبہ عمل سے گزارنا اور انہیں جسم کے متعلقہ حصوں یا اعضا کے پہنچانا ہے۔ جن بچوں اور بڑوں کو سیکھنے میں عدم مطابقت کا مسئلہ درپیش



• صاف بولنے میں مشکل:

بولنے میں پیش آئے والی اس مشکل کی وجہ سے گلکو کرتے وقت بعض حروف غایب ہو جاتے ہیں (مثلاً تیلی وہ من کی جگہ تیلی وہن)، پچھلاتا ہے یا صحیح حرف کی جگہ غلط حرف ہوتا ہے (ٹھلار پیڈیو کی جگہ لیدیڈیو)۔ صحیح حرف کے بجائے غلط حرف بولنے، جیسے توٹھ (tooth) کے بجائے ٹوف (toof) کو بعض اوقات بولنے میں مشکل (آرٹی کویش ڈس آرڈر) قرار دیا جاتا ہے۔ اس میں بولنے کی غلطیاں بھی شامل ہیں جو بعض الفاظ کا صحیح تنظیماً کر سکتے کی وجہ سے پیش آتی ہیں۔ مثلاً بولنے وقت آوازوں کی وجہ بندی میں (بمان کی خرابی)، یہ تھین کرنے میں دشواری کہ کون سی آواز، معنی جدیں کروانی ہے۔

• مطلب بیان کرنے میں وقت:

اس خرابی کی وجہ سے بولنے والا وہ آواز کا نام سے قاصر رہتا ہے جس کی ضرورت ہوتی ہے، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ کیا لفظ بولنا چاہ رہا ہے۔ جن پہلوں کو زبان کے مسائل دریش ہوتے ہیں انہیں گلکو کے ذریعے اپناء معاہد کرنے میں مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی بعض دوسری شکلیں بھی ہو سکتی ہیں، مثلاً 4 سال کا پچھر 2 لفظ بول سکتا ہے اور 8 سال کا پچھا ایک سادہ محوال کا جواب فہم سکتی ہیں۔ زبان کی یہ خرابی، احوال کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے اور جسمانی وہی نشوونما کے مسئلے کی وجہ سے سکتا۔ بیان کے ذریعے اٹھار کی یہ محدودی اگر نشوونما کے مسئلے کی وجہ سے ہو تو امام طور پر 3 سال کی عمر میں اس کی شاخت ہو جاتی ہے، تاہم اگر خرابی کم درجے کی ہو تو ان عمر کے آغاز تک اس کا پا نہیں چلتا، جب زبان اور گلکو قدرے پچھرے ہو جاتی ہیں۔ بیان کے ذریعے اٹھار کی محدودی اگر نشوونما کی وجہ سے ہو تو اس کے نئانچ مختلف طرح کے ہوتے ہیں۔

اور جاننے کے لیے کہ کسی کام کو کیسے کیا جائے، اس کے لیے انہیں دوسروں کی مدد و کارہوتی ہے۔

سیکھنے کے عمل میں خرابی کو عام تعلیمی کارکردگی میں کیا میشی، موقع کی کمی سے پیش آنے والی مشکلات، ناقص تدریس، اسکول کی غیر اطمینان پیش ترہت اور ان تہذیبی و ثقافتی حوالی سے الگ کرنا ضروری ہے جو پچھے کی خراب کارگزاری کی صورت میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔ بعض اوقات سیکھنے کے عمل کی عدم مطابقت کو جاننے یا تشخیص کے وقت موجود بعض دوسری کیفیات، مثلاً است وہی نشوونما، نظر کی کمزوری، سماحت کی خرابی وغیرہ کی وجہ سے غلط طور پر تشخیص کر لیا جاتا ہے۔ مثالی طور پر، اسکول تعلیم شروع کرتے وقت یا 4 سال کی عمر میں، سیکھنے کی محدودی کے حوالے سے ہر پچھے کالمی معاہدہ اور جامع ہونی پڑا ہے۔ اگر والدین، پیچھے یاد کیمہ بھال کرنے والے کو کبھی یہ محسوس ہو کہ پچھے سیکھنے میں کمزور ہے تو یہ معاہدے اور جامع بحدیش دوبارہ بھی ہو سکتے ہیں۔

سیکھنے میں عدم مطابقت کو تین بڑے درجوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ان میں ہر جنم کی متعدد ذیلی اقسام بھی ہیں:

بولنے اور زبان کی نشوونما کی عدم مطابقت

سیکھنے میں عدم مطابقت کا سب سے پہلا انتہار بولنے اور زبان کے مسائل سے ہوتا ہے۔ جن پہلوں کو بولنے میں مشکل ہوتی ہو اور ارتقا میں ان کی نشوونما ناقص ہو، انہیں آوازیں لکانے دوسروں سے عام گلکو کرنے اور دوسروں کی بات سیکھنے میں دشواری ہوتی ہے۔ اس مسئلے کی وجہ سے فتحی دیے گئے مسائل میں سے ایک یا کئی مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔



والي چیزوں کا حصہ نہ بنا سکے یا نئے خیالات اور تصورات کا یادداشت میں محفوظ ذخیرے سے تعلق آتی
نہ کر سکے تو پچھے نئے خیال کو نہ تو سمجھے گا اور نہ اسے یاد رکھے گا۔ پڑھنے میں پیش آنے والی رکاوٹ،
قطلی کار کر دیگی پر تمیاں اثر ڈالتی ہے یا اوزمہ زندگی کی ان سرگرمیوں کو متاثر کر سکتی ہے جن میں
پڑھنے کی مہارت کی ضرورت ہو۔

• لکھنے میں پریشانی (مسکراپی)

یہ محدودی لکھنے کی ان صلاحیتوں پر اثر انداز ہوتی ہے جن میں حرکی مہارتیں درکار ہوتی ہیں، مثلاً حرکی^{unit was a bird.}
یادداشت (مورا میجری)، مختلاف کامروبو طریقے سے کام کرنا اور لکھنے کے دو ان ہاتھ کی حرکات۔ شوہد ہتھے ہیں کہ یہ محدودی محدودی ہے۔ لکھنے میں پیش آنے والی غایبی دشواری سے سمجھنے والے کے لفظ کی درست یہ لکھنے، مناسب لفظ منتخب کرنے کے علاوہ حروف بنانے میں بیانی میکائی کام، قواعد اور رموز و اوقات (مچھل ایشن) استعمال کرنے کی صلاحیت پر اثر پڑتا ہے۔ لکھنے کی غایبی مہارت میں فرق آجائے سے متاثر ہجھٹھوں حروف اور ان کی آوازوں کے درمیان تعلق نہیں سمجھ پاتا اور اکثر اوقات سمجھ کئے لفظ اور فلم کے لفظ میں فرق نہیں کر سکتا۔

• ریاضی (حساب) میں مشکل (مسکلکولیا دیسکالکولیا):

ہندسوں کا علم ایک بھی ہے۔ اس محدودی سے متاثر افراد حساب یا ریاضی کے کام نہیں کر سکتے۔ کجا جا سکتا ہے کہ ان لوگوں کو ہندسوں اور اعداد کے ساتھ کام کرنے میں اچھائی مشکل پیش آتی ہے۔ یہ افراد ریاضی سے متعلق کی مہارتوں، مثلاً ایک



بھی محدود ہوتے ہیں۔ پچھے کو حساب اور ہندسوں کو سمجھنے میں اکثر مشکل پیش آتی ہے۔ وہ علاقوں کو دیکھ کر ابھی میں پڑھاتا ہے اور انہیں ایک دوسرے میں گذرا کر دیتا ہے۔ اس وقت کے تصور کو سمجھنے میں بھی دشواری ہوتی ہے اور سمجھوں کا تصور بھی واضح نہیں ہوتا۔ پچھے کو فاصلے کو نہیں اپنے اور عبارتی سوالات سمجھنے اور حل کرنے میں بھی سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ناقص اکمل حرکی مہارتیں

ان محدودوں میں زبان اور قلبی مہارتوں کو تاخیر سے سمجھنا شامل ہے جو پڑھنے لکھنے کی البتہ پر اثر انداز ہوتی ہیں، لیکن سیکھنے کی محدودی کے حوالے سے، نقاب اور محدودوں کا جو معیار بنا یا گیا ہے، اس میں شامل نہیں ہے۔ اس محدودی سے متاثر ہجھٹھے کو توازن قائم رکھنے میں مشکل ہوتی ہے۔ وہ چیزوں سے بگرا جاتا ہے، بھوٹے انداز سے چلتا ہے، آسانی سے ٹھوکر کر جاتا ہے اور اکثر چیزوں کی گردانی کے حوالے سے اپنے ہاتھوں اور آنکھوں کے درمیان ریلہ کر زور ہوتا ہے اور جسم کے اطراف (دائیں، باائیں حصوں یا اعضا) سے بیک وقت مربوط انداز میں کام نہیں لے سکتا۔ ان پچھوں کو بعض عملی کاموں مثلاً سائکل چلانے، کی بورڈیا ماؤس استعمال کرنے میں بھی سخت مشکل پیش آتی ہے۔ یہ پچھے آواز، لس، روشنی اور ذاتیت کے حوالے سے اچھائی حساس ہو سکتے ہیں اور زیادہ ہر سے بک کسی بھی چیز پر توجہ قائم نہیں رکھ سکتے۔ جن کاموں میں نازک حرکی مہارت (مثلاً تصوری میں رنگ بھرنا) درکار ہو، ان کے لیے اکثر بھی ممکن نہیں ہوتی۔

لکھنے یا ہکلانا اور تسلیانا

لکھنے یا ہکلانا میں پچھے لفظ یا لفظ کے کسی حصے کو بار بار دہراتا ہے اور روانی سے بات کرنا اس کے لیے ممکن نہیں ہوتا، آواز کو روکنے میں اسے سخت مشکل پیش آتی ہے۔ پتلہ ہٹھ سے بالکل مختلف ہے

• دوسروں کی بات کا مطلب ذمہ دار:

بعض پچھوں کو مختکلو اور بول چال کے بعض پہلو سمجھنے میں مشکل ہوتی ہے۔ ان کا دماغ موصول ہونے والی اطلاع اور معلومات کو معمول کے طریقے کے بجائے مختلف طریقے سے موصول کرتا ہے۔ ہلا اکر پنجے سے کہا جائے کہ گیند بچے دے دے تو وہ اس سادہ ہی بات کو سمجھنے کے لیے مستقل ابھن میں جگتا ہے گا۔ ایسے پچھوں کی ساعت بالکل سمجھ کام کر رہی ہوتی ہے لیکن وہ بعض آوازوں، القاظ یا جملوں کو باعث طور پر سمجھنے سے قادر رہتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بات چیز کو سمجھنے اور اسے استعمال کرنے میں مجبور طبق ہے۔ اگر کسی بچے پنجی کو دوسروں کی بات سمجھنے میں مشکل ہوتی ہے تو اس سے اپنا مطلب درست طریقے سے بیان کرنے میں بھی دشواری کی وجہت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔



زبان کے ملے جلے (المہار۔ تغییم) مسائل کی شاخت

ابلاغ کے پر مسائل زبانی مختکلو اور اشاروں کی زبان، دفعوں میں پیش آئنے کے ہیں اور میکی یا پیش و رانہ کامیابوں اور عام سامنی ابلاغ میں رکاوٹ پیدا کر سکتے ہیں۔ اس خرابی کا ہمارا بچے کو اپنا مطلب بیان کرنے کے لیے زبان میں دشواری ہو سکتی ہے، لیکن اس کا ذخیرہ القاظ اچھائی محدود ہو، بولے میں قلطیاں ہوتی ہوں، القاظ یا دہراتے میں سخت مشکل پیش آئے یا مناسب طوالت کے باہم قدرے بھیجیں جعلی سمجھ طرح ادا نہ کر سکے اور عام طور پر وہ اپنے خیالات کا پوری طرح انہمار نہ کر سکتا۔ اس پچھے کو دوسروں کی مختکلو اور بات چیز سمجھنے میں بھی مشکل ہوگی۔ زبان کے تعلق سے اچھار اور تغییم کا یہ مسئلہ ما حل کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے اور لشوونہما کی خرابی کی وجہ سے بھی۔

ناقص قلبی مہارتیں

بولنے، سنتے، پڑھنے، لکھنے اور حساب کرنے سے متعلق بہت سے اہم کام دماغ کے ایک خاص حصے میں انجام پاتے ہیں۔ اس لیے یہ حماری کی بات نہیں ہے کہ جن افراد کو سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے ان میں یہ محدودی کی طرح سے ہو سکتی ہے۔ دوسرے کی بات سمجھنے میں مشکل پیش آنے کا مطلب یہ ہے کہ متاثر ہر فرد کو بولنے میں بھی دشواری ہوگی، جس کے تیجے میں اسے پڑھنے اور لکھنے میں بھی رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ دماغ کے کسی ایک حصے کے کام نہ کرنے سے انسان کی مختلف جسم کی سرگرمیاں متاثر ہو سکتی ہیں۔

• پڑھنے میں دشواری (ڈسلکسی):

یہ محدودی پوری دنیا میں، پاہتری اسکلوں کے 2 سے 8 فیصد پچھوں کو متاثر کرتی ہے۔ ڈسلکسیا کوئی بیماری نہیں ہے، بلکہ یہ دماغ کے کام کرنے کا ایسا طریقہ ہے جو عام دماغ سے مختلف ہوتا ہے۔ ڈسلکسیا سے متاثر ہر فرد کی اپنی خوبیاں اور کمزوریاں ہوتی ہیں، جبکہ ان میں سے اکثر افراد آرٹ، اچھیلیکس، آرکیپھر، گرفخ، ڈراما، موسیقی یا مجمیز ہمیشہ میں غیر معمولی ذہانت اور مہارت کے حامل ہوتے ہیں۔ ان تمام کاموں کے لیے احصائی خلیوں کے ایک بھرپور، بے تقص، مربوط نظام کی ضرورت ہوتی ہے جو دماغ کے بھرپور، لسانی اور یادداشت کے مرکز کو جوڑتا ہے۔ اگر دماغ دکھنے میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔

ڈسلکسی کی خراب کارگزاری کی صورت پچھے کی خراب کارگزاری کی صورت میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔

سے واضح اشارے ہیں، جو علمی عناصر سمت ہر چیز پر سبقت رکھتے ہیں۔ تضمیں ملکات سے کم خود تو قیری، خود کو بچپن رکھنے اور دیوبیں کے مسائل بیش آسکتے ہیں، لیکن دیکھ بھال کرنے والا بچہ کے لیے مد فراہم کرنے کا نظام ترتیب دے کر اس کی محافظت کر سکتا ہے کہ وہ اپنے جذبات اور خیالات کا انتہا کر سکے، مایوسی پر قابو پاسکے اور در پیش مسائل کا مقابلہ کر سکے۔ والدین، بچپن بادیکھ بھال کرنے والا درج ذیل کام کر سکتا ہے:

- بچے کو اپنی (بچے کی) حالت سمجھنے میں مدد دے تاکہ وہ اپنے بارے میں بہتر محسوس کرے۔ بچے کے لیے سب سے بہتر یہ ہے کہ وہ یہ جانے کہ وہ ذہن اور قابل ہے، لیکن بعض ملکات بھی ہیں، جو بچے اس کے کام سے کچھ نہ تباہی جائے اور وہ خود کو تباہ اور ناکام بچو کر محاشرے سے کٹ جائے۔
- جب بھی موقع ملے، بچے کی خود تو قیری اور خود اعتمادی میں اضافہ کریں۔
- آزادی سے کام کرنے کی حصہ افزائی کریں؛ گھر میں اسے کوئی ذمہ داری دیں، خاص کر کوئی ایسا کام ہے اپنے بھن بھائیوں اور اسکول کے ہم عمروں کے مقابلے میں وہ بہتر کر سکتا ہو۔
- سیکھنی ہنا کیلیں کہ گھر اور اسکول میں سب لوگ بچے کی کیفیت سے واقف ہوں تاکہ اس کی مدد کر سکیں۔
- ثابت ہاتوں کو تھیاں کریں اور مغلی ہاتوں یا خاریوں کو نظر انداز کریں (مثلاً صرف بھی اور درست کام پر شاہاں دیں، جیسے تم نے دو الفاظ کے بیچ ہاں لکھ بھی کیے ہیں)۔
- سیکھنے کی محدودیوں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کریں تاکہ آپ ہمارہ بچوں کو زیادہ سے زیادہ ہماقیاری کیں۔ صرف اسی صورت میں والدین اپنے بچوں کی بہتر طور پر مدد کرنے کے قابل ہوں گے۔

نہ پھر زادہ بھی بھال کرنے والے ہر فرد کو یاد رکھنا چاہیے کہ بچے یہ سکتے ہیں اور بہتر کر سکتے ہیں لیکن وہ یہ کام تھا نہیں کر سکتے۔ ان بچوں کی زندگی میں تبدیلی لانے کے لیے آپ کی مدد ہم اہم ہے۔



سیکھنے میں دشواریاں ہیں۔ آتی ہیں انہیں اپنے جذبات اور خیالات کے انتہاء، خود کو پر سکون رکھنے اور غیر لفظی اشارے پڑھنے میں بھی سخت مشکل ہوتی ہے، جس کی وجہ سے انہیں کرہ جماعت میں اور اپنے ہم عمروں کے ساتھ مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

لیکن یہ دونوں اصطلاحیں اسی مشکل کے لیے استعمال کی جاتی ہیں جو روانی سے نہیں جاسکے۔ اس میں لفظ کو سمجھنی کردا کرنا، بولنے وقت الفاظ کے درمیان طویل و قدر دینا، آسان الفاظ کے بجائے ایسے مشکل الفاظ استعمال کرنا جن کی ادائیگی مشکل ہو اور کسی لفظ کی تحریر کرنا (مثلاً چاؤ، کہنے کے بجائے چاؤ، چاؤ، چاؤ وہ رہانا) شامل ہے۔

بولنے اور زبان کے مسائل کی شاخات

بولنے اور زبان سے متعلق مسائل کی شاخات کے لیے مشکل کا معانع (امیق تھر اپسٹ) الفاظ کی ادائیگی (پرنسی ایشن)، ذخیرہ الفاظ اور قواعد (گرامر) کے حوالے سے ایک شیٹ لیٹا ہے اور بچے کے اس شیٹ کے تائیگ کا موازنہ، اسی عمر کے ہام بچوں کی کارکروگی سے کرتا ہے۔ ماہر نفیات بچے کی ذہانت کا شیٹ لیٹا ہے، جبکہ ہام معانع (فونیشن) کان کے انگلیوں کے لیے کان کا معانکہ کرتا ہے۔ ساعت کے ماہر معانع سے بھی رجوع کیا جاسکتا ہے تاکہ کسی بھی سکنے کا امکان خارج کیا جاسکے۔ اگر بچے کو صاف بولنے میں مشکل ہوتی ہے تو معانع بچے کے لئے اور جھرے (وکل کورڈ) کا معانکہ کر سکتا ہے۔

سیکھنے کی محدودی اور والدین کا کردار

جن بچوں کو سیکھنے میں مختلف طرح کی محدودیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، پڑھنا، پڑھنا، سیکھنا اور اسکول ایک دشمن ہاں کے خواب بن جاتا ہے اور یوں لگتا ہے کہ مختبل میں وہ ہمیشہ ختم ہونے والی چدید اور ناکامیوں کا سامنا کرتے رہیں گے۔ کہتی اور پست و مسلط، خود تو قیری کی کی اور ہمیشہ مہارتوں کے فقدان کے نتیجے میں بھی سیکھنے میں ملکات پیش آسکتی ہیں۔ سیکھنے کی محدودی کا ہمارے بچوں کے سماجی اشاریوں میں بے چلتی اور اضطراب، مایوسی، کھلاڑی کے سے جذبے کی کی، دوستی کرنے میں مشکل، معمولات میں تبدیلی کو قبول نہ کرنے، بھیجیدے اور غیر لفظی اشارے نہ سمجھنے اور دہروں کے ساتھ کام کرنے میں دشواری جیسے مسائل شامل ہیں۔ سیکھنے میں ملکات کا سامنا کرنے والے بچوں میں خود تو قیری کا احساس کم ہوتا ہے جس سے انہیں اپنی ناموزوں پیش کرنا کا احساس ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ دہروں کے ساتھ سماجی تعلقات قائم نہیں کر سکتے۔ سیکھنے کی محدودی میں جملائی بچوں اور نو عمر افراد کی عام سماجی زندگی سے باہر ہونے کی شرح تقریباً 40 نیم دنیا ہام اوسط سے 1.5 گناہ زیادہ ہے۔



جن بچوں کو سیکھنے میں دشواریاں ہیں آتی ہیں انہیں اپنے جذبات اور خیالات کے انتہاء، خود کو پر سکون رکھنے اور غیر لفظی اشارے پڑھنے میں بھی سخت مشکل ہوتی ہے، جس کی وجہ سے انہیں کرہ جماعت میں اور اپنے ہم عمروں کے ساتھ مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سماجی اور جذباتی مہارتوں ایسا شعبہ ہے جو بچوں پر زبردست اثر ڈالتا ہے۔ سب بچوں کے لیے، اور خاص طور پر سیکھنے کی محدودی سے متأثر بچوں کے لیے، سماجی اور جذباتی مہارتوں کا میاہوں کے سب

صیخنے کا تعارف:

عویش قوم کا مشکل سائیکالوجسٹ ہیں اور آناتھان یونیورسٹی کے انسانی وسائل کی ترقی (AKU-HDP) پروگرام میں سیرچ آفیر کی جیتیں۔ عائشہ احمد خان اسے کے لیے انسانی وسائل کی ترقی پر گرام میں سائزر بریج آفیر (نیو زیلن) کے طور پر کام کرتی ہیں۔



شاملاتی تعلیم - ساتھ بہتر ہے

تحریر: رائد افضل

درپندر مخصوصوں میں رائید افضل بچوں کو سمجھنے کی بہولت بھی پہنچانے میں شاملاتی تعلیم کی اہمیت پر روشنی
ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے شاملاتی تعلیم کے عوایل سے والدین، اساتذہ اور بخوبیں کا کروار و اونچ
کیا ہے۔



اس کام کے لیے انہیں اضافی مد اور مناسب سہوتیں مہیا کی جائیں جو انہیں سمجھنے میں مددویں۔ یہ
ذمے داری اسکولوں پر عائد ہوتی ہے کہ وہ ایسے بچوں کو اسکول میں داخل کریں اور ان کی ضرورت
کے مطابق کرہ جماعت اور ماحول میں تبدیلیاں لائیں۔

وہ سری بات یہ ہے کہ شاملاتی تعلیم کا تصور "معیاری" تعلیم کی فرمی پر زور دیتا ہے۔ ہر بچے کو کرہ
جماعت میں بخانے کا مطلب یہ ہے کہ اسکول اپنا تعینی معیار اس لیے جاہ کر لے کہ کمزور یا کسی
سلوک نہیں ہوگا؟ اس میں بہت سے عوائل کا فرمایا ہیں اور ان کی وجہ سے ان گنت بچے بنیادی تعلیم
سے محروم ہو رہے ہیں۔

اس بات کے لیے لازی ہے کہ کرہ جماعت کے سب بچے تمام سرگرمیوں میں
کوئی معنی میں شاملاتی بخانے کے لیے لازی ہے کہ کرہ جماعت کے کھنڈ ایک کرے میں انہیں بخادیا جائے۔
فائدے
شاملاتی تعلیم کے فائدے بے شمار ہیں۔ پہلا فائدہ یہ ہے کہ اس میں سب بچوں کو یہ موقع ملتا ہے کہ وہ
عنف اور رہاگی پس منظر کے حال بچوں کی ساتھ میں ہیں، اس سے سمجھنے کے عمل میں بہولت یہاں
ہوتی ہے اور یہ بچوں کے لیے زیادہ دلچسپ تجربہ بن جاتا ہے۔ اس طرح بچے ایک دوسرے کے
اختلاف کو قبول کرنا سمجھتے ہیں، اگر دوسروں کے بارے میں ان کے کچھ تضباٹیات یا تختفات ہوتے
ہیں تو تم درک میں کام کرنے، کھلنے اور سمجھنے کے دوران وہ فتح ہو جاتے ہیں۔ سمجھنے کے عمل کو دلچسپ

سات کروڑ میں لاکھ بچے اسکول نہیں جاتے۔ کام کرنے والے بچے اور بچیاں اور مددوں بچوں کی
بہت بڑی تعداد اسکول نہ جانے والے بچوں میں شامل ہے اور انہیں یہ ہے کہ وہ زندگی میں کچھی تعلیم
حاصل نہیں کر پائیں گے۔ لاکھوں بچوں کی زندگیاں داؤ پر گلی ہیں۔ قصور و ارکون ہے؟ کیا یہ پالیسی
ہانے والے ہیں جنہوں نے معیاری تعلیم حاصل کرنے کے ہر بچے کے حق کی خلاف ورزی کی ہے،
یا یہ والدین ہیں جنہیں خوف ہے کہ اگر انہوں نے بچے کو اسکول بیجا تو وہاں اس کے ساتھ اچھا
سلوک نہیں ہوگا؟ اس میں بہت سے عوائل کا فرمایا ہیں اور ان کی وجہ سے ان گنت بچے بنیادی تعلیم
سے محروم ہو رہے ہیں۔

اسباب کچھ بھی ہوں اور کتنے ہی کیوں نہ ہو، یہ بات درست قرار نہیں دی جاسکتی کہ بچے بنیادی تعلیم
حاصل کرنے سے محروم رہیں۔ خاص طور پر اقوام تحدہ کے مغلوق کردہ بنیادی حقوق کے منشور کے
ناظر میں، جس میں تعلیم، انسان کے بنیادی حقوق میں سے ایک حق ہے۔ بچوں کو تعلیمی نظام سے
باہر کھنے کا سلسلہ بند کرنا ہوگا۔ انسانی حقوق کے مبلغ تعلیمی اصلاحات کے ماہرین اور سماجی کارکن
"شاملاتی تعلیم" (تمام متعلقہ پہلوؤں والی تعلیم / انکلوسیو ایجوکیشن) کو سب بچوں کو تعلیم کا حق دینے کا
ذریعہ سمجھتے ہیں اور اس تصور کو فروغ دے رہے ہیں۔

شاملاتی تعلیم کی بنیادی تصور ہے کہ رنگ، اضافی ضرورتوں، صرف، صفت اور قومیت کے
فرق کے بغیر کرہ جماعت میں ہر بچے کو معیاری تعلیم فراہم کی جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جن
بچوں کو مددوڑی لائق ہے انہیں عام اسکولوں میں دوسرے بچوں کے ساتھ تعلیم فراہم کی جائے اور

شاملاتی تعلیم کا حقیقی مقصد

جیسا کہ اور میان کیا گیا، شاملاتی تعلیم کا مطلب صرف بھائیں ہے کہ ہر ایک کو تعلیم کی سہولت فراہم کیجائے بلکہ تعلیم کا ایسا خاص معیار بھی قائم رکھنا ہے جو سینئن کی بنیادی ضرورتوں کی محیل کرتا ہو۔ اس کے حقیقی یہ ہیں کہ بچے اپنے سماجی اور دینگی حیثیتوں کے فرق کی وجہ سے کسی انتیار کے بغیر ایک ہی کوہ جماعت میں یکساں تعلیم حاصل کر سکیں۔ ایک تصور کے طور پر شمولیت کا مطلب طبی اور مادی جگہ کم اور ماحول اور ساتھ زیادہ ہے۔ یہ ایسا تصور ہے جس کی بنیاد رواہداری اور دوسروں کو قبول کرنے کا جذبہ ہے۔ یہ تصور ایمیر اور غریب کے درمیان فرق کم کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ جب بچے ایک ساتھ لکھتے پڑتے ہیں، بل جل کر رہنا سمجھتے ہیں تو اس کے نتیجے میں معاشرے میں رواہداری اور تقویٰت فروغ پاتی ہے جو شاملاتی تعلیم کا حقیقی مقصد ہے۔

اسکولوں میں شاملاتی تعلیم کا مقصد حاصل کرنے میں کامیابی کیوں نہیں ہوئی؟

اعداد دشمن اور ان بچوں کی تعداد کو نظر کتے ہوئے جو اسکولوں میں داخل نہیں ہو سکے، شاملاتی تعلیم کی فراہمی کی منزل بہت دور اور ناقابل حصول و کھاتی دیتی ہے۔ اکثر معاشروں میں نسلی تعصب کی گہری جگہیں اور دینگی انتیازی رویے بہت سے افراد کو دوسروں کے ساتھ مثال ہونے کی اجازت نہیں دیتے اور اس صورت حال میں شاملاتی تعلیم کے تصور پر عمل کرنا یقیناً نہایت دشوار ہے۔ محدود افراد کے حائل سے یہ بات اور بھی زیادہ سمجھتے ہیں جنہیں اضافی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

اساتذہ کی سمجھو بوجہ اور رویے بھی اس مقصد کے حصول کی راہ میں اس وقت رکاوٹ بنتے ہیں جب شاملاتی کرنا جماعت کو زیادہ وقت دینے اور اس کام کی خصوصی تربیت حاصل کرنے کے بجائے وہ جماعت کو مدد و وقت دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ دیکھیں اسکولوں اور بعض شہری اسکولوں میں بھی مناسب وسائل اور عزم و ارادے کا نقدان شاملاتی تعلیم کے فروغ میں رکاوٹ ہے۔

معیار ایک موضوعی یا اختیاری تصور ہے اور جب آپ آدمی، ذات، نسل وغیرہ کے فرق کے بغیر ایک کو تعلیم فراہم کرنا چاہتے ہوں تو مستقل طور پر ایک معیار قائم رکھنا خاص اشکل کام ہے۔ شاملاتی تعلیم کے پارے میں معلومات اور آگئی کی اور اسکولوں میں بڑتے ہوئے تجارتی رہنمائی والدین کی وجہ سے بھی بہت سے بچے معیاری تعلیم حاصل کرنے سے رہ جاتے ہیں۔

لیکن یہ اسباب ہمارے اسکولوں کے کرۂ جماعت میں شاملاتی تعلیم کی عدم موجودگی کا جواز نہیں ہو سکتے، اسکولوں کو چاہیے کہ مشکلات اور سائل پر قابو پائیں تاکہ ایک حقیقی شاملاتی کرنا جماعت وجود میں آسکے۔



مانے کا ایک نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچوں کی حاضری بہتر ہو جاتی ہے، جس پر ہر اسکول میں خاص توجہ دی جاتی ہے۔ حاضری بہتر ہونے سے تمام اہم متعلقہ فریقوں یعنی مظہریں، اساتذہ، والدین اور طلبہ کی شرکت میں اضافہ ہوتا ہے۔

والدین کی شرکت ایک اہم عضر ہے، جس سے سینئن کا عمل گھر پر بھی ہلا رکاوٹ جاری رکھنے میں مدد لیتی ہے اور یہ اسکول میں بچوں میں سمجھنے کا شوق حیرت انگیز حد تک بڑھا جاتا ہے۔ جن بچوں کو اضافی مدد دکھانی ہوتی ہے، گھر میں ان پر توجہ دینا اور ان کی مدد کرنا نہایت اہمیت کا حوالہ ہے۔ اسکولوں کو ایسے بچوں کو ہمیشہ فراہم کرنی چاہتی ہے کہ کرۂ جماعت میں ان کی ضرورتیں پوری ہو سکیں، لیکن والدین کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ گھر پر ان بچوں کے ساتھ پیشیں اور مکملوں پر قابو پانے میں بچوں کی مدد کریں۔

اکثر اساتذہ، شاملاتی کرنا جماعت کو بڑھانے سے کتراتے ہیں کیونکہ وہ اسے اضافی بوجہ سمجھتے ہیں۔ لیکن عام خیال کے برگز، شاملاتی جماعت کو پڑھانا خود پیچھے کے لیے بھی منید ہوتا ہے۔ شاملاتی جماعت کو پڑھانے کا مطلب یہ ہے کہ پیچھے اضافی مہاریں سیکھ رہی ہے اور خصوصی تربیت حاصل کر رہی ہے، جس سے خود پیچھے کی اہلیت اور قابلیت میں اضافہ ہو گا اور اس کی پیشہ ورانہ مہارات بڑھ جائے گی۔ دنیا بھر میں شاملاتی تعلیم کے فروغ پائے تصور کی وجہ سے ایسے اساتذہ کی مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے جو شاملاتی جماعت کو پڑھائیں۔ درحقیقت اساتذہ کے لیے کامیابی کے نئے موقع کھل رہے ہیں۔





چونکہ شاملاتی تعلیم کے بارے میں ملک میں بہت کم رہنمائی یا پیشہ و رانہ مشاورت دستیاب ہے اس لیے جن بچوں کو اس تعلیم کی ضرورت ہے وہ اس سے کہنے کم کارکردگی دکھارے ہیں جتنی دکھائتے ہیں۔ اس کا بنیادی سبب، اس خاص شعبے میں اسکول تنظیمیں میں تربیت اور مہارت کی کمی ہے۔

اساتذہ

اکثر اساتذہ کی کارکردگی اس بنیاد پر جانچی جاتی ہے کہ انہوں نے ہلکی سال میں کتاب صاب کمل کیا اور ان کے طلبہ نے امتحان میں کتنے اچھے نمبر حاصل کیے۔ شاملاتی تعلیم کے بارے میں انہیں بہت کم تاثیا جاتا ہے، اس مقصد کے لیے ان کی تربیت تو بہت دور کی ہاتھ ہے۔ ممکن ہے کہ وہ متاثرہ بچوں کو اضافی وقت اور تجدید دیتے ہوں لیکن عام طور پر اس کی وجہ والدین کا مطالبہ اور دباو ہوتا ہے۔ اضافی وقت کا مطلب معیاری مدرسیں ہو سکتا کیونکہ اس طریقہ تعلیم کے لیے جن خاص اشیاء اور سامان کی ضرورت ہوتی ہے، وہ دستیاب نہیں ہوتی۔

استطاعت

اہرین تعلیم کا کہنا ہے کہ شاملاتی تعلیم مہکی ہے۔ یقیناً اس کے لیے اضافی وسائل درکار ہوتے ہیں۔ شاملاتی جماعت کو پڑھانے کے لیے اساتذہ کو خاص تربیت حاصل کرنی ہوتی ہے۔ متاثرہ بچوں کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے نصاب میں اس طرح رو و بدل کرنا ہوتا ہے کہ وہ جماعت کے سب بچوں کی ضرورت پوری کر سکے اور اس کے لیے اضافی وقت اور مختصر درکار ہوتی ہے۔ جذباتی سائل میں آنے کے کسی مشکل وقت میں بعض اسکولوں کو ماہر نفیات یا تقسیاتی مشیر کی خدمات حاصل کرنے کی ضرورت ہو سکتی ہے، جسے معاوضہ ادا کرنا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں دشیں جیسا اور سننے کے آئے جیسی امدادی اشیاء بھی خریدنی ہوتی ہیں۔

کیا کیا جا سکتا ہے؟

شاملاتی تعلیم فراہم کرنے کے سلسلے میں سب سے اہم بہتری جو اسکتی ہے، وہ کرم جماعت میں نہیں۔ بلکہ اسکول تنظیمیں کے اس سطح نظر اور سوچ میں لانے کی ضرورت ہے جو وہ تعلیم کے بارے میں رکھتے ہیں۔ تعلیم، طلبہ کی مجموعی نشوونما اور ترقی کا نام ہے۔ جذباتی توازن (EQ) یعنی اور سکھانے کے عمل کا نہایت اہم جزو ہے۔ جذباتی توازن اس وقت بہتر ہوتا ہے جب ترس اور ہمدردی کا انہمار کرنے کے بعد اسے ڈھنی موافق پیدا کی جائے اور جذبات و احساسات میں شریک ہو جائے۔ رکی تعلیم کا ایک اور اہم جزو ایسا ہے۔ جو لوگ ابلاغ میں مہارت رکھتے ہیں، وہ دوسروں کے مقابلے میں اپنی پیشہ و رانہ یا ملکی زندگی میں زیادہ کامیاب نظر آتے ہیں۔

کسی بھی پروگرام پر موڑ عمل دہائے کے لیے پروگرام کے کلیدی فریقوں کی نمائندگی کرنا، ان کی توقعات تعلم بند کرنا اور ان کا کروار نمایاں کرنا ضروری ہے۔ شاملاتی تعلیم کے کلیدی فریق والدین، اساتذہ اور اسکولوں کے تنظیمیں ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک فریق بھی موجود نہ ہو تو شاملاتی تعلیم کا منسوبہ ہمیشہ خامیوں اور خرابیوں کا شکار ہے گا۔

والدین اور سرپرست

والدین اور سرپرستوں کو دو گروپوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک وہ جو اپنے بچے کی اضافی مدد کی ضرورت کو کھینچتے ہیں اور اس کے لیے یہ مدد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ دوسرا گروپ میں شامل والدین اور سرپرست بچے کی کیفیت کو محدود رہی یا نشوونمائی کی کے بجائے اسے مافوق الفطرت حالات، سایہ یا آسمیں اٹھا رہاتے ہیں۔ عام اہمازہ یہ ہے کہ دوسرا گروپ کے والدین شاملاتی تعلیم کے بارے میں کچھ نہیں جانتے، اس لیے ان سے بات کرنا اور انہیں سمجھانا مشکل ہوتا ہے۔ وہ اپنے بچے کی اضافی مدد کی ضرورتوں پر تجدید دینے اور اسے یہ مدد فراہم کرنے کے بجائے اسکول اور دیگر ہمروں کی عوامل کو تصور وار تھہراتے ہیں۔ وہ اپنے بچے کو اس کے حسب ضرورت سیکھنے کی کوئی خاص سکولت فراہم کرنے پر بھی تیار نہیں ہوتے۔ وہ اپنے بچے کا موازنہ خاندان کے دوسرا ہم مرتبہ بچوں سے کرتے رہتے ہیں۔ ان والدین کے لیے بچے کی تعلیمی کارکردگی سب سے اہم سلسلہ ہوتی ہے اور وہ بچے کی نشوونمائی کی ضرورتوں کو نظر انداز کرتے رہتے ہیں۔

جو والدین شاملاتی تعلیم سے واقف ہیں، انہیں صرف ان کے بچے کی مشکلات کی نویجت کے بارے میں تائی کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اسے اضافی مدد کس طرح فراہم کر سکتے ہیں۔ یہ والدین اپنے بچے کی کمزوریوں کو قبول کر لیتے ہیں اور انہیں جعل سے برداشت کرتے ہیں۔ وہ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اگر بچے کو درست مد فراہم کی جاتی رہے تو بالآخر وہ حالات اور مشکلات کا مقابلہ کرنا سیکھ لے گا۔

منظومیں

پرشتی اور انفسوں کی بات ہے کہ جن بچوں کو اضافی مدد کی ضرورت ہوتی ہے انہیں پہلے سے قائم اچھی ساکھ رکھنے والے اسکول کے بجائے نئے اسکول میں داخلہ ملتا ہے۔ نئے اسکول میں ان بچوں کو زیادہ وقت تو دیا جاسکتا ہے لیکن وہ ان بچوں کے لیے اضافی کوششی اور وسائل فراہم کرنے کی فکر نہیں کرتے۔ پہلے سے موجود اچھی ساکھ والے اسکولوں کے کردار جماعت پروری طرح آراءستہ ہوتے ہیں لیکن انہیں شاملاتی تعلیم کو اپنے مقاصد اور کام کا حصہ بنانے سے زیادہ امتحانات اور بورڈ کے نتائج میں اپنی ساکھ اور معیار کی لگر جوہتی ہے۔

اسکولوں میں رکاوٹیں

آٹھویں اسکولوں کے ایسے بچوں کے ساتھ جنہیں پڑنے اور حرکت کرنے کی محدودی لائق ہے، کیے گئے ایک شرائی حقیقی مطالعے سے درج ذیل رکاوٹیں سامنے آئیں، جن کا ان بچوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے:

- طبعی باحوال (مٹلا دروازے، آمد و رفت کے درستے، بیڑے میاں، حسل خانے، ڈھلوان راستے، لاکر، ہوارے وغیرہ)

- سوچا سمجھا برتاؤ (مٹلا اگ تھلک کرنا، بے وقوف، ہانا یا ٹھک کرنا)

- غیر ارادی برتاؤ (مٹلا مطبوخ اور آگئی کی کی)

ذریعہ: (Pivik, McComas and Laflamme 2002)

www.earlylearning.ubc.ca



وقت صائم ہوگا،" یا "میرا بچہ، پڑھیاں چڑھنے میں دوسرا بچہ کی مدد کیوں کرے؟" اور بعض اوقات یہ سوال بھی کہ "کیا یہ مددواری ایک سے دوسرے کو لگ سکتی ہے؟"

اضافی ضرورت کے حال بچے کے والدین کو اپنے بچے کے تعلیمی اہداف سے واقف ہونا چاہیے۔ انہیں تربیت حاصل کرنی چاہیے کہ وہ گھر پر بچے کو خاص مدد کیسے فراہم کریں، جس کے بعد ممکن ہے کہ انہیں بچے کی امدادی اشیا اور آلات استعمال کرنے کے کام میں شامل ہونا پڑے۔ شاملاً تعلیم ایک صحت مندوانا اور بھرپور معاشرے کی علامت ہے؛ ایسا معاشرہ جہاں سچنے میں مشکلات کا شکار افراد کو ان کی بہتر صلاحیتوں کے انعام اور کارکردگی دکھانے کا موقع ملتا ہے۔ ایک اچھا شاملاً تعلیم پروگرام معاشرے کی قوت پر رہا۔ اور وسیعِ انتہری کی عکاسی کرتا ہے اور یہ دونوں وہ چیزوں ہیں جن کی ہمیں شدید ضرورت ہے۔

معنی کا فارف:
رامان فعل گزشتہ 12 سال سے تعلیم کے فروع کی کوششوں میں معروف ہیں۔ وہ نو تحریکی انجمنیں اور لیٹریٹ پاکستان قاؤنٹیشن کے تھم اسرائیل ہیں۔

شاملاً تعلیم جماعت کے دیگر طلبہ کو یہ دونوں صلاحیتیں حاصل کرنے اور انہیں ترقی دینے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ عام طلبہ اس بچے کے سچنے کے سائل جان لیتے ہیں جو ان کے ساتھ شاملاً تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ جلد ہی وہ اپنے بچے ہم جماعت کی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو جاتے ہیں کہ وہ کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں کر سکتا۔ اگلے مرحلے میں وہ اس کی ہر طرح مدد کرنے لگتے ہیں: پڑھنے، لکھنے میں، رنگ بھرنے میں، سچنے اور اسکول دین میں سوار ہونے میں۔

کسی جماعت کے طلبہ سے یہ سوال ایک پرشوق اور پر لطف تجربہ ہوتا ہے کہ بخت بھر پہلے جماعت میں جو نیا طالب علم آیا ہے، اسے ان کی کس طرح کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ بچے آپ کوئی باقاعدہ تائیں گے کہ وہ کس کس طرح اپنے نئے ساتھی کی مدد کرنے گے اس سے زیادہ خوش کن جھرپڑہ ہوتا ہے جب بچے آپ کو بتاتے ہیں کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ کب انہیں پہچپے ہٹ جانا چاہیے تاکہ ان کا ساتھی ان کا سہارا لینے کے بجائے خود کو شوش کر سکے۔

شاملاً تعلیم کے فائدے جب ایک بار اسکول نظمیں کے قلب وہیں میں جاگزیں ہو جائیں تو اگر قدم ان ہی عقائد و نظریات کو اساتذہ اور طلبہ کے ذہنوں میں بخانے کا ہے، ادارے کے سربراہ کو پورے یقین اور گھنٹو کی مہارت کے ساتھ اساتذہ اور طلبہ کو بتانا چاہیے کہ اضافی مدد کی ضرورت کے حاصل بھوں کو اسکول میں شامل کرنے کے قائدے کیا ہیں۔ اساتذہ کو اس بات پر آمادہ کرنے میں خاصاً وقت لگتا ہے کہ ان کی جماعت میں ایسا بچہ داخل کیا جائے ہے اضافی مدد کی ضرورت ہو، کیونکہ عام طور پر استاد کے لیے اس کا مطلب ہوتا ہے اضافی کام۔ اس موقع پر کسی حشم کی تربیت فائدہ مندرجہ ہوتی ہے۔ استاد جب یہ سچے لیتا ہے کہ اپنے بھوں کے ساتھ کس طرح کا رہنا اور کرنا چاہیے تو وہ زیادہ خود اعتمادی کے ساتھ کام کرتا ہے اور نئی نئی مدد کے دریاں اس کے لیے رہ جاتی اور پیشہ ور انہیں دیکھیں و اطمینان کا سبب بن جاتی ہیں۔

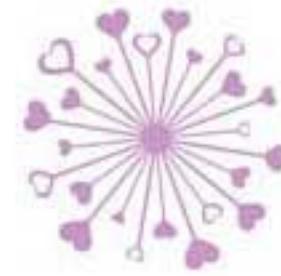
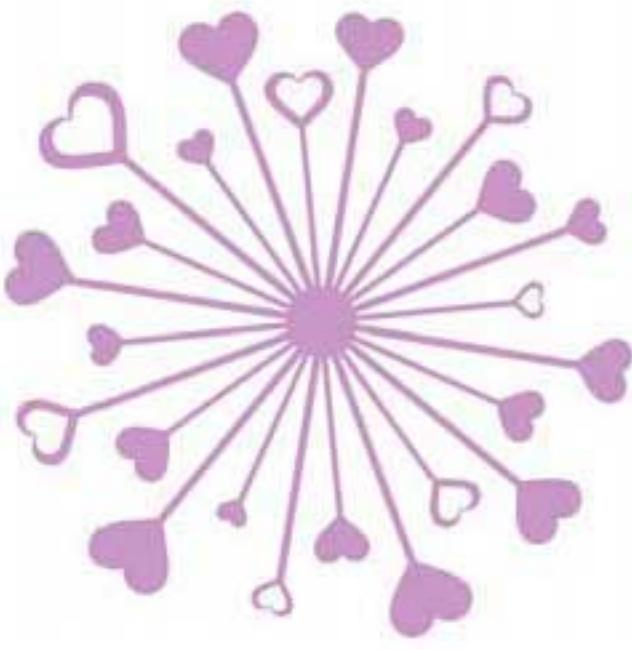
قابل توجہ بات: اضافی ضرورت کا حال بچہ جن عام بچوں کے ساتھ پڑھتا ہے، ان بچوں کے بعض والدین کو صورت حال سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ خاص ضرورتوں کے حاصل بچوں کے بارے میں خلافہ بھی عام ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں: "ان بچوں کی وجہ سے ہمارے بچوں کا خاصاً

سب بچوں کے لیے پرائی تعلیم اور شاملاً تعلیم کی ضرورت

سب بچوں کے لیے تعلیم (EFA) کی اصطلاح کا اطلاق قائم بچوں پر ہوتا ہے۔ اس میں صحت، مدد اور محدود بچوں کی تنفسی نہیں کی گئی ہے۔ دسمبر 2006ء میں اقوام متحدہ کی جزوی اسیلی نے محدود افراد کے حقوق کا کوئی پیشہ نہیں منظور کیا جس کا نام ڈسی 2008ء میں کیا گیا۔ یہ کوئی پیشہ محدود افراد کو عام سماجی زندگی میں شامل کرنے کے لیے سب سے اہم قانونی دستاویز ہے، اور تعلیم حاصل کرنے والے محدود افراد کے حقوق کی تازہ ترین توہین ہے۔ اس دستاویز میں شاملاً تعلیم اور تعلیم کے حقوق کو واضح طور پر ایک دوسرے سے مسلک کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود مختلف حشم کی محدود بچوں کے حال بچے سماج کے سب سے زیادہ نظر انداز کر دے گروہ میں شامل ہیں اور ان کے اسکول جانے کے امکانات بہت کم ہیں..... محدود افراد کے حاصل بچوں کے لیے رکاوتوں کی توجیہ کی طرح کی ہے۔ اسکوں کا طویل فاصلہ، اسکوں کی عمارت اور وہاں موجود سہولتوں کا طرز تغیر اور تربیت یافت اساتذہ کی قلت۔ لیکن سب سے عجین رکاوٹ محدود افراد کے ساتھ حوار کے جانے والا روایہ اور بتاؤ ہے جو اسکوں میں ان بچوں کی شرکت اور ان کے احتماد دنوں کو حاٹا رکتا ہے۔ (ڈسی کویشن آن ڈس ایڈیشن ایڈنڈ ڈبلپنٹ، 2006ء)۔

سب بچوں کے لیے تعلیم کے مقصد کو جلد حاصل کرنے کے لیے مختلف شعبوں اور مقامات تک محدود افراد کی رسائی اور پیشی کی سہلوں میں اضافے کے لیے سرکاری پاپسی پر حریم تجدیدیں کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ہی سیاسی قائدین کو جاہیز کر دو ہو اس کے برداشت میں تبدیلی لانے کے لیے خود مثالیں قائم کریں۔ اس کام کا کوئی آغاز یہ ہے کہ محدود افراد کے حاصل بچوں کو خصوصی اداروں اور طیورہ کا اسون میں سچنے کے بجائے عام تعلیمی ماحول اور اردو کا لازمی حصہ ہے جائے۔

ذریعہ: ایجوکیشن فارآل گلوبل مائیٹرنسگر پورٹ 2009ء سے اقتباس



سیکھنے کی صلاحیتوں میں کمی اور انہیں بہتر بنانے کی حکمت عملی

تحریر شاہینہ علوی

اس مضمون میں شاہینہ علوی نے ان اہم حکمت عملیوں کا ذکر کیا ہے جنہیں اساتذہ ایسے بچوں کی تدریس کے لیے استعمال کر سکتے ہیں جن کی سیکھنے کی صلاحیتیں کمزور ہوں۔ انہوں نے خطرے کی چند علامتوں سے بھی آگاہ کیا ہے جن کی مدد سے والدین اور اساتذہ بچوں میں سیکھنے کی صلاحیتوں کی کمی کے مسائل پیچان سکتے ہیں اور احتیاطی و علاجی اقدامات کر کے صورت حال کو مزید گزرنے سے روک سکتے ہیں۔

- بچوں سے نمایاں طور پر کم ہو۔ بعض دیگر علاقوں جو باقاعدہ تشخیص کی ضرورت نمایاں کریں یہ ہیں:
- پیچے کا دریوس سے بولنا اور زبان سیکھنے میں دشواری
- توجہ کی کمی اور یہ کم توجہ قائم رکھنے میں مشکل (توجہ کے ارتکازہ کا محدود ہونا)
- حال کی ہاتھیں پیارہ کھنکھا مسئلہ۔ تعلق پیارہتے کے حوالے سے ہاتھیں اور چیزوں پیارہ کھنکھے میں مشکل، یادداشت دہرانے میں پریمانی مشاہدے اور اوراق کی کمی۔ سنی گئی ہاتھوں کو پیارہ کھنکھے میں مشکل، آوازوں کو پیچانے میں

- سیکھنے کی صلاحیتوں میں کمی اس وقت پیش آتی ہے جب اطلاعات جمع کرنے، انہیں مطلوب عمل سے گزارنے، ان کا تجویز کرنے اور محفوظ کرنے کی وظائف کی الہیت میں کوئی خلل واقع ہو جائے۔ یہ خلل دوسرے بچوں کی طرح جلد سیکھنے میں دشواری پیدا کرتا ہے۔ ماہرین تعلیم اب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جن بچوں کو سیکھنے کی صلاحیتوں کی کمی کا سامنا ہوان کی کیفیت کے عطا طبقے اور خصوصی تدریسی پروگرام کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ سیکھنے کے عمل میں مدد اور سہوتیں مل سکیں۔ سیکھنے کی صلاحیتوں میں کمی کے مسئلے کی نشان وہی عام طور پر اس وقت ہوتی ہے جب پیچے کی تطبیقی کارکردگی اس کی عمر کے

ماہر فیض اس مسئلے کی نشاندہی کر سکتا ہے۔ ایک احتیاطی محدودہ ضروری ہے: تخفیف اور تجویز اور علاج ایک دوسرے سے ملینہ نہیں کیے جاسکتے۔ مناسب علاج کے بغیر تخفیف نہ صرف پیشہ وار اخلاقیات کے خلاف ہے بلکہ یہ مسئلہ کو زور بخاڑوئی ہے۔

اب اس بات کو زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے کہ زبان کے مسائل سے دوچار بچوں کے لیے تدریسی پروگرام ہر بچے کی انفرادی ضرورت کے مطابق ہانے جائیں۔ ان کا مقصد ہر بچے کی کمزوریوں کی انفرادی شاخت کرنا اور انہیں بہتر ہانے کے لیے تبادل طریقے اور حکمت عملی استعمال کرنا ہے۔ یہ پروگرام ترقیتی طور پر ہر بچے کے لیے الگ ہے۔

خصوصی پروگرام اکٹھنہاہت اعلیٰ طور پر ہانے جاتے ہیں۔ یہ نہایت تدریجی کام ہے جو اتنا سبق (مثال حروف تحریکی اور ان کی آوازیں) اور آسان ترین تصورات سے شروع ہوتا ہے۔ پچ الفاظ پڑھنے کی

سیکھنے کی کم ملاجیتوں کے حال بچوں کی
کامیاب تجربہ بھیوں کی ان ملاجیتوں کو
بہتر بنانے کی تمام اہم تجھیکوں سے واقف
ہوتی ہے اور اپنے تدریسی پروگرام میں ہر
بچے کی انفرادی خوبیوں اور کمزوری کو
منظور کرنے ہوئے، ان تجھیکوں کو آمیز
کر کے، یا انہیں ضرورت کے مطابق
ذھال کر استعمال کرتی ہے۔

بہت زیادہ مشق پر خاص زور دیا جاتا ہے تاکہ اچھا قاری اور
لکھنے والا بننے کے لیے خود تکمیل کرنا، پڑھنا آجائے۔
سیکھنے کی ملاجیتوں کو بہتر ہانے کا کام کسی ادارے میں کیا
جا سکتا ہے یا اسکول، بچپنہوڑہ جانے والے کمزور بچوں کے
لیے یہ پروگرام اضافی وقت (ہیریلیز) میں اپنے طور پر
شروع کر سکتے ہیں لیکن ان بچوں کے لیے قلبی سرگرمی
کرہہ جماعت تک محدود تھیں واقعی چاہیے۔ معمول کا سبق
پڑھانے کے دوران بھی استاد ان بچوں کی مدد کے لیے
کی طریقے استعمال کر سکتا ہے۔ ایسے بعض طریقے یعنی
دیے گئے ہیں:

- خاص طور پر بھائی گئی ورک شیٹ یا ایسی ورک شیٹ جس کے چند حصے نمایاں (highlight)
- کیے گئے ہوں
- سبق سے پہلے مشکل الفاظ کے معنی بتانا
- زبان و ادب کا جو سبق پڑھایا جائے اس کا ریکارڈ شدہ کیست اسی ڈی فراہم کرنا
- پڑھانے جانے والے سبق کے نوش کی فوٹو کا پی فراہم کرنا ہاتا کہ بچے جلدی میں نوش لینے سے
محظوظ رہیں
- بچے کو اجازت دینا کہ وہ اپنے نوش یا تجویزی کام ریکارڈ کر سکے

دوسری، واکس بائکس کی تیزی کر کرنا، بصری یا وفاشت کی کمی، ہنی گنی اور سبکی گنی باقاعدہ

تجزوں میں فرق کرنے میں مسائل کا سامنا

• بولنے کے مسائل۔ چیزوں کے نام یاد نہ رکھنا، مناسب لفظ استعمال نہ کر پاننا

• پڑھنے میں مختلف محدودہ بیوں کا سامنا

• لکھنے اور سمجھنے کے مسائل۔ غلط اور میکیب و فرب بیجے کرنا، کام کا ترتیب سے اور مختلم انداز میں

نہ کر پاننا

• حساب اور ہندسوں کے ساتھ مشکلات

• تربیت کے مسائل۔ حروف کی ترتیب میں ابھن، الفاظ میں بعض حروف کو الٹا کرنا، مہینوں

کے نام یاد کرنے میں دشواری، بھائیزے یاد نہ رکھ پاننا

• کمزور ہر کی مبارشم۔ کام کا سلسلہ نہ آنا، ہاتھ سے لکھنے میں مشکل کا سامنا۔

مسئلے کے جلد حل کی اہمیت

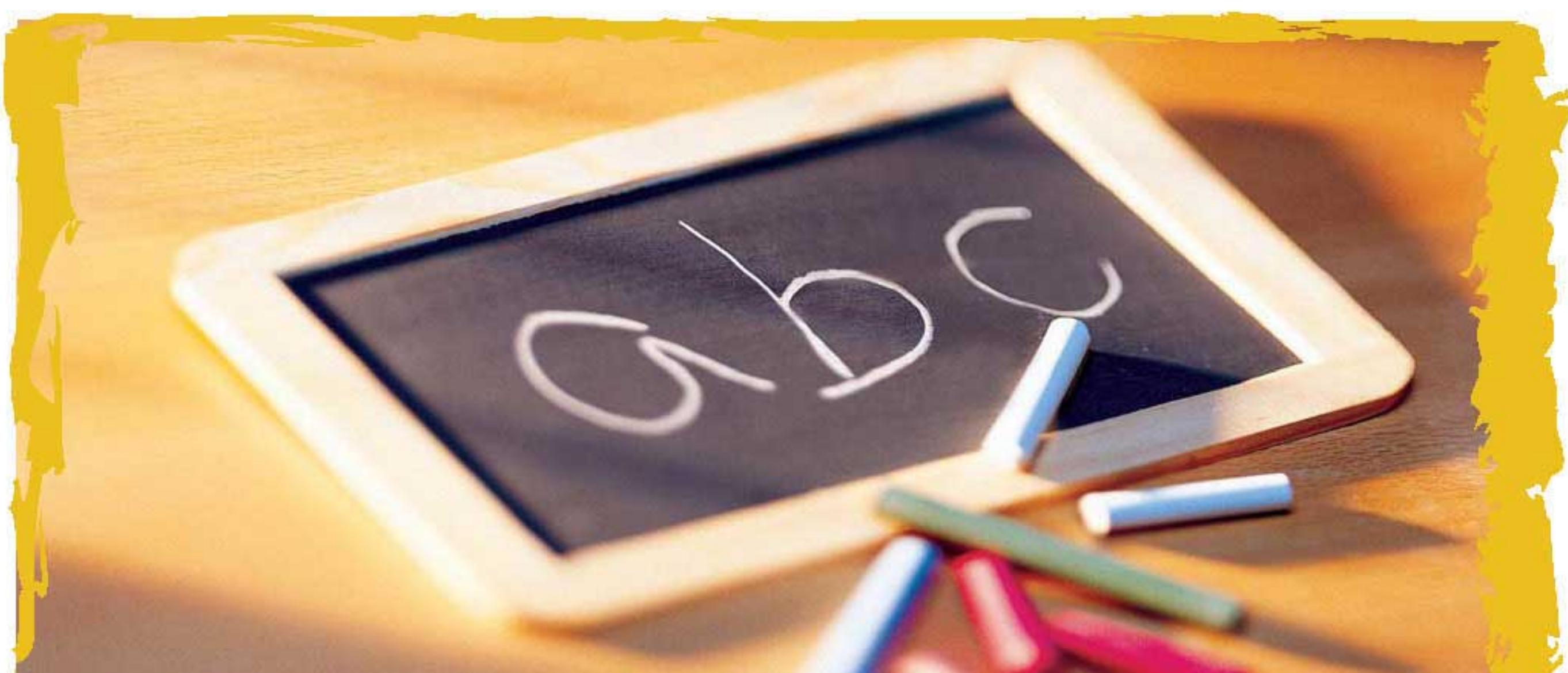
بروفت اور موڑ علاج کے لیے ضروری ہے کہ جن بچوں کو سیکھنے کے ان مسائل کا سامنا ہو، ان کی مشکلات اور مسائل کی نوجیت کا جلد پانگا لایا جائے۔ تحقیق سے ظاہر ہوا ہے کہ بچے میں سیکھنے کی صلاحیتوں کی کمی کی جلد شاخت سے، ان علاجتوں کے طویل مدت اثرات کم ہو جاتے ہیں، خاص طور پر اس وقت جب موزوں علاجی طریقے بھی اختیار کیے جائیں۔ ذاتی تجویز ہوتا ہے کہ جن بچوں کو سات سال کی عمر میں علاج کے لیے لایا جاتا ہے زیادہ عمر میں لائے جانے والے بچوں کے مقابلے میں وہ جلد ترقی کرتے ہیں۔ تطمیی مضرات کے علاوہ ان بچوں کو جذبہ باتی اور نقصیاتی مسائل در پیش ہوتے ہیں۔ پچھتائیز اہوگا، اس کی تاکامیاں اتنی بھی زیادہ ہوں گی، خود کو قصور وار تھہر انے کا بوجھ بھی زیادہ ہوگا اور اس کی مایوسی اور غصہ بھی شدید ہو گا۔

جلدی میں کوئی نتیجہ اخذ کرنا اور بچے پر محدودہ کا سہماں کا دینا قطعی بحثواری کی بات نہیں ہے، لیکن اکثر دیشتر بچے کے مسئلے کی نشاندہی والدین، بچپن اور خود بچے کے لیے درست مدد اور ایک طرح کی راحت ثابت ہوتی ہے، کیونکہ اس کے بعد ہر قطعی یا سمجھ کام نہ کرنے پر بچے کو قصور وار تھہر انے کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ بچہ کس پریشانی سے گزر رہا ہے۔ لیکن یہ کہتے نہایت اہم ہے کہ سیکھنے کی ملاجیتوں میں کمی کے مسئلے کا تھیں کسی سند بات ممانع یا ماہر سے کرایا جائے۔

مسئلے کے حل اور سیکھنے کی حکمت عملی

مسئلے کے حل کے لیے کسی طریقے کے استعمال کا پہلا مرحلہ چوٹی عمر بیوی میر کے ان بچوں کی

شاخت ہے جنہیں واضح طور پر زبان کے مسائل در پیش ہوں۔ مناسب تجویز کے ذریعے کوئی بھی



- ریکارڈ شدہ کام کو تحریری مل دینے کے لیے بچے کو مناسب وقت دینا
- طوبی تحریری کام کے لیے کپیٹر استعمال کرنے کی اجازت۔

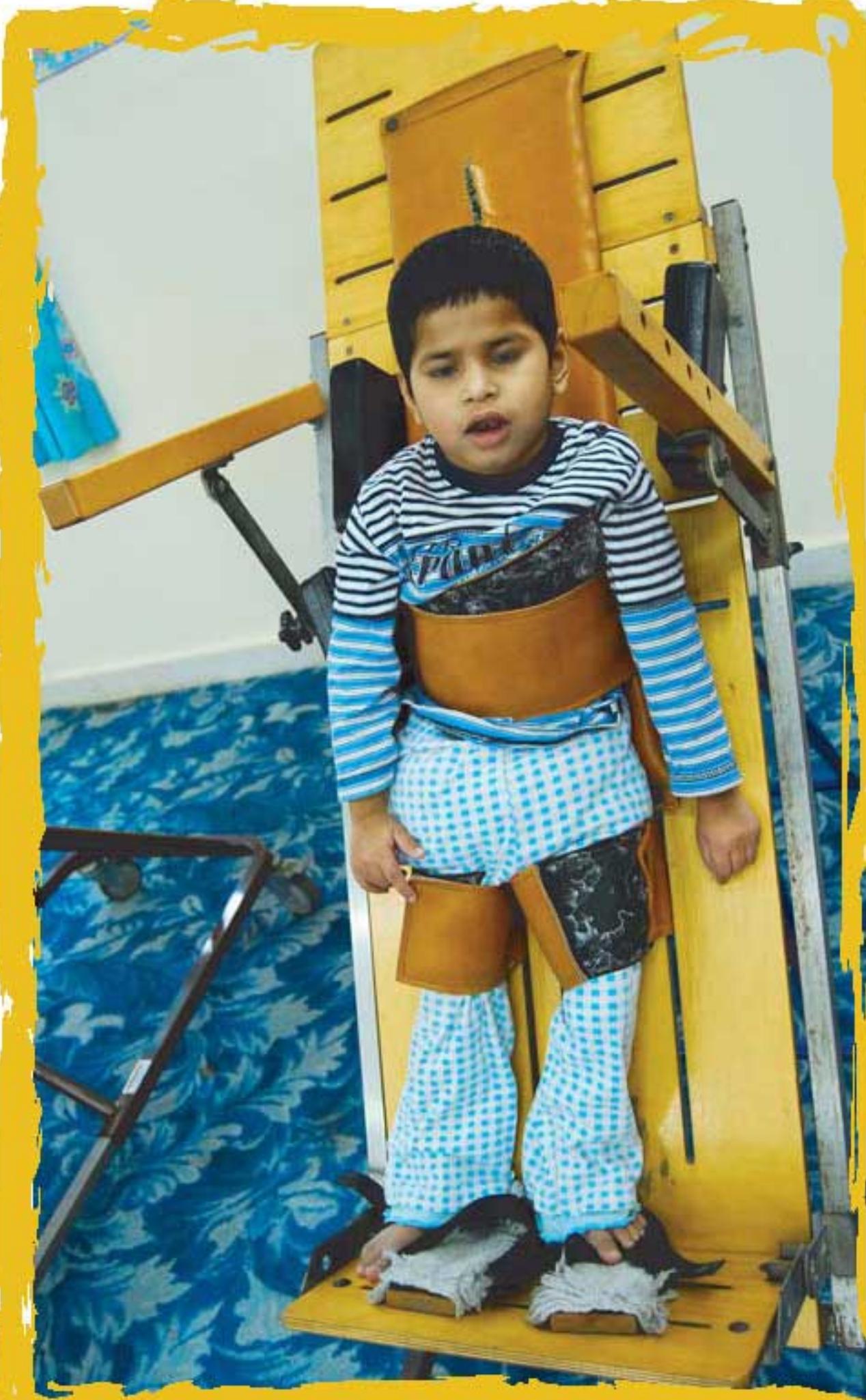
واقعاتی مطالعہ:

حال میں ہمارے ادارے روپیہ میں نو سال کا ایک بچہ لا یا گیا ہے جسے زبان کے شدید مسائل درپیش تھے۔ اس کی تشخیص یہ رون ملک کرائی گئی جس نے ابتدائی تشخیص کو درست قرار دیا۔ لیکن والدین بچے کا اصلاحی کلاس میں بیکھنے پر تیار نہیں ہوئے، ذیروہ سال بعد بھی وہ آسان ساتھ حرفی لفظ پڑھنے کے قابل نہیں تھا۔ اس سے میں بچے کا مسئلہ اس کے زیادہ پر جوش استاد کی وجہ سے خرد و حکیم ہو گیا جو نہ پڑھ سکتے پر بچے کو جسمانی سزا کیں دیتا تھا۔ یہ بچہ تقریباً ایک سال سے روپیہ میں ذیروہ تعلیم ہے اور اس کا رویہ اب بھی جارحانہ ہوتا ہے۔ وہ دوسری جماعت میں ہے۔ اپنے ہم عمر بچوں سے دو جماعت پہنچے۔

شاہینہ علوی

مصنفوں کا تعارف:

شاہینہ علوی آر. ان. اے. ولی ٹکسٹ (R.E.A. Dylexics) کی سریاہ اور فتحم ہیں اور 1988ء سے اس ادارے سے واپسی ہیں۔ علاوه ازیں وہ بیرونی پڑھنا کہوں کی تین کوں نیڈر لری میں شامل ہیں، جو اس تاریخ کی تربیت کا پھرنا کا پورا گرام ہے۔ سیکھنے کی کم صلاحیتوں والے بچوں کی تعلیم کی ترقی ہیں اور اکثر ضرورت ہو تو والدین کی رحمانی کرتی ہیں کہ خصوصی محتاج کے کن ماہرین سے درجح کیا جائے۔ وہ بڑی کلاسوں کے طلبہ و طالبات کو ملکی اصلاحی ثنوں بھی دیتی ہیں۔ شاہینہ علوی بچوں کو درپیش سیکھنے کی مشکلات کے مختلف پہلوؤں پر درکشائیں کا احتیاک بھی کرتی ہے۔



علمی طریقے کا ایک اہم عنصر پار بار یا مستقل ناکای کو ختم کرنا ہے۔ بچے کو جو کام دیا جائے وہ اس کی موجودہ الہیت سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس کی موجودہ الہیت اور صلاحیت کے مطابق ہونا چاہیے۔ سیکھنے کی صلاحیتوں میں کمی دور کرنے کی تکنیکیں

زبان کے مسائل حل کرنے کے اکثر خصوصی پر ڈراموں میں ایک سے زیادہ حسوس پر توجہ دی جاتی ہے اور پڑھنے، لکھنے اور بچے کرنا سیکھنے کے لیے بیک وقت ایک سے زیادہ حسوس۔ یعنی بصارت، سمعت اور لمس کی حسوس کو بہتر بنانے کے طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔ گزشتہ پانچ یوں کے دوران کیسی حصی بیانار پر متعدد تدریسی طریقے وضع کیے گئے ہیں۔ سیکھنے کی کم صلاحیتوں کے حال پچوں کی کامیاب نہیں، ان صلاحیتوں کو بہتر بنانے کی تمام اہم تکنیکوں سے واقف ہوتی ہے اور اپنے تدریسی پر ڈرام سے، ہر بچے کی انفرادی خوبیوں اور کمزوریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ان تکنیکوں کو آئیز کر کے یا انہیں ضرورت کے مطابق ذہنی کار استعمال کرتی ہے۔

کمزور صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے طریقے کے لیے وقت کی کوئی حد تعریف نہیں ہے، لیکن مشاہدہ یہ ہے کہ چھوٹے بچے تیزی سے بہتری کی طرف بڑھتے ہیں۔ زبان کی اچھی مہارت، مطالعہ یا پڑھنے سے پیدا ہوتی ہے، چنانچہ دوڑ کے سبق میں اس کا حصہ زیادہ ہوتا ہے۔ بچوں کو آواز کی حد سے پڑھنے کا ہر سکھایا ہوتا چاہیے۔ بچوں کو آواز کی حد سے پڑھنے کا ہر سکھایا جائے۔ سُن کر پڑھنا اور زیادہ استعمال ہونے والے الفاظ، پہنچنے والے الفاظ و کچھ کر پڑھنا سکھانا چاہیے تاکہ پڑھنا جلدآ جائے۔

جو طریقہ ایک بچے کے لیے کامیاب ترین ثابت ہوا ہو، ضروری نہیں کہ وہ دوسرے بچے کے لیے بھی کامیاب ہو۔ ہر بچے کے لیے اس کی الہیت اور ضرورت کے مطابق بھیل یا درک شیٹ ہنائی چاہیے ہے اس میں رو و بدلت کرنا چاہیے۔ اصلاح کے کامیاب طریقوں کا اختصار اس پر ہے کہ بچے کا اس طریقے سے سکھایا جائے جس سے وہ سیکھ سکتا ہو، بجائے اس کے کہ ہم اپنا طریقہ اس پر مسلط کریں کہ اس طرح سیکھنا چاہیے۔ بدشکی سے اسکوں میں سیکھنے کی کم صلاحیتوں والے بچے، کمزوریوں پر قابو پانے کے لیے اپنی خوبیوں کو منت کے ذریعے بہتر بنانے کے بجائے اپنی کمزوریوں کی ضرورت سے زیادہ مشق میں گھنٹوں وقت ضائع کرتے ہیں۔

مشق کے منسوب (لیسن پلان) کے تمام اجزا ایک دوسرے کے مددگار ہونے چاہیں۔ پڑھنے، لکھنے اور بچے پر مشتمل ہوئے حصے کو متعاقبہ ذیلی مہارتوں سے مددگاری چاہیے تاکہ یہ مہارتوں میں محدود ہوں۔ اشیا کو ترتیب دینا، حالیہ یادداشت، دیکھنے اور سننے میں فرق، دلیل اور مطلقی سوچ بچا، تجویز کرنے کی صلاحیت اور تسلی بخش حرکی مہارتوں وہ چند شبے ہیں جن پر مختصر سرگرمیوں اور کمیلوں کی مدد سے باقاعدگی کے ساتھ محنت کی جائے۔

بارہار سیکھنے پر زور دینا چاہیے تاکہ اس بچے کے لئے گئے کام کا جائزہ لے کر بہتری کے طریقے اور آلات تعارف کرائے جاسکیں۔ ترتیبی پر ڈرام اچھا ہا ہو اور مغلظم ضرور ہو لیکن بے پچ نہ ہو۔ اساتذہ کی خوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ پڑھانے اور سکھانے کے طریقوں کے استعمال میں نئے خیالات اور قصورات آزمائیں بشرطیکہ وہ ٹھوٹ عالمی اصولوں کے مطابق ہوں۔

اساتذہ، معانی اور والدین کی مدد سے بچہ اپنی سیکھنے کی صلاحیتوں میں کمی پر قابو پا سکتا ہے اور روزمرہ زندگی اور کردار جماعت میں اس کی سیکھنے کی مشکلات کم سے کم ہو سکتی ہیں۔

**بچے میں سیکھنے کی صلاحیتوں کی کمی کی
جلد شاخت سے ان علامتوں کے
طوبی مدت اثرات کم ہو جائے
ہیں، خاص طور پر اس وقت جب
موزوں علمی طریقے بھی اختیار
کیے جائیں۔**

← دائیں ہاتھ والوں کی دنیا میں

بائیں ہاتھ سے کام کرنے والے →

یہ بارے شوق اور پچیساں ہوں یاد رکھیں، ایت، عقائد، ہم سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ہماری بعض چیزوں کیسے ہیں۔ اصل اہمیت اس بات کی ہے کہ تم جیسے ہی ہیں، کسی تھسب کے بغیر ایک دوسرے کو قول کریں۔ دائیں ہاتھ سے کام کرنے والوں کی اس دنیا میں دائیں ہاتھ سے کام کرنا نہ تو کوئی خایہ ہے اور شاید کی بات جس پر شرمند ہوا جائے۔ ملین ڈی کروز (Melaine D'Cruze) نے اس مضمون میں بہی بات اجاگر کی ہے۔ اور پاؤ فری، بارک او باما اور ویم اختر اس مشکل سے گزر کا سیالی کی بلند یوں بکھن پکھن پکھن پکھن آپ بھی ایسا کر سکتے ہیں۔

تحریر: ملین ڈی کروز



عدم واقفیت کی وجہ سے بچے کو مجبور کرتی ہے کہ وہ دائیں ہاتھ سے لکھے۔ مجھ کا یہ دباؤ عمر بھر کے لیے بجائے دائیں ہاتھ کو ترنجی ہوتا ہے۔ کچھ عمر سے مل، میں نے یقین کر لیا کہ میر ایٹا ان افراد میں سے ہے جو بچے کی لکھائی بکاڑ کر کر دیتا ہے۔ مزید یہ کہ اسکول کی ڈیمکس دائیں ہاتھ سے کام کرنے والے طلباء کے لیے ہائی جاتی ہیں اور دائیں ہاتھ سے کام کرنے والے طلباء اسکول فرنچ کے مطابق اپنے آپ کو ڈھانلنے کی کوشش میں لمحہ رہتے ہیں۔ مجھے یہ جان کر وچکا کا کہ بعض والدین اور اساتذہ، بچے کو دائیں ہاتھ سے کام کرنے پر حسافی سزا میں دیتے ہیں اور دائیں ہاتھ سے کام کرنے کے لیے مجبور کرتے ہیں۔

شاید اکثر لوگ یہ نہیں جانتے کہ دائیں ہاتھ سے کام کرنا تریثی ہے۔ مجھ نے نسل درسل منتقل ہونے والی خاصیت پے اور خاندان میں بچوں کو ان کے بزرگوں سے ملتی ہے۔ دائیں ہاتھ سے کام کرنے کا سب سب صرف یہ ہے کہ ایسے انسان کے دامغ کا دیاں اس فحصہ باعیں نصف حصے پر حادی ہوتا ہے۔ اس لیے دائیں ہاتھ سے کام کرنے والے کسی بھی طرح عام انسانوں سے کچھ الگ یا ایب نہیں۔ نہیں ہوتے بلکہ عام انسان ہی ہوتے ہیں۔ میرے شوہر پیدائشی طور پر دائیں ہاتھ سے کام کرتے تھے، لیکن والدین اور اسکول میں اساتذہ نے ان کی اس فطری خاصیت میں "اصلاح" کی جو کوششیں کیں، ان سے وہ مجبوراً بہت سے کام دائیں ہاتھ سے کرنے لگے، لیکن اکٹھ اوقات وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے یکساں مہارت سے کام لیتے تھے۔ ایک ستمیں نے، جسے بیٹھنے میں اس طرح کے حالات کا سامنا کرنا پڑا تھا، بتایا کہ اس وقت مجھے جس دباؤ کا سامنا کرنا پڑا، اس کی وجہ سے کہ بعض ایسے

میرے بیٹے کی عمر ڈیزہ سال تھی جب یہ بات میری توجیہ میں آئی کہ وہ کام کرنے میں دائیں ہاتھ کے بجائے دائیں ہاتھ کو ترنجی ہوتا ہے۔ کچھ عمر سے مل، میں نے یقین کر لیا کہ میر ایٹا ان افراد میں سے ہے جو بچے دائیں ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔ اس وقت سے یہ جاننے کے لیے میرا تجسس بڑھتا گیا کہ دائیں ہاتھ سے کام کرنا، اس کے طرز زندگی پر کیا اثر ڈالے گا۔ بھی تجسس قاچا جس کی وجہ سے میں دائیں ہاتھ سے کام کرنے والوں کے بارے میں وہ سب جان گئی جو جانا چاہتی تھی۔

اس کھونج اور جنگو کے دوران مجھے پاچلا کہ اس دباؤ اور زمانے میں آج بھی دائیں ہاتھ سے کام کرنے والے بچوں کو دیاں ہاتھ استعمال کرنے کے لیے ان کی "صحیح" کی جاتی ہے۔ حالانکہ وہ غالباً طور پر دائیں ہاتھ سے کام کرنے والے ہو سکتے ہیں۔ والدین ہی ہوتے ہیں جنہیں سب سے پہلے یہ پڑھتا ہے کہ ان کا پچھہ باعیں ہاتھ سے کام کرتا ہے، چنانچہ وہ اسے "صحیح" کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پچھے پر زور دیتے ہیں کہ وہ دباؤ مرد کے کاموں میں دیاں ہاتھ استعمال کرنے کی عادت والے۔ والدین کے اس "اصلاحی رویے" کے اسباب کی گھرائی میں جا کر تحقیق کرنے سے مجھے احساس ہوا کہ اکثر والدین اس بات سے واقعی نہیں ہوتے کہ دائیں ہاتھ سے کام کرنا، کیا ہے، اس کے اسbab کیا ہیں اور طویل دست میں پچھے کی زندگی پر اس کے کیا اثرات ہو سکتے ہیں۔ پیشتر والدین جھوٹ کرتے ہیں کہ ان کے پچھے کاہائیں ہاتھ سے کام کرنا، خاص طور پر اتنے ہاتھ سے کھانا تھیں بیب کے خلاف ہے۔ "اصلاح" کی دوسری کوشش اسکول میں ہوتی ہے جہاں والدین کی طرح، مجھ بھی



بارک اوباما امریکا کے 44ویں موجودہ صدر ہیں۔ اس عہدے کے لئے منتخب ہونے والے وہ پہلے افریقی امریکی، اور ہائی ہاتھ سے کام کرنے والے چوتھے امریکی صدر ہیں۔ بارک اوباما نے کولمبیا یونیورسٹی پر اور ڈالاس کالج سے گریجویشن کیا۔ انہیں 2009ء کا نوبل انعام دیا گیا۔



اوپر انفری، ہائی ہاتھ سے کام کرنے والی خاتون ہیں، جن کی پروش ایسے گھر میں ہوئی جہاں زیادتی، تندرو اور لڑائی جنگزے کا ماحول رہتا تھا۔ مشکلات اور مسائل ان کی راہ میں حائل نہیں ہو سکے اور وہ امریکا کی سب سے پاٹر اور دولت مند خاتون بن گئیں۔ 1993ء میں انہیں ہوریتوں الگر (Horatio Alger) ایوارڈ دیا گیا۔ جیسٹ میگرین کے مطابق یہ اعزاز "ان لوگوں کو دیا جاتا ہے جو ناساعد حالات پر قابو پا کر اپنے شعبے میں رہنا اور قادر ہیں جاتے ہیں۔"



ویم اکرم پاکستان کے سابقہ کرکٹر جو عالمی کپ جیتنے والی پاکستانی ٹیم میں شامل تھے۔ وہ ہائی ہاتھ سے گیند چھکنے والے فاست باولر اور بایان ہاتھ استعمال کرنے والے بلے باز ہیں جنہوں نے متعدد ٹیکٹیٹ بیچوں اور ون ڈے ائریشیا میں پاکستان کی نمائندگی کی ہے۔ وہ ریورس شو اگر گیند چھکنے والے اولین کھلاڑیوں میں سے ایک سمجھے جاتے ہیں۔ ویم اکرم ان چند کھلاڑیوں میں شامل ہیں جنہیں آئی ہی کرکٹ ہال آف فیم میں جگہ دی گئی ہے۔

کی مدد سے تجھ پنج کو آسانی سے اور موثر طریقے سے لکھنا سکھ سکتی ہے۔ ہائی ہاتھ سے کام کرنے والے بچوں کو لکھنا سکھانے کے بارے میں بہت مفید معلومات اس ویب سائٹ پر دستیاب ہیں: <http://www.handedness.org/action/leftwrite.htm>۔ اس ویب سائٹ پر والدین کے لیے بھی کارآمد معلومات موجود ہیں جو پنج کو روزمرہ زندگی کے معمولات سے ہم آہنگ ہونے اور مشکلات، خاص طور پر لکھنے کے حوالے سے پریشان ہوئے پنج سے مدد دیں گی۔ یہاں اساتذہ کو ایسی تکنیکیں اور طریقے تاثیر گئے ہیں جن کی مدد سے ہائی ہاتھ سے کام کرنے والے بچوں کو پڑھانا اور لکھانا آسان ہو جاتا ہے۔ والدین اور اساتذہ دوںوں ایسے بچوں کی سمجھ رہنمائی اور مدد کریں تو یہ پنجے زیادہ خود اعتماد غصیت کے ساتھ معاشرے کے لیے مفید اور کارآمد فرد ہاتھ ہو سکتے ہیں۔

اسکولوں کو بھی یہ تسلیم کرنا اور سمجھنا چاہیے کہ کلاسوں میں چند پنج ایسے ہو سکتے ہیں جو ہائی ہاتھ سے کام کرتے ہوں اور وہ دیسکسیں اس طرح ذیپر ان کراں کیں جو ان بچوں کے لیے بھی کارآمد ہوں۔ اسکول، ہائی ہاتھ سے کام کرنے والے بچوں کے استعمال کے بعض اندودی تدریسی آلات اور ارشیا خرید کر انہیں سہولت بھی فراہم کر سکتے ہیں اور حادثات کے خطرے بھی کم کر سکتے ہیں۔ ایک سادہ ہی مثال ہائی ہاتھ والوں کے لیے ہی کافی کاشتے کی پنجی کا استعمال ہے، جس سے طالب علم سیکھنے کے تجربے کا بھرپور حصہ بنے گا۔ ان ہی اسی اپنے اس طرح ذیپر ان کراں کیں جو ان بچوں کے ابتدائی مرحلے میں ان بچوں کو ان کی ضرورت کی سہولتیں فراہم کی جائیں جو ان کی سیکھنے کی اور زندگی کی مبارائق پر دبیری پا اٹھاؤں گی۔

ہر سال 13 اگست کو ہائی ہاتھ سے کام کرنے والوں کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ اس بارے میں مزید جانے کے لیے ٹکل کیجیے: <http://www.lefthandersday.com>۔ اگر ہائی ہاتھ سے کام کرنے والے پاکستانیوں کی باروی اس میٹ ورک میں شامل ہو تو یہ صرف ان کے لیے خامساً غیرہ بکالک متفہیں میں ایسے بچوں کے بارے میں آگئی کے فروغ میں بھی مدد ملے گی۔

معنی کا تاریخ:

ملین ڈی کروز، آفغانستان پروردشی کے اٹھی بھٹ کا بھج کشیں ذوق پخت میں استھن تھر، ای رنگ کی حیثیت سے کام کر لیں ہیں۔

کاموں میں جہاں تمہاری طور پر دیاں ہاتھ استعمال کرنا چاہیے، نہ کبھی کبھی آج بھی الجھ جاتی ہوں کہ دیاں ہاتھ کون سا ہے۔ چند حقیقی مطالعوں سے بھی یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہائی ہاتھ سے کام کرنے والے بچوں کے ساتھ مداخلت کرنا اور انہیں مجبور کرنا کہ وہ ہائی ہاتھ سے کام کریں متفہیں میں ان کے فعلہ کرنے کی چیز اڑدا تا ہے۔

ان سب باتوں کے ساتھ ہائی ہاتھ سے کام کرنے والے لوگوں کے بارے میں بہت سے فرضی قصے اور غلط فہمیاں بھی واہستہ کر دی گئی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ہائی ہاتھ سے کام کرنے والے غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل خاص لوگ ہوتے ہیں جبکہ اس کے برخلاف دوسروں انتہا یہ ہے کہ کچھ لوگ انہیں پھوہڑا اور نا اہل تصور کرتے ہیں۔ ان مفرفوشوں کے بارے میں کوئی صحیح یا غلط جواب موجود نہیں ہے۔ چند حقیقی مطالعوں سے ظاہر ہوا ہے کہ ہائی ہاتھ سے کام کرنے والے دنیا کو ایک مختلف را یہ سے دیکھتے ہیں۔ دنیا میں کامیابیاں حاصل کرنے والی بعض مشہور شخصیات ہائی ہاتھ سے کام کرتی ہیں، یوس کیرل اور ایچ می ولیز جیسے مصطفیٰ، کارل ٹلپ ایجنول باخ اور جی پنڈریکیس جیسے باکمال موسیقار، مائیکل انجلو اور لی نارڈوڈی وغیری جیسے مصور اور ایشان ہارڈر، ویم اکرم اور سید اور جیسے مروف (کرکٹ) کھلاڑی ایسے لوگوں کی چند مثالیں ہیں۔

دیکی آبادی میں ہائی ہاتھ سے کام کرنے والے بہت چھوٹی اقلیت (7 سے 10 بیصد) ہیں اور اس بنا پر انہیں اپنی روزمرہ زندگی میں متعدد مشکلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر کمپیوٹر ماؤس، کیرے، ڈرل میکسیں اور موسیقی کے آلات زیادہ تر ہائی ہاتھ والے گاؤں کو پیش نظر رکھ کر تیار کیے جاتے ہیں۔ ہائی ہاتھ والوں کے بارے میں پھوہڑا اور اکثر حادثات کا ہزار ہونے والے عام تصور کے پیچے بھی بنیادی غصہ کا فرمائے۔ لیکن اب اس بارے میں بعض مکون میں آگئا پیدا ہو رہی ہے اور اسی جگہ میں تیار کی جا رہی ہیں جو ہائی ہاتھ سے کام کرنے والے استعمال کر سکتے ہیں۔ مثلاً ہائی ہاتھ سے استعمال کی جانے والی پنجی اور گٹھار۔ ہائی ہاتھ سے کام کرنے والوں کے لئے یہاں کچھ خوش آنکھا ہے۔

ٹھیک ہاظر نظر سے جائزہ لیا جائے تو یہ ممکن ہے کہ اگر اساتذہ اور اسکول، چند سادہ تمہدیاں کر لیں تو اس سے ہائی ہاتھ سے کام کرنے والے طلبہ طالبات کی کارکردگی پر زبردست فرق پڑے گا۔ ہمیں بات تپھر کا یہ سمجھنا اور تسلیم کرنا ہے کہ ہائی ہاتھ سے کام کرنا، معمول کی بات ہے۔ درست پدایا۔



حوالہ افراد کہانیاں / حوصلہ بخشنے والے

ہمیں کیلئے اور جان کیلئے سیستہ ہم و نیا کے ان حوصلہ مدد لوگوں کے بارے میں پڑھتے رہے ہیں جنہوں نے اپنا غیر معمولی جسمانی محدودی پر قابو پایا اور دنیا کی تاریخ میں کامیابوں کے نشان ٹھہر کیے۔ لیکن شاید ہم ان ہرروز سے واقع نہیں ہیں جو ہمارے درمیان رہتے ہیں، ہر روز میں ہم تو کامیابوں کا سامنا کرتے ہیں اور ہمکوں کے باوجود معاشرے کی قابلیت قدر خدمت کر رہے ہیں۔ ذیل میں ایسے حقیقتوں کو پرورش کے قارئین سے تعارف کرایا گیا ہے۔

ڈاکٹر سلمی مقبول: سماجی کارکن

ڈاکٹر سلمی مقبول بھارت سے محروم فعال اور سرگرم سماجی کارکن ہیں۔ وہ پاکستان فاؤنڈیشن فائینگ بلائیونیٹس کی چیئر پرنس اور نائب ہیکیوں اور نوجوان لوگوں کے لیے قائم کردہ درخشاں رویورس ایجاد فرینگ سینٹر کی ڈائریکٹر ہیں۔ ڈاکٹر سلمی، اُسی کے مشرے کے آخر سے 1992ء تک درلٹ بلائیونیٹس کی سمجھی آن دی ایسیں آف بلائیونیٹ وکن کی چیئر پرنس روی ہیں اور اس حیثیت سے عالمی سطح پر جانی جاتی ہیں۔ ڈاکٹر سلمی نے قوی اور عالمی سطح پر نایاب امور قوں اور لوگوں کی حالت بہتر بنانے اور ان کی سماجی ترقی کے لیے بھروسہ خدمات انجام دی ہیں۔

(ماغذہ: www.worldblindunion.org)



ڈاکٹر فاطمہ شاہ: ممتاز سماجی کارکن اور مدرسہ تعلیم

ڈاکٹر فاطمہ شاہ بھیرہ، پنجاب میں پیدا ہوئیں۔ ان کی پرورش میں گزھ میں ہوئی اور انہوں نے لیڈی ہارڈنگز میڈیکل کالج ہنری ولی سے میڈیکل کی تعلیم حاصل کی۔ 1947ء میں پاکستان بھرت کرنے کے بعد وہ آل پاکستان و سکھواہیوی ایشن (اپا) کی سرگرم کارکن بن گئیں۔ چالیس سال کی عمر میں ان کی پیغامی جاتی رہی اور بطور ڈاکٹر ان کی پیشہ ور ان زندگی کا درخت ہو گیا۔ ٹھن بھارت سے محروم کے باوجود انہوں نے محدود افراد کے لیے متعدد خدمات انجام دی ہیں۔ ڈاکٹر فاطمہ شاہ نے ڈس لبلڈ پولڈ فیڈریشن قائم کی جس کا الحال محدود افراد کی عالمی تعلیم ڈس لبلڈ پولڈ ایٹھنٹھل کے سماح ہے۔ ڈاکٹر شاہ عالمی تعلیم کی کوشش مبرورہ رکھی ہیں۔ عالمی سطح پر درلٹ بلائیونیٹس کے قیام میں انہوں نے نایاب کردار ادا کیا۔ وہ فیڈرل کوشل نیٹوکل پارلیمنٹ کی رکن رہ رکھی ہیں۔ انہیں متعدد عالمی اور قوی اعزازات سے نوازا گیا۔ جس میں گوئن برگ سویڈن میں دیا گیا "لیکچر ایوارڈ" بھی شامل ہے۔ انہیں یہ اعزاز اپنی مدد آپ کے تحت نایاب افراد کو قوی سطح پر مظہم کرنے اور ان کی بہبود و ترقی کے لیے نایاب خدمات انجام دینے پر دیا گیا۔ حکومت پاکستان نے انہیں تمدّد امتیاز سے نوازا۔ ڈاکٹر شاہ کی تصنیف کردہ کتاب "ڈس ایمی ائی: سیلف ہلپ ایڈسٹریشن ہنچ" (محدودی: اپنی مدد آپ اور سماجی تبدیلی) دنیا بھر کی لاجربیوں کو تینی گئی۔ ڈاکٹر فاطمہ شاہ کا انتقال 2002ء میں ہوا۔ (ماغذہ: ہیر الدلہ جوہری 2002ء)

فرخ خان، کپٹن، چیئر مین، پاکستان ہیمنڈیوں پیمنت فنڈ

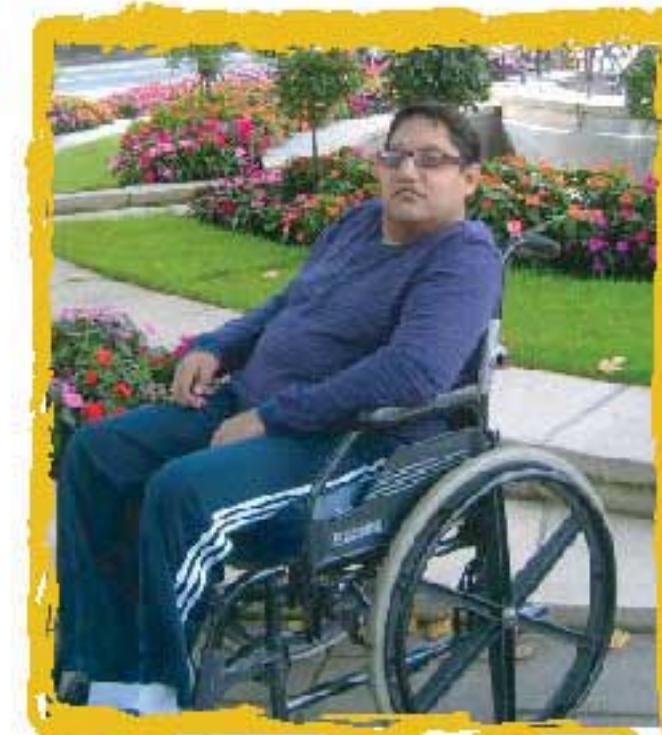
کمپنی فرخ خان نے ہاروڈ یونیورسٹی کے میساچو سسٹس ایمیٹیوٹ آف بینکنگ (ایم آئی ای) سے گریجویشن کیا ہے۔ میجنٹ سائنس اور کمیکل انجینئر گرل میں عالی تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے آرٹر ڈی. لیل میں میجنٹ کنٹرل کی حیثیت سے شمولیت اختیار کی اور پاکستان میں اس فرم کا فائز قائم کر کے کام شروع کیا۔ وہ پاکستان میں کمیکل انجینئری کی ایک بڑی کمپنی سے بھی وابستہ ہیں اور ٹیکل پاکستان ایمیٹ اور امریکن برس کوشل آف پاکستان میں ڈائریکٹر کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ بچا سال کی عمر میں انہوں نے عملی کاروبار سے سبکدوشی اختیار کرنے کے بعد خود کو سماجی بہبود کے کاموں کے لیے وقف کر دیا ہے۔ وہ لیشن رحمت اللہ بنی یعلیٰ ٹرست کے وکیل اور فرائض ڈائریکٹر ایل آر بی ای کے چیئر مین ہیں۔ اس کے علاوہ وہ ڈون اسکول آف سوسائٹی اف پاکستان، ہوکٹ خانم میوریل ٹرست، وی سینٹر ایشی ٹرست آف آر ای ایڈریکس اور سینڈل اسکول سے مختلف حیثیتوں سے وابستہ ہیں۔ وہ گزشتہ 28 سال سے پاکستان میں ایم آئی ای کی نمائندگی بھی کرتے آ رہے ہیں۔

مریم خان: معروف مصورہ

مریم خان کی پیدائش کے وقت ہی ان میں ڈاون سینٹر دم کی تھیں ہو گئی تھی۔ ان کی والدہ نے زندگی کے ہر قدم اور ہر طریقہ پر ان کی مدد اور راپنی بیٹی کی ہر کوشش میں اس کی حوصلہ افزائی کی۔ نو عمری کی عمر میں وہ صرف 30 الگاظ بول سکتی ہیں لیکن ان میں سے ہر لفظ باستثنی ہے جس کے استعمال کرنے کی خاص مقدار کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ ان کے انہمار اور ابلاغ کا دبیلہ مصوری ہے، جس کے درجے وہ کتنی زبانی بدلتی ہیں۔ مریم نے گلوں اسکول آف آرٹ ایڈیشن کی طبقہ نیکس (FACTS) میں تعلیم حاصل کی۔ ان کے فن کو قومی اور مین الاقوای سٹھ پر سراہا گیا ہے۔ ان کے فن پاروں کی بھلی نمائش شیرین ہوئی کرایہ میں 2002ء میں ہوئی جس میں 50 تصویریں شامل تھیں۔ ڈاون سینٹر دم کی وہ بھلی مریضہ ہیں جنہوں نے ایک کثیر قوی کار و باری ادارے (MNC) "لودوورڈ سک' کے لیے "کلرھیم" (پر ملٹی بیٹری ترینی) تعلیمیں کی۔ عالمی شہر کے حال کی مقامات پر ان کی مصوری کی نمائش ہو چکی ہے جس میں جنمیں میں منعقدہ انٹریشنل چاکلڈ آرٹ فیڈریشن (2005)، ایک معروف اطلاعی ذیز ائریز کی جانب سے اٹھی کے سب وے میں منعقدہ نمائش اور واشنگٹن ذی ای میں وی ایس اے آرٹ شامل ہیں۔ (ماخذ: www.colourssofinspiration.com)

اسد رفیع: کار پوریٹ سوچل ریپا نیمیٹی پرو فیشل اور مقرر

اسد رفیع گرام اسکول کے تعلیم یافتہ ہیں۔ انہوں نے 21 سال کی عمر میں آئی بی ایم سے اپنا پیشہ درانہ زندگی کا آغاز کیا اور ایس آئی 3 میں کیوں نیکیں اسیٹلٹ کی حیثیت سے شمولیت سے پہلے 15 سال سے زیادہ حرے سے آئی بی ایم میں کام کرتے رہے۔ ان کی عمر میں سال تھی جب ان میں فریڈر کس ایکسیا (Friedrich's Ataxia) کے مرض کی تھیں ہوئی۔ یہ سرمنی پیاری ہے جو اعصابی نظام میں بدنرائی خرابی کا سبب ہوتی ہے۔ پیاری کی تھیں کے بعد سے اسد اپنے خاندان اور روستوں کے حلتوں میں لوگوں میں تحریک اور جذبہ پیدا کرتے رہے ہیں۔ وہ رضا کار ان طور پر ترقیاتی ترقیوں کی میں شائع ہوتے ہیں۔ ان کے مقامیں خیث ایکسپریس ویب سائٹ (www.nebexpress.com.pk) کے ملادہ ناؤنی ذی بی (Nowpdp) اور فیس بک سیست کی وہ سائنس پر متخصص ہیں۔ وہ ایس آئی 3 میں کار و باری سائی فیزے کے سربراہ ہیں۔ اپنے شبے کے کام کے حوالے سے وہ متعدد سائی اور معاشری تھیں کے ساتھ میں حوصلہ افزائی کی طرح وہ بہدوں کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ ناؤنی ذی بی (Nowpdp) کے ساتھ بھی کام کرتے ہیں جو پورے پاکستان میں مدد اور فراہمی کے حوالے میں کام کرتے ہیں۔ ان کی ترقیوں کا مقدار فریڈر کس ایکسیا کے بارے میں آگئی پیدا کرنا اور جوام کے ذہنوں میں تہذیلی لانا ہے تاکہ پاکستان میں دلیل جیز استعمال کرنے والے افراد کے لیے زیادہ سازگار اور مددگار ماحل پیدا ہو سکے۔ اپنا کوششوں کے حوالے سے انہیں ملنے والا روپیں نہیں حوصلہ افزائی۔ ایک من کالج اور آئی بی اے جیسے ممتاز تعلیمی اداروں میں پھر دینے کے ملادہ اسد مخدوٹی وی حضور پر انترو یونیورسٹی وے پکے ہیں جن میں ڈان، آج، بنس پلس، سماںی وی، ہی ایں بی بی اور ہم ای وی شامل ہیں۔ عربی تفصیل کے لیے اسے اس پر پر ایڈ کیا جا سکتا ہے: asad.rafi@gmail.com



محمد اکرم: آئی ٹی سیکر اور ایکٹووٹ

محمد اکرم نو عمر تھے جب ان کی ساعت ختم ہو گئی۔ ان کے والدین نے محدود معا lavoro سے رجوع کیا اور بہت سے ملاج آزمائے تھیں ان کی سختی کی صلاحیت والیں نہیں آئی۔ ملاج محالجے کی اس ناکامی سے اکرم شدید پایا لوگی کا فکار ہو گئے اور اپنے غیر تینی اور دشوار مستقبل کے بارے میں گلہ مندر رہنے لگے کہ "میں کیا کر سکوں گا؟ زندگی کے چیزوں کا مقابلہ کس طرح کروں گا؟" کیا میں کبھی آزادانہ زندگی کو کار سکوں گا؟" اسی دورانِ محمد اکرم کے بھائی نے انہیں کپیوٹر خرید کر دیا تاکہ وہ کمیلوں سے دل بھلا کیں اور مصروف رہیں۔ جلدی اکرم کی وجہ پر کپیوٹر گیمز سے کپیوٹر خیال ناوجی کی طرف ہو گئی اور انہوں نے کپیوٹر خیال ناوجی میں ڈپلوما کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اس مقدار کے تھت انہوں نے پیڑوں میں کپیوٹر اور بالا خرڈ پلہما حاصل کر لیا۔ اس کامیابی نے ان کے حوصلوں کو بہیز دی، انہوں نے بی کام کا امتحان کامیاب کیا اور اس سے آگے انفارمیشن ٹیکنالوژی میں خصوصی بھارت کے کوس کیے اور مانگرو سافٹ سرٹیفیکیٹ پرو فیشل (MCP) بن گئے۔ اس زیر دست کامیابی نے ان کے لیے کامیاب کے دروازے کھوئے۔ 1996ء میں انہوں نے پاکستان انسٹی ٹیٹ آف کوائی کنٹرول (PIQC) میں کپیوٹر پروگرام کی حیثیت سے مازمت اختیار کر لی۔ محمد اکرم پاکستان ایسوی ایشن آف دی ڈیف (PAD) میں رضا کار کے طور پر کام کرتے ہیں۔ 2001ء میں انہوں نے ڈیف فریڈس انٹریشنل (DFI) میں شمولیت اقتدار کی اور اس کے جو ایکٹ ڈائریکٹر مفت ہوئے۔ وہ قلبائی کی ہیون کیسری یورس سینٹر ان کار پوری میں وہب ڈیپٹر اور ڈیف نورا سٹیشن میں مارکیٹنگ شعبہ کی حیثیت میں کام کرتے ہیں۔ نو عمری سے آج تک، محمد اکرم سا عت سے محدودی کی وجہ سے پیش آنے والی مشکلات، دشواریوں اور رکاوٹوں پر قابو پاتے آرہے ہیں۔ ان کی فحیثیت وہروں میں عزم اور حوصلہ پیدا کرنے کا سبب ہے کہ وہ بھی اپنے خوابوں کو حقیقت بنا سکتے ہیں۔ محدود افراد کی طرف سے محمد اکرم کے تمام کام کی وجہ تھیں ہیں۔ ایک طرف انہوں نے عام لوگوں کو پیغام دیا کہ محدود افراد بھی ان ہی کی طرح عام انسان ہیں اور دوسرا طرف انہوں نے محدود افراد کو سکھایا کہ خود پر بہرہ ساری کامیابیں، سر اٹھائیں اور اپنے خوابوں کو حقیقت بنا سکیں، خواہ ان خوابوں کی تجیری تھی ہی نا ممکن نظر آتی ہو۔ محمد اکرم کا کہنا ہے اگر آپ کسی مقدار کو حاصل کرنے کا پختہ حرم رکھتے ہوں تو کوئی چیز نا ممکن نہیں ہے۔



غلام نبی نظامی: منتظم اعلیٰ اور سماجی کارکن

غلام نبی نظامی سندھ کے ایک چھوٹے تھے ساگھر میں پیدا ہوئے، وہیں ان کی پرورش ہوئی اور وہیں انہوں نے تعلیم حاصل کی۔ بچپن میں وہ پولیو کا فکار ہو گئے اور جب سے دلیل جیز استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے سوشال لوگی اور اکنامیکس میں ماشڑ کیا ہے اور پاکستان میں محدود افراد کی تھیں کے نیٹ ورک پاکستان ڈسیسل پیو بلڈ آرگنائزیشن کے منتظم اعلیٰ ہیں۔ رابطہ کار، سہولت کار اور ماہر کی حیثیت سے وہ محدود تھیں کے منتظم اعلیٰ ہیں۔ ان میں کیوں نیٹ ورک پیو بلڈ آرگنائزیشن ایشیا پیغام ایشیا، ڈس اعلیٰ پیو بلڈ آرگنائزیشن، ایشیا پیغام، ڈس اعلیٰ پیو بلڈ آرگنائزیشن (ذی بی اے) ساؤ تھا ایشیا، اور ڈس ایشیا وی قوم پیو بلڈ آرگنائزیشن اکنامیکس ایشیا ایڈیشن پیغام شامل ہیں۔ وہ آئل ساگھر ہیڈی ٹپس ایسوی ایشن (ASHA) پاکستان کے رابطہ کار بھی ہیں۔



بچے کے مسیحائے لیے۔

خطرے کی علامات کا بروقت سراغ لگانا ضروری ہے

تحریر: سعید اتحاد حسین

اکٹوبر ڈسٹری چائی نیس چلتا کہ بچے کو اضافی مدد کی ضرورت ہے، کیونکہ والدین اور اساتذہ خطرے کی ان علامتوں کو بیجانا ہی نہیں پاتے جو بچے میں موجود ہوتی ہیں۔ سعید اتحاد حسین بتا رہے ہیں کہ خطرے کی علامات کی بروقت نشان دہی کیوں ضروری ہے اور بچے کی مدد کرنے کے کتنے مختلف طریقے ہیں جو والدین اختیار کر سکتے ہیں۔



آنزم، سیریبرل ہپھی، ڈاؤن سینڈروم اور ان جیسے بعض وہی امراض کا شیرخواری کی عمر میں پا جاتی ہے، لیکن توجہ کی کمی سے غیر معمولی تھالیت (ADHD) جیسے امراض کی تینی تھیں اکثر اوقات مشکل ہوتی ہے۔ بچپن اور زور مری کا پورا درگزرا جاتا ہے اور والدین اپنے بچے کی پیاری سے لاطم رہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں یہ خرابی بالغ ہونے پر بھی انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ والدین کے لیے یہ جانتا نہایت اہم ہے کہ اپنی منفرد حیثیت کی وجہ سے اپنے بچے کے تور میں اور جینیاتی میں مضر سے صرف وہ وہی واقف ہیں اور سب سے بہتر طور پر یہ نیلمہ کر سکتے ہیں کہ ان کے بچے ان امراض کے خطرے کی روئیں ہیں۔ خاص طور پر اس وقت جب خاندان میں یہ امراض پہنچتے سے پائے جاتے ہوں۔



‘خصوصی ضرورتوں’ کا جال

بچوں کی بہتر پرورش کے لیے نہایت اہم اور ضروری ہے کہ والدین انہیں گمراہی سخت مدد ماحول اور اردو گرد بہتر سماجی حالات فراہم کریں۔ اگر کسی بھی وجہ سے گمراہ اردو گرد کا ماحول نشوونما کے لیے

جن بچوں کو اضافی مدد کی ضرورت ہوتی ہے، ان کے معاملے میں یہ نہایت اہم ہے کہ ان کی مخصوص ضرورتوں کی جملہ از جلد نشان دہی کر لی جائے اور گھر بیو اور مختلف تعلیمی ادارے میں انہیں رہنمائی اور معافیت اور دیگر ضروری انتظامات کا فوری بندوبست کر لیا جائے۔

پاکستان اور دوسرے ترقی پذیر ملکوں میں سرکار کے زیر انتظام بہت کم ادارے فعال نظر آتے ہیں۔ ان اداروں کے پاس ایسے وسائل بھی نہیں ہیں کہ مخدور بچوں اور ان کی ضرورتوں کا پاچانہ کے لیے گمراہ کر سو رہے کریں۔ جب تک والدین اپنے بچے میں کسی غیر معمولی بات کو محسوس نہ کریں اور مخدوری کا اندازہ نہ لگائیں اس وقت تک خامدani محتاج، ماہر تفہیمات، وہی امراض کا محتاج، اعصابی امراض کا محتاج یا ماہر تعلیم بھی بچے کی مدد کرنے پر متوجہ نہیں ہو گا۔ اس معاملے میں والدین کی شمولیت اور ان کا کردار سب سے اہم ہے، خاص طور پر انکی علامات کا جملہ پاچانے میں جو بچے کی صحت مدد جسمانی، جذباتی اور ذاتی نشوونما میں رکاوٹ پیدا کر سکتی ہوں۔

رہائش، اسکول، اساتذہ اور
دوستوں کے جملہ اور بار بار
تجددیل ہونے سے اسکول
جانے والے بچوں پر خاص
وہی دباؤ پہنچتا ہے۔

اور پارٹی تبدیل ہونے سے اسکوں جانے والے بچوں پر خاص احتی و باور پڑ سکتا ہے اور انہیں بدلتے ماحول کے اس دباو سے منٹنے کے لیے اضافی سہولتوں کی ضرورت ہو سکتی ہے۔

موزوں نہ ہوتا وہ بچے کی پروردش میں رکاوٹ ثابت ہو گا۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جن بچوں کے والدین میں سے ایک کی وفات ہو جائے یا والدین میں طلاق ہو جائے تو بچے کی نشوونما پر اس کے مخفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اگر بچے کو کسی ایسے حاوی سے نہ گزرنا پڑے تو ممکن ہے کہ اسے توجہ کی کمی (ADHD) یا توجہ کی کمی وجہ سے غیر معمولی فعالیت (ADHD) جیسے کسی مرض کا اندازہ ہو۔ کوئی غیر متعلق یا اعلان نہ کی گئی پیاری یا طمی مسئلے یا اسکول کا مشکل کام نہ کر سکنے، مایوسی (ڈیپریشن)، بے چینی، اضطراب، آرام نہ کر سکنا یا بے خوابی بھی کسی مخذولی کی غیر مخفی علامات پیدا کر سکتی ہے۔ لیکن یہ ہاتھ بھی اہم ہے کہ بچے کے نامناسب، بگڑے ہوئے اور بد تمیزی کے رویے کو تھوڑے عرصے تک نظر انداز کرنا چاہیے اور اس وقت تک کوئی نتیجہ اخذ نہیں کرنا چاہیے جب تک اس میں کوئی مخذولی یا غیر معمولی ہاتھ واضح طور پر نظر نہ آ جائے۔

اگر والدین بچے میں بیجان یا بے چتنی کی کیفیت سی محسوس کریں اور انہیں اندیشہ ہو کہ یہ ان کے بچے کی نشوونما پر اثر ادا کر رہا ہے تو انہیں مکمل امراض کی حقیقت، متاثر کرنے والی اور مستقل نوعیت کی طلامات سے واقف ہونا چاہیے۔ امریکن اکیڈمی آف چائٹلڈ ایڈولسیسٹ سائنسز (AACAP) اور بیگٹل ائٹی ٹھریٹ آف میٹھل ہیلتھ (NIMH) کے مطابق بچے میں کسی محدودی کی تصدیق اور علاج شروع کرنے سے پہلے ان علامات کا مستقل اور مسلسل مشاہدہ ایک مقررہ (معیاری) وقت تک کرنا ضروری ہے۔

بروتت نہاد و عی

بچے میں کسی کمزوری یا معذوری کی علامت کا علم سب سے پہلے گمراہوں کو ہوتا ہے۔ ماہرین کے مطابق توجہ میں کمی یا توجہ کی کمی سے حد سے زیادہ فحالت بھی خرابیوں کی علامات سال سال کی عمر سے پہلے ظاہر ہوتی ہیں۔ اس عمر میں اگر بچے میں گمراہ، اسکول یا کھیل کے میدان اور عام سماجی زندگی میں کسی تمثیل کی معذوری و کھلائی دے تو اندر یہ ہوتا ہے کہ اسے زندگی مجر اس مسئلے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس اندر یہ کی وجہ سے والدین کو چاہیے کہ بچے کا بغور مشاہدہ کرتے رہیں اور اگر بچہ اکثر غصے اور جسمی جلاہٹ کا مظاہرہ کرے تو اسے نہ کرنہ مالیں اور محض بچے کی خودسری اور بچپن کی ضد بھج کر نظر اندازندہ کریں۔ مستقل چوکس رکھیں، تاکہ ممکنہ کمزوری کی بروقت تشخیص میں مدد ملے۔



والدین کی رہنمائی اور انہیں اس بات پر متوجہ کرنے کے لئے محض چند اصول ہیں تاکہ وہ بچے میں نظر آنے والے کسی بھی مسئلے پر توجہ دے سکیں جو آگے چل کر محدودی میں تبدیل ہو سکا ہو۔ لیکن محدودی کا حقیقی فیصلہ نہایت احتیاط اور توجہ کے ساتھ کیے گئے مشاہدے کے بعد ہی کرنا چاہیے۔ عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ حقیقی جلد ممکن ہو بچوں کے لامبے نفیات، بچوں کی لشونیما کے ماہر معالج، روپیوں سے متعلق احصائی معالج، سائیکلووجست، بی ہیوپول شورڈوجست یا کلینیکل سوشل درکر سے رجوع کیا جائے۔ ایک مشترکہ مشاورت (جس میں بچے کی شپر کو شامل کرنا بہتر ہو گا) کے بعد بچے کے اختلافی روپیے کے بارے میں ایک جامع پیانہ ترتیب دیا جاسکتا ہے اور اس کی روشنی میں روپیہ چاقی ملاج یا دواں میں تجویز کی جاسکتی ہیں۔

فوجی، سرکاری ملازمت یا بیرونی ملک ملازمت کی وجہ سے جن والدین کو بار بار رہائش تبدیل کرنی پڑتی ہے انہیں اپنے بچوں پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ رہائش، اسکول، اساتذہ اور دوستوں کے جلد

مسنونات

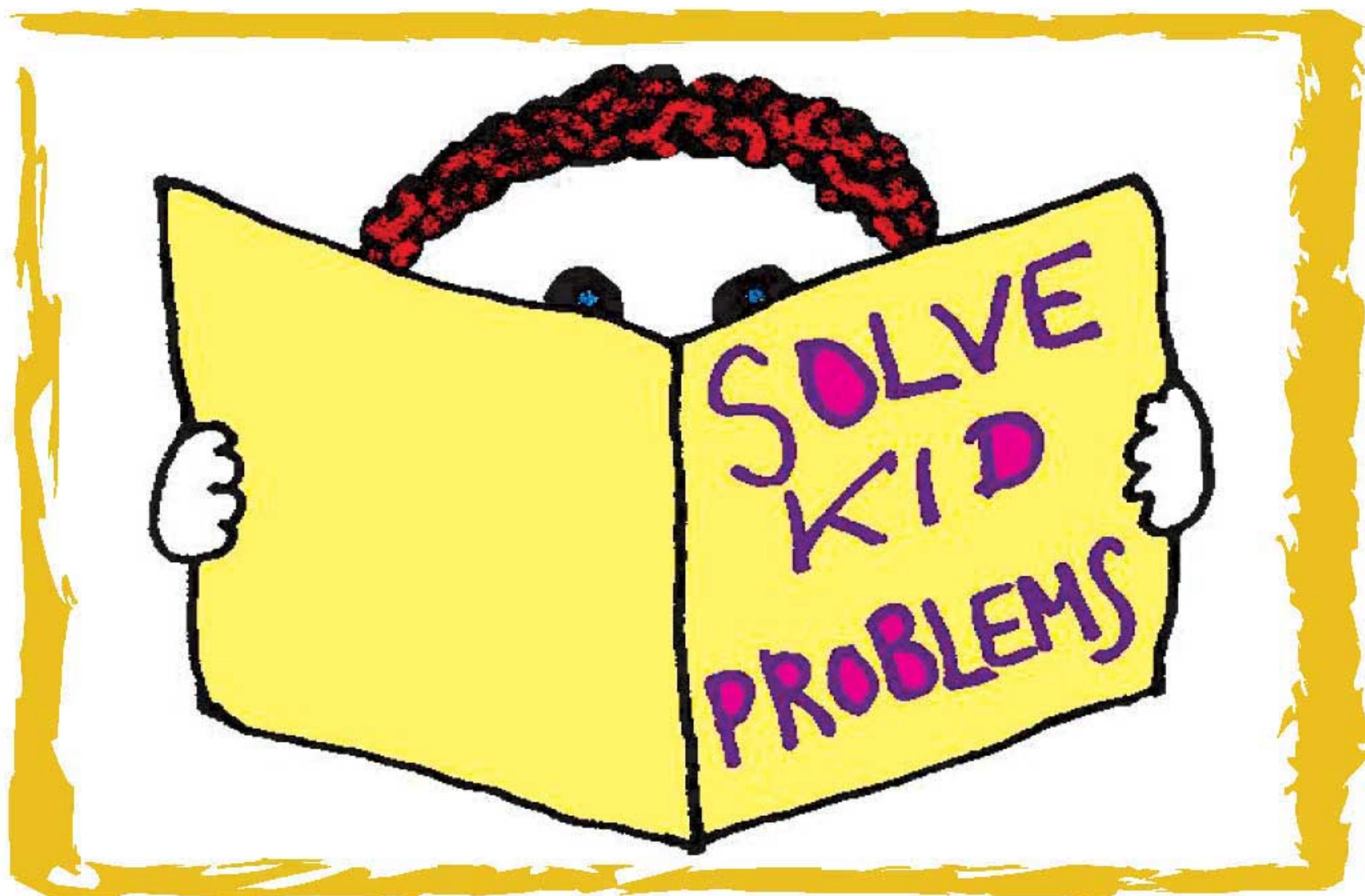
کلیل احمد حسین پاکستان کے سابقہ سفیر اور چیئرمین سفارت کارجیں دہ سٹاپن، پر از میں، ترکی، لیبیا، تائیجیریا اور نیجریہ کے میں سفارت کاری کے فرائض انجام دے سکتے ہیں اور مالٹا، سرینیم، ہیڈاگوئے، بولیویا، بوسنیا، برکنیج فاس، لامگھر یا، لیبیا، نوگوارہ زمایں بھی خدمات انجام دے سکتے ہیں۔



توجه کی کمی سے بہت زیادہ فعالیت کے حامل بچے کی پرورش

توجه کی کمی اسے بہت زیادہ فعالیت (ADHD) کے حامل بچے کی پرورش اور دیکھ بھال خاتم کا مسئلہ ہے۔ اس مشکل کام میں والدین کی مدد کے لیے انجم شریف اور صنوبر نویم چھوٹ جادویں اور حکمت گلیاں پیش کر رہی ہیں۔ بچے کے غصے کی کیفیت پر ترقی بخوبانے سے اس کے روزمرہ کے معمولاتہ ترتیب دینے تک، اس مضمون میں کمی ایم کلکٹ شاہل ہیں جو والدین کو جانے چاہئیں۔

تحریر: انجم شریف اور صنوبر نویم



والدیا والدہ کی حیثیت میں آپ اپنی بچی یا بچے کو تھانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن وہ قابو میں نہیں آرہا اور آپ بالکل ماپس ہو چکے ہیں۔ بچے کی نہ فحش ہونے والی بھاگ دوڑ، اچھل کو، مسلسل باشیں کرتے جانا اور یہ اصرار کہ اس کی طرف متوجہ رہا جائے، آپ میں غصہ اور بھجلاہٹ پیدا کر رہی ہے۔ بچے کو قابو میں رکھنے کی کوششوں اور وسرودوں کے سامنے اس کی بد قیمتی کا جواز پیش کرتے ہیں:

1۔ مستقل عدم توجہ: عدم توجہ لیکن بہت زیادہ فعالیت، ایجاد کی علامات کے بغیر۔

توجه کی کمی سے بہت زیادہ فعالیت

بچوں میں عام ہے اور اسکوں جانے

والے 4 سے 12 نیم دن بچے اس سے متاثر ہوتے ہیں۔

2۔ بہت زیادہ فعال: ایجاد کی کیفیت: زیادہ فعالیت اور ایجاد کی علامات کے بغیر۔

3۔ ملا جلا رہیہ: عدم توجہ اور زیادہ فعالیت اور ایجاد کی علامات کے متعلق کی مدد دوں۔

لیکن مرغ کا نام جان لینے سے مسئلہ ختم نہیں ہو جاتا۔ بہت سے سوالات ہیں جن کے جوابات معلوم نہیں ہیں۔ توجہ میں کمی سے بہت زیادہ فعالیت کیا ہے؟ یہ بچے کی زندگی پر کیا اثر ڈال سکتی ہے اس

مسئلے کے حل کے لیے کس سے مددی جائے؟ کیا کوئی ایسا طریقہ ہے جس سے گمراہ بچے کی مددی کی مددی

- بھاجی کیفیت میں پر سکون رہیں۔ پچ سے اس بارے میں بات کریں کہ وہ کیا حسوس کر رہا ہے اور ان احساسات کو مختلف نام دے دیں۔
- جب بچوں سے بات کریں تو ان کے سامنے اس طرح بیٹھ جائیں کہ آپ ان سے آگھا ملا کر بات کر سکتیں۔
- اس حقیقت کو حلیم کرتے ہوئے کہ آپ کا چھر دیوں کی کن ہلکوں سے گزرا ہے، اس کے ساتھ ہمدردی سے قش آئیں۔
- پچ کو سمجھائیں اور اس میں شور پیدا کریں کہ اس کے رویے کا اس کی زندگی پر کیا اثر ہوا۔

گھر کا محل، فرنچر اور سامان ضرورت کے مطابق ڈھالنا

جن بچوں کو توجہ کے مسائل کا سامنا ہوان کے محل کو ان کی ضرورت کے مطابق ڈھالنا چاہیے کیونکہ انہیں اسے خود اپنے مطابق ہانے میں مشکل ہوتی ہے۔ وہ ایسے محل میں بھترن کا رکر گی کا مظاہرہ کرتے ہیں جو صاف سفر اہو اور جہاں ہر چیز ترتیب میں اور قاطلے پر ہو۔ بے ترجیح اور افراتفری کے محل میں ہر چیز ان کی توجہ بٹکا دیتی ہے۔

معمول ترتیب دیں

- روز کے محتول کے کاموں کا لکام الادوات ہائی:

مح سوکر اٹھنے، کھانے، سکھیں، ہوم ورک، گھر کے عام کام، اُنہی دیکھنے، ویڈیو گیمز کھینچنے اور سونے کے اوقات مقرر کیجیے۔ الفاظ یا تصویروں کی مرد سے ایک کیلدر ریفارمیکیجیے جس سے پچے کو یہ جانے میں مدد ملتے کہ یہ کام روز کے محتول کا حصہ ہے یا کوئی مشکل کام ہے۔ کیلدر پچے کے قد کے لحاظ سے دیوار پر لگا ہوتا کہ وہ اسے آسانی سے دیکھ سکے۔

- گھر میں رہنے کے آسان اصول ہائی:

بچوں کو یہ سمجھانا اہم ہے کہ اگر اصولوں کی پابندی کی جائے گی تو کیا ہو گا اور اصول توڑنے پر کیا چیز آئے گا۔ پچے کو پر سکون اندازوں میں صاف صاف بتائیے کہ آپ کیا چاہتی ہیں۔ آپ کی ہدایات سادہ اور منحصر ہوئی چائیں۔ ہدایات دینے کے بعد پچے سے کہیں کہ وہ یہ ہدایات دھرا رہے۔

- اچھے روپے پر انعام دیجیے:

جب پچے یا بچہ بتایا گی کام بھج طریقے سے مکمل کر لے تو اس کی تعریف کیجیے۔

- بیٹھنے والے کا آپ کا پچھہ ہر وقت لپر گھرانی رہے:

توجہ کی کمی سے حد سے زیادہ تحال پچے چونکہ بھاجی کیفیت میں جھلارتی ہیں اس لیے انہیں اپنی گھر کے درمرے بچوں کے مقابلے میں بڑوں کی گھرانی کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔

تجھیں کی سے بہت زیادہ فعالیت میں جلا ایک تو عمر طالب علم نے اپنی حالت کا انہمار اس طرح کیا: ”یہ ایسا ہی ہے جیسے آپ اُنہی دیکھ رہے ہوں اور کوئی غصہ مسلسل جھوٹپدیل کر رہا ہو۔ تیزی سے تبدیل ہوتے مظاہر، آوازوں اور سوچل کا حجم ان اور پریشان کردیتے ہیں والا سیاپ: ایسے میں کسی ایک چیز پر تعجب نہ ممکن ہوتا ہے، کیونکہ ہر کوئی نئی چیز آپ کی توجہ بھکاری ہوتی ہے۔“ اکثر اوقات لوگ تجویں کی اور بہت زیادہ فعالیت کو روپیے کا مسئلہ بھینٹ کی خلی کرتے ہیں، لیکن یہ مختلف معاملہ ہے۔ تجویں کی اور بہت زیادہ فعالیت ناقص اعصابی رویہ جاتی نہ ہو نہما ہے۔ آسان الفاظ میں یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ یہ دماغ میں کیمیائی عدم توازن کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ مسئلہ خاصاً عام ہے اور اسکو جانے کی عمر کے 4 سے 12 فیصد پچے اس سے مبتلا ہوتے ہیں۔ لیکن کہ مقابلے میں یہ لوگوں میں زیادہ ہوتا ہے۔

گھر میں، میں اپنے پچے/بچی کی کس طرح دو کر سکتی ہوں؟

تجھ کی کمی سے بہت زیادہ قابلیت کے حامل پچے کے والدین یا سرپرست کی حیثیت سے سب سے پہلے آپ کو اس مرض سے لائق جعلی مکالمات اور مسائل کو سمجھنا اور پچے کی مدد کے لیے اس کے سامنے رہنے کی اہمیت جانتا ہے۔ سب سے اہم ترین ہاتوں میں سے ایک یہ ہے کہ آپ پچے کو باقا عدگی سے بچوں کے مخالج کو دکھاتی رہیں کیونکہ بعض صورتوں میں پچے کو دواؤں اور پیشہ ورانہ مشوروں کی ضرورت ہو سکتی ہے۔

خشے پر قابو پانा

تجھ کی کمی سے بہت زیادہ فعالیت کے حامل بچوں کا حراج جلدی جلدی تبدیل ہوتا ہے اور وہ ذرا سی بات پر بہت جلد خشے میں آ جاتے ہیں۔ وہ آسانی سے بھڑک اٹھتے ہیں اور ان کا استعمال جارحانہ ہو سکتا ہے۔ دوسریں میں استعمال کرنے والے بچوں میں، جب دوا کا اثر ختم ہوتا ہے تو وہ توڑ پوڑ کر لگتے ہیں۔ ان کے خشے پر قابو پانے کے لیے:

- غصے کا انہمار کے ثابت طریقہ فراہم کیجیے، ہلاشتہ دالے ہیروینی سکھیل یا جسمانی دردشیں۔
- ٹلکاویں دیکھنے اور ویڈیو گیمز کھینچنے کا وقت کم سے کم رکھیے۔ جن بچوں کو بھajan پر قابو پانے میں مشکل ہوتی ہے وہ ٹلکاویں پر جارحانہ دھل دیکھ کر خوبی اس طرح کا ردیا قیار کرتے ہیں۔
- گھر میں پر تندرویہ یا گیمز اور تصویروں پر پابندی لگائیے۔
- اس سلطے میں صاف اور واضح ہدایات دیں اور ان ہدایات پر مستقل عمل کرائیں۔
- خود پر قابو بھیل۔ شوری ٹھوڑے فیصلہ کیجیے کہ آپ پر سکون رہیں گی۔
- ہمیشہ پر سکون اندازا پنائے رکھیں۔ ”محضے بات چیزت کرنی چاہیے یا مقابلہ کرنا چاہیے؟“ اپنا احترام کریں۔ خود پر ترس نہ کھائیں۔
- اپنا خیال رکھیں۔

والدین، پچے میں پائی جانے والی علامات اس طرح بیان کرتے ہیں

”پچھے ہر وقت بھاگ دوڑ کرتا رہتا ہے، جیسے اس میں موڑ گئی ہو۔ وہ کبھی جمن سے نہیں بیٹھتا اور وقت بے وقت اٹھی سیدھی ہاتھی کرتا ہے۔“

”وہ ہر وقت کچھ نہ کچھ کرتی رہتی ہے اور مستقل بولے جاتی ہے۔“

”اگر ایک لمحے کے لیے بھی اس پر توجہ نہ دی جائے تو ہنگامہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ میں ٹلکی فون پر کسی سے بات کر رہی تھی، جب بات ختم ہوئی تو میں نے دیکھا کہ بخوار پر دوں سے لٹک کر اوپر چڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس نے فری کی ہر چیز پلٹ دی۔ تصویریں، غالپھ، پر دے۔ ہر چیز۔“

”وہ چاہتی ہے کہ ہر وقت اس کی بات توجہ سے نہیں جائے، وہ ایک پل کے لیے بھی جانی نہیں پہنچتی۔“

”اگر اس کی بات نہ اپنی جائے تو وہ کسی انھا کر پھینک دیتا ہے اور شدید غصہ کرتا ہے۔ وہ احمد پاؤں پلٹنے لگتا ہے اور غصے سے جنخا چلاتا ہے۔ دن میں تین چار مرتبہ وہ غصے سے بکھر جاتا ہے۔“

”وہ ہر وقت کچھ نہ کچھ کرتا رہتا ہے اور مستقل بے مہیں رہتا ہے۔“

نظم و ضبط اور بچے کی تحسین

نظم و ضبط کا مطلب بچے کو روز اور نایا دھپ لانا ہے۔ نظم و ضبط کا مطلب یہ ہے کہ آپ بچے کے ہر کام اور عمل پر اپنا رہنمائی دیں اور یہ کام مستقل کرنی رہیں۔ بچے کے غصتے اور مزاج کی بھی کو قابو میں رکھنے کے لیے آپ کو قاعدے اور ضابطے بنانے ہوں گے اور بچے اپنی کو آگاہ کرنا ہو گا کہ اس کی حدود کیا ہیں۔ نظم و ضبط کا پابند ہانے کے لیے بچے کو تائیے کہ اسے کیا کرنا ہے، بجائے اس کے کر آپ اس سے پوچھیں کہ وہ کیا کرے گی۔ یاد رکھیے کہ کام یا کسی بھی سرگرمی کے دوران وغیرہ دینا اور کسی الحسن کی صورت میں بچے کو کسی اور جانب متوجہ کرنا، ہر ادین سے بہتر طریقہ ہے۔

بچے کے احساسات اور کیفیت کو مجھے اور اسے سراہیے

ہر بچے کی اپنی خوبیاں اور ملا جیتیں ہوتی ہیں۔ بعض اوقات رویے کے منسلکی کی وجہ سے انہیں پہچانا مشکل ہوتا ہے، لیکن یہ خوبیاں اور ملا جیتیں بچے میں موجود ہوتی ہیں۔ اپنے بچے کی خوبیوں پر توجہ دیجیے اور اسے ان خوبیوں کے اٹھاوار اور کامیابی حاصل کرنے کے موقع فراہم کیجیے۔ آپ کی اس کوشش سے بچے کی خود تو قیری اور خود اعتمادی میں اضافہ ہو گا۔ دن کے پورے عرصے میں اپنے بچے کے اچھے کاموں پر تکریر کیے اور جب بھی وہ کوئی اچھا کام کرے، تو اس کی تعریف کیجیے۔ توجہ کی کی سے بہت زیادہ فحالت کے حال بچوں کی تعریف فوراً اور اس وقت کرنی چاہیے جب انہوں نے وہ کام کیا ہو۔ یہ بچے فوری رہنمائی اپنا تاثر کا ہر کرتے ہیں۔

بچے کے لیے اچھا مونہ نہیں

یہ سب سے اہم ضرر ہے جو طے کرے گا کہ آپ کا بچہ 11 ہو کر کیا بنے۔ اہلاہر ایسا نظر نہیں آتا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ بچے آپ کی ہاتھوں اور افعال کو پوری توجہ سے دیکھتا ہے اور آپ جیسا ہی بنا چاہتا ہے۔ اس کی کوششوں کی تعریف کیجیے اور جھوٹی چھوٹی کامیابیوں کو سراہیے۔ فوری، جلد اور کم پڑا ہمارے گلے ظاہر کیجیے۔ مثلاً: وہ اتم بہن کے ساتھ بہت اچھے طریقے سے کھیل رہے ہو۔ شبابش! اندازہ نہیں تھا کہ کھانے کی بیز پر تم اتنی تمیز اور کوئی بری بات نہیں ہے۔ اوب سے قیل آؤ۔

- اسکول کے لیے تیار ہونے میں بچے کی مدد کیجیے۔ اگلے دن سے پہلے رات کو اسکول یوں نیفارم اور بستہ وغیرہ تیار کریجے تاکہ مجھ کو بچے کو لباس پہننے اور ناشتے کے لیے مناسب وقت مل سکے۔



والدین کے لیے اہم نکات

- بیٹھنی ہائیے کہ جب آپ بچے سے بات کریں تو وہ آپ کو دیکھدہ ہو۔
- بچے سے کہیے کہ جب وہ کسی سے بات کرے تو مخالف کی آنکھوں میں دیکھے۔
- ایک سے زیادہ مرطبوں میں محمل ہونے والے کام کو بچے کو مرحلہ وار بتائیے۔ ایک وقت میں ایک مرحلہ۔ سادہ ہدایات دیجیے، وہیجیدہ ہاتھوں سے گزیز کیجیے۔
- بچے کی اہم اور خاص تیزیوں کے لیے ایک جگہ متر رکھیجی، مثلاً کوئی خانہ، درازی یا بیٹ۔
- غیر دلچسپ اور تمکار دینے والے کاموں کے بعد دلچسپ کام کرنے کو دیجیے۔ توجہ کے مسائل سے دوچار بچے اس وقت بہتر کارکرگی ظاہر کرتے ہیں جب انہیں تذمیر دی جائے۔ (مثلاً: ”جب تم کھلونا گاڑیاں اٹھا کر اپنی جگہ کھدو گے تو جھیں بن کر باپ طے گا۔“)
- دن کے اس وقت یا اسی صورت حال پر فوری کیجیے جب بچہ حد سے زیادہ بچوں ہوتا ہے۔
- بچے کو موقع دیجیے کہ وہ اپنی اضافی جسمانی قوت کی قیری سرگرمی میں صرف کرے۔ مثلاً مگر کے کام کاموں میں وہ آپ کا ہاتھ ہٹائے، پوتوں کو پانی دے، وغیرہ۔

ٹکری بیٹھے! تم نے فون نہ لیا۔

پارک میں تمہارے ساتھ کھلیتے میں بہت مرا آیا۔
ماشہ اللہ اسی ایساں میں بہت بیمارے لگ رہے ہو۔

علانچ نہ ہونے کی صورت میں ہمکنہ تائیج:

- پڑھائی میں ناکام ہونے اور اسکوں چھوڑنے کا اندریشہ بڑھ جاتا ہے۔
- رویے اور نظم و ضبط کے مسائل مشدید ہو جاتے ہیں۔
- سماجی مشکلات اور گھر میں لڑائی جھکڑا۔

• حادثات میں زخمی ہوتا۔

• نشیات کا استعمال

- مایوسی (ڈیپریشن) اور وہی محنت کے دوسرا سے مسائل
- پہلے معمولی، پھر بڑے جراحت کا ارتکاب اور بلوغت کی ہر میں گرفتاری۔

اچھا وقت گزاریے

ایسے بچوں کی مدد کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ وقت گزارا جائے۔ ہر روز تجویزی دریافت پر بچے کے ساتھ بیٹھیے اس سے باشیں کیجیے اور اسے کھجیے اور جلیئے۔ اسے تائیے اور سکھائیے کہ دوسروں کے ساتھ اچھی طرح بات چیت کس طرح کرتے ہیں۔ اسے یقین دلائیے کہ اسے جب بھی کوئی مسئلہ دریشیں ہو وہ آپ سے بات کرے۔ توجہ کی کی سے بہت زیادہ فحالتیں جتنا پچھے، عام سماجی اشارے آسانی سے نکل سمجھتا اور نہ ہی دوسروں کے چہرے کے تاثر یا ہاتھوں اور جسم کے اشاروں (ہاذی لینکر تج) کو بچھ پاتا ہے۔ حالانکہ یہ اپنی باشیں ہیں جنہیں لوگ عام طور پر کسی بہادت یا اترتیب کے بغیر سمجھ کر لیتے ہیں۔ چونکہ یہ بچے دوسروں کے چہرے کے تاثرات یا جسمانی اٹھاوار کوئی بھی سمجھ پاتے اس لیے ان کا رویہ بڑوں کی برداشت سے باہر ہو جاتا ہے اور یہ مشکل میں پھنس جاتے ہیں۔ انہیں اندازہ نہیں ہوتا کہ وہ بہت تھی کر بول رہے ہیں یا ان کے سخنے پر کوئی بھی بھیس کیا ہے۔ اس کا کوئی عمل یا بات جذبات اور احساسات کے حوالے سے دوسرا پر کیا اڑاؤال سختی ہے:

☆ کیا تم رورہے ہو، تم رنجیدہ ہوا

☆ اور اتم تو واقعی پریشان لگ رہے ہو، کیا جھیں غصہ آرہا ہے؟

☆ جب تم بھائی کو مارتے ہو تو اسے غصہ آتا ہے اور اس کے احساسات کو جیسی کھفتی ہے۔



تصویر: کارپیڈر کھل رینک سیال (KVTOS)

خلاصہ:

اگر یہ تشخیص ہو جائے کہ پچھے توجہ کی کمی سے بہت زیادہ فحایت کا مریض ہے تو اس کے معانی، اساتذہ اور خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ قریبی رابطے رکھتے ہیں تاکہ اسے زیادہ سے زیادہ موثر علاج فراہم کیا جاسکے۔ ایسے بچوں کو بعض اضافی مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے، لیکن ان کے مریض کا کامیابی سے علاج کیا جاسکتا ہے۔ یاد رکھیے کہ آپ کی مدد سے پچھا اپنے بچھا بتائی سائل پر قابو پالے گا، لیکن اسے اپنے بچپن اور نو عمری کے دورے سے گزر کر ایک آزاد ہائی فرد بننے تک آپ کی توجہ کی مستقل ضرورت رہے گی۔

صھپن کا تعارف:

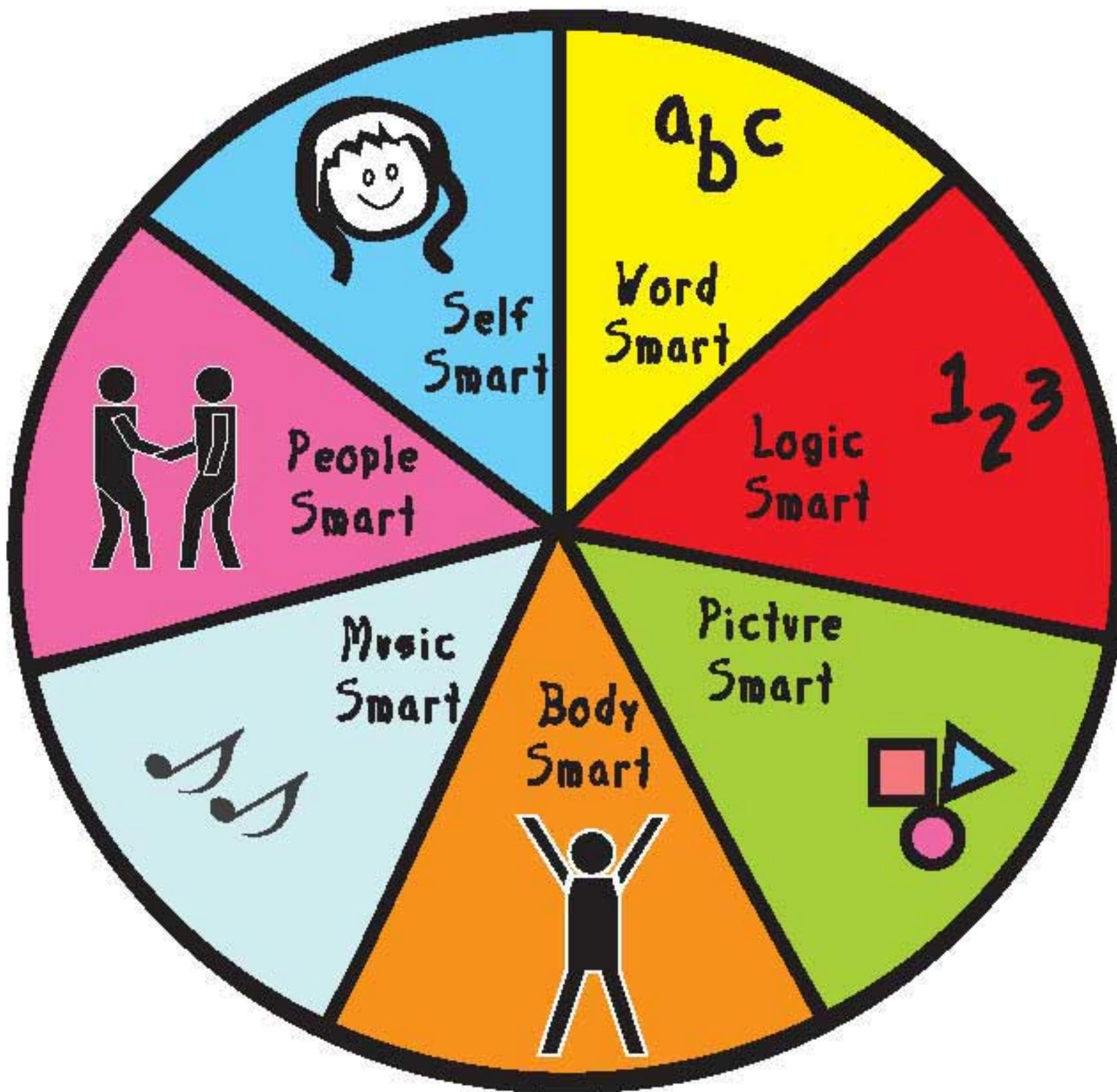
صورتیں کلکھل سائیکلو جسٹ ہیں اور آغا خان پیشہ ورثی کے ہیں اور ڈیپرنسٹر ہو گرام میں بطور انسٹرکٹر کام کرتی ہیں۔ وہ بچوں کی نشوونما کے لائق پہلوؤں کے حوالے سے پڑھاتی ہیں اور بچوں اور ان کے گمراون کے ساتھ میں اور سماجی ماحول میں کام کرنے کا جو بڑا سکھی ہے۔

ذریک مصنف، اجمیع شریف بھی کلکھل سائیکلو جسٹ ہیں اور اسے کے بارے میں کہیں پوچھا کریں۔ آٹھو سال سے کم عمر بچوں کے ساتھ کام کا دستی قبود کھی ہے۔

بچوں میں مخلوط ذہانتوں کا فروغ

کردار جماعت میں تدریس کے لالٹ انداز پانے کے لیے ضروری ہے کہ کلاس روم کا احوال، بڑھانے کے طریقے اور نصاب اس طرح وضع کیا جائے کہ سینے کا عمل ہر ایک کے لیے موڑ ہابت ہو۔ ابلن میں اس مضمون میں بتایا ہے کہ مقصود کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے اور اس انداز پر بچوں میں آٹھ اقسام کی ذہانتوں کو کیسے فروغ دے سکتے ہیں۔

تحریر: ایمن میس



سینے کے طریقوں میں وسیع خوب کے قیمتی انتہاء اور کردار جماعت کو شیر الحواس اور کشیدگی کے انداز لفظ ہوتے ہیں۔ استاد کے لیے یہ حقیقہ ہوتا ہے کہ وہ ایسا کلاس روم تکمیل دے جہاں ہر بچے کی ضرورت پوری کی جاسکے، کمزور بچوں کے لیے اضافی مدد و تیاب ہو اور اچھی کارکردگی دکھانے والے بچوں کے لیے اضافی سرگرمیاں فراہم ہوں۔ تدریس کے تجربے سے حاصل ہونے والے انداز گفر اور مہارت کے یعنی بصارت، سماعت، شامد، ذائقہ اور اس، استعمال کرنا ضروری ہے۔ بچوں کے مختلف طرح کے ایسے تجربوں کو بھی شامل کرنا جن سے سب طبقہ فاتحہ اٹھائیں، سینے کے عمل کی افادیت اور اڑائیگی زی بڑھادیتا ہے اور حاصل کردہ معلومات اور علم حافظتی میں رہتا ہے۔

مخلوط ذہانتیں

کردار جماعت کے محل میں بچوں کی نشوونما، انہیں بڑھانے اور ان کی انفرادی ضرورتوں اور خوبیوں کی تکمیل کے لیے گارڈر زرکا مخلوط ذہانتوں کا نظریہ، ایک منظم انداز گفر اختیار کرنے کا نہایت

کردار جماعت میں موجود ہر بچے کی ضرورتیں، دلچسپی، صلاحیتیں اور سینے کے انداز لفظ ہوتے ہیں۔ اضافی مدد و تیاب ہو اور اچھی کارکردگی دکھانے والے بچوں کے لیے اضافی سرگرمیاں فراہم ہوں۔ تدریس کے تجربے سے حاصل ہونے والے انداز گفر اور مہارت کے ساتھ جب استاد بچوں کو پڑھاتا ہے تو کامیابی زیادہ یقینی ہو جاتی ہے۔ تعلیمی سرگرمیوں کے دوران حکلکات و ہمال ٹھیں آتی ہیں جب بچے اپنے تجربے اور مہارت کا تعلق اس علم اور معلومات سے نہ ہو جاؤ۔ سینے جو انکل فراہم کی جا رہی ہیں۔

حقیقت سے ٹاپت ہوا ہے کہ تدریس کا وہ یکساں انداز غیر موڑ ہابت ہوتا ہے جس میں بچے دن بھر اپنی ڈیسکوں پر بیٹھے درکھیں پڑ کرتے ہیں اور آنکھیں بند کر کے مقررہ نصاب پر عمل کرتے رہیں۔ سب کے لیے یکساں معیاری نصاب کے حوالے انداز گفر میں یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ سب بچوں کی واقعی اور سینے کی صلاحیت یکساں ہے، جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔



جاسکتی ہے کہ وہ جو کچھ سیکھ رہے ہیں اس کا گانا ہنا سکیں۔ پچھلے مختلف ملکوں کے رقص اور موسیقی سکھائی جاسکتی ہے۔

جسمانی حرکات و سکنات سے متعلق

یہ بچے اپنی بات دوسروں تک پہنچانے اور مسئلے حل کرنے کے لئے جسم کی حرکات سے کام لیتے ہیں۔



نجیگان بچوں کو اس اور حرکات پر فتنی سرگرمیوں کے موقع فراہم کر سکتی ہیں۔ یہ بچے کو دارالحکومی (رول پلے) کر سکتے ہیں، اور صرف ذیکر پر بیٹھ کر کام کرنے کے بجائے چلتے ہوئے یا حرکت کرتے ہوئے کام کرنا انہیں اچھا لگتا ہے۔ مثلاً بچوں کو حروف تحریکی سکھاتے وقت ان سے کہا جائے کہ وہ حرف کی خل اپنے جسم سے ہنا سکیں۔

و سعیت مکانی سے متعلق

یہ بچے اپنے ڈین میں خاکر بنا سکتے ہیں اور سہابی (قری ڈائی مکانی) طور پر سوچ سکتے ہیں۔ نجیگان، بھرنا اور اٹھاکال کے معنوں کے ساتھ کام کرنا انہیں پسند ہوتا ہے۔

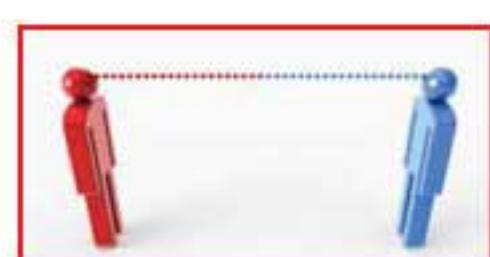


نجیگان کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو تصویر کشی اور پینٹنگ کے ذریعے اس بات کے موقع فراہم کریں کہ انہوں نے جو کچھ سیکھا اور سمجھا ہے اس کا اعتماد کر سکیں۔ مثلاً کتاب پڑھنے کے بعد وہ کہانی کے اس منظر کے خالے سے شیڈ و باس ہاں تک جوانہیں جو انہیں سب سے زیادہ پسند آیا اور اس کے ذریعے اٹھاکار کریں کہ انہوں نے جو پڑھا، اس سے کیا سمجھا۔

فطری ماہول پسند کرنے والے

یہ بچے قدرتی ماہول پسند کرتے ہیں اور اس کے بارے میں حساس ہوتے ہیں۔ یہ مختلف اشیا کی بناوٹ کو پوچھوں، درختوں اور جانوروں کے خالے سے دیکھتے ہیں۔ انہیں بیرونی ماہول پسند ہوتا ہے، فطری ماہول کا مطالعہ اور اس ماہول کی آوازیں سننا انہیں اچھا لگتا ہے۔

نجیگان کے ماہول سے کل کر کھلی قضا کو بطور کا اس روم استعمال کر سکتی ہیں اور ان کا شوق اور جنس پڑھانے کے لیے انہیں کلمے مقامات کی بیرپڑے جاسکتی ہیں۔ ایسے موقع پر فوری سانسی مجربے بھی کیے جاسکتے ہیں اور طلبہ کے مشاہدے کے لیے کمرہ جماعت میں پوچھوں کے گلدار کے جاسکتے ہیں۔



دوسروں سے تعلقات اور میل جوں

یہ طلبہ، دوسروں کے جذبات اور مزاج کی تبدیلیوں کو جلد پہچان لیتے ہیں۔ انہیں دوسروں کے ساتھ حصہ باشندہ اور اول کر کام کرنے میں مدد آتا ہے، یہ بہت سے افراد کے گروپ میں کام کرنا پسند کرتے ہیں۔

ان بچوں کے لیے نجیگانہ طور پر سیکھنے اور گروپ میں پروجیکٹ پر کام کرنے کے موقع پیدا کر سکتی ہیں اور انہیں دوسروں سے بچوں کو پڑھانے کا کام دے سکتی ہیں۔

مغایز نظریہ ہے۔ مخلوط ذہانتوں کے نظریہ کی غایادیہ تصور ہے کہ ہر فرد ذہانت کی تمام آٹھوں اقسام کا حال ہوتا ہے۔ ہر انسان تمام ذہانتوں میں سے ہر ایک میں مختلف سطح کی الیت رکھتا ہے، بعض میں زیادہ اور بعض میں کم۔ چونکہ تحقیق سے اب یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ہم کی پہلوؤں سے اپنی ذہانت بڑھ سکتے ہیں، اس لیے طلبہ اور اساتذہ دونوں اپنی آٹھوں ذہانتوں میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ منصوبہ بندی کے ساتھ کیے گئے تجربات اور موقع کے ذریعے جو ہر لوگیت اور ہر تم کی ذہانت کو پروان چڑھائیں، اور کرہ جماعت میں ہر بچے کو موقع فراہم کر کے یہ متصدی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اگر ہم ذہانت کے بارے میں اپنے نظریہ کو وسیع کر دیں اور ریاضی اور پڑھنے (مطالعہ) کی الیت کے علاوہ دوسری صلاحیتوں کو پروان چڑھائیں تو بچوں کی تحریری خوبیاں استعمال کرتے ہوئے ہم ان کے لیے اپنے دروازے کھول سکتے ہیں جو ان کی کمزوریوں پر قابو پانے میں مددے سکیں۔

گارڈنر کی تجویز کردہ آٹھ انسانی ذہانتوں میں سانسی (ذہان کو روافی سے استعمال کرنا)، مطلق، حسابی (ویسل اور وہندسوں سے کام کرنے کی الیت)، موسیقی سے متعلق (موسیقی کی ہر صورت کو سراپئے کی الیت)، جسمانی حرکات و سکنات (حرکت کرنے والے عضلات اور پہنچوں کو مہارت کے ساتھ استعمال کرنے کی الیت)، و سعیت مکانی سے متعلق (وہی تصویر بناتے ہوئے جلیقی طور پر صور کرنا)، ماہول پسند کرنے والے (فطرت کی تخلیق کردہ اشیا کی دوست طریقے سے وجہ بندی)، دوسروں سے تعلقات پاہل جل کر کام کرنے (لوگوں اور ان کے تعلقات کو سمجھنے کی الیت) اور خود پسند یا اپنے میں مگر رہنا (خود کو جانے اور اپنی صلاحیتوں کے استعمال سے واقف ہونا) شامل ہیں۔

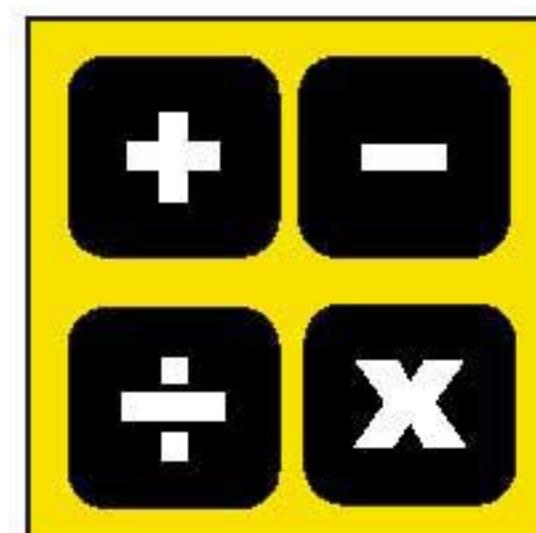
ذہل میں ان آٹھوں ذہانتوں کا مختصر تعارف دیا گیا ہے اور متاثرا گیا ہے کہ کمرہ جماعت کے ماہل میں نجیگان ذہانتوں کو کس طرح فروع دے سکتی ہے:

لسانی

اس وجہ بندی کے سیکھنے والے، الفاظ میں سوچتے ہیں اور متعھی کو ذہان کے ذریعے بیان کرتے ہیں۔ لفظی سنا، مطالعہ، کہانیاں لکھنا اور سچے حل کرنا ان کے پسندیدہ مشفظے ہوتے ہیں۔ ایسے بچوں کے لیے نجیگانہ مطالعہ اور لکھنے کے پڑھکش تیار کر سکتی ہیں، تقریری کی تیاری میں مددے سکتی ہیں، سمعے اور لفظ جلاش کرنے کے کھیل تیار کر سکتی ہیں۔

منطقی-حسابی

یہ بچے مسئلے کو منطقی انداز سے دیکھتے اور حل کرتے ہیں۔ ہندسوں، اعداد اور جغریہ کی شکلکوں کو جلد سمجھ لیتے ہیں۔ اعداد و شمار کے ساتھ کام کرنا، سوال پوچھنا اور یہ جاننا انہیں پسند ہوتا ہے کہ جیسیں کس طرح کام کرنی ہیں۔



نجیگان کے لیے ریاضی کی دین اٹھاکال اور ریکارڈ بنا سکتی ہیں، اطلاعات کو گراف میں دکھائی ہیں، لفظ بنا سکتی ہیں اور مختلف کاموں اور واقعیات کو وقت کے مطابق مرقب کر سکتی ہیں۔

موسیقی سے متعلق

یہ طلبہ و طالبات سر اور تال کے اندر چڑھاؤ سے واقف ہوتے ہیں۔ موسیقی سننا اور ساز بجانا، سکھانا، کانا اور موسیقی پر تحریر کا ان کے پسندیدہ مشاہل ہوتے ہیں۔

بچوں کو گیتوں کا تصور سمجھانے کے لیے نجیگانہ کے بول دوبارہ لکھنے سکتی ہیں۔ بچوں کی حوصلہ فروائی کی

خود پسند یا اپنے آپ میں مگن



ذہانت کی حم کے مطابق انہی آموزش کا بھرپور موقع ہی نہیں ملا۔ سب طلبہ کی مختلف النوع ضرورتوں کو تسلیم نہ کرنے اور ماحول کو ان کے مطابق نہ ذہانی سے یہ ہوا کہ چند طلبہ نے تو خوب ترقی کی جبکہ دوسروں کی نشوونما بس گزارے لائق رہی، نہ وہ کبھی سبق کو پورا بھج پائے اور نہ انہی بھرپور استعداد اور صلاحیت کے مطابق کارکردگی دکھا سکے۔ یہ بات ان بچوں پر زیادہ صادق آلتی ہے جنہیں سیکھنے میں سائل کا سامنا ہو اور کمرہ جماعت کے اندر انہیں انہی بھرپور صلاحیتیں پروان چڑھانے کا موقع نہ ملے۔

سیکھنے کی مشکلوں سے دوچار طلبہ کو مختلف طریقے سے سمجھتے ہیں۔ ایسے بچوں کو ”سیکھنے سے محفوظ“ قرار دینا درست نہیں کیونکہ یہ بچے بھی سیکھنے اور ترقی کرنے کی امیت رکھتے ہیں۔ بات صرف اتنی ہوتی ہے کہ سیکھنے اور سکھانے کے انداز اور کمرہ جماعت کو ان کی ضرورتوں کے مطابق ذہالا جائے۔

یہ طلبہ و طالبات اپنے حراج اور احساسات کے بارے میں نہایت ذی حس ہوتے ہیں۔ انہی انہی خوبیوں اور کمزوریوں کا علم ہوتا ہے۔ یہ مشاہدے سے اور سن کر سمجھتے ہیں۔

ایسے بچوں کے لیے بہتر یہ ہے کہ انہیں ان کی رفتار کے مطابق کام کرنے کا موقع دیا جائے۔ انہی جوں لکھنے اور اپنے خیالات کے الہمار کے درمیان کام دیے جاسکتے ہیں۔

بعض ناقدرین کا دعویٰ ہے کہ ان وجبہ بندیوں میں سے اکثر فطری صلاحیتیں اور خدا و اتنہ ہیں جنہیں ذہانت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ خواہ یہ ذہانیں ہوں، خوبیاں ہوں، فطری صلاحیتیں ہوں، لگانہ دھار طریقہ ہو یا سیکھنے کا انداز ہو، اس آٹھوں اقسام کا حامل ہوتا ہے۔

بحث سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اس کا کوئی تعمیری نتیجہ نہیں لٹکتا ہے۔ مخلوط ذہانیوں کا نظریہ جو بات ثابت کرتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک، مخفی والی معلومات اور اطلاعات کو مختلف انداز اور طریقوں سے دھول کرتا، اس کا تجویز کرتا، انہیں استعمال کرتا اور انہیں اپنے ذہن میں مخلوط کرتا ہے۔ ہم میں سے بعض لوگ سوال کرنے کے بھائے، اپنے تصور میں اس کی تصویر بنا پسند کرتے ہیں، کچھ لوگ کسی خیال یا تصویر کو سمجھنے کے لیے سننے یا مشاہدے کے بجائے مطالعہ کرتے ہیں۔ یہ یاد رکھنا اہم ہے کہ ہم سب ان آٹھ ذہانیوں کے حامل ہیں اور ہر ایک میں ان کی مخفی مختلف ہے۔ کسی میں سچھڈا نہیں کم اور دوسری زیادہ اور کسی میں کم اور طرح برسوں تک ”ذیک پر بنیاد کام کرنے“ کے روایتی طریقہ تعلیم کا نتیجہ یہ لکھا ہے کہ بہت سے بچے اسکوں میں اپنی تمام صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کریں گے کیونکہ ان کے سیکھنے کے انداز اور

مخلوط ذہانیوں کے لیے مدگار ماحول کی حکمت عملیاں

بچوں کی مختلف اور متعدد ضرورتیں پوری کرنے کے لیے سب سے اہم تبدیلی جو کی جاسکتی ہے وہ بھرپور بندی کے ساتھ سیکھنے کے مقامات اور مرکز (رینک ایمپھر اینڈ سینز) کا استعمال ہے جہاں پچے دن کا زیادہ وقت گزار سکیں۔ سیکھنے کے مقامات اسکی عارضی جنہیں ہیں جہاں سیکھنے کا سامان رکھا جاتا ہے اور کام ختم ہونے پر انہاں بیانات ہے۔ یہ کام عام طور پر بالغ فرد انجام دیتا ہے۔ سیکھنے کے مرکز، مستقل جنہیں ہیں بصری اور مکانی طور پر تجھیب دیا جاتا ہے، احادیثی اسیکی ایسا کو ہر مضمون کے مطابق جایا جاتا ہے اور یہ بچوں کے لیے دستیاب رہتا ہے کہ وہ آزاد اور آنکھ طور پر اس میں سے اختیاب کریں۔

ذہلیں میں سیکھنے کے جو مرکز تجویز کیے گئے ہیں وہ ہر نوعیت کی ذہانت کو فروغ دیتے ہیں اور بچوں کو موقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ اپنی خوبیوں کو پروان چڑھائیں۔

- لس کے ذریعے سیکھنے کا گورنر (شاراگیں مال کے حروف مختلف اشیاء اور کپڑوں کی اسٹرکچر کے نمونے دیغرو)

دوسروں سے میل جوں اور تعطیلات

- پلی ہائیٹا
- ڈرامائی کھیلوں کا مرکز
- ہائی تاولری خیال/ سماجی میل جوں کا مرکز
- گروپ میاہشوں کا مرکز
- کھانا پکانے کا مرکز

خود پسند یا اپنے میں مگن

- دوچھتی
- ایک فرداں اے مرکز یا ایمپھر
- زندگی کی بھارتیوں / اپنی مدد آپ مرکز

- حلہ گلکاری
- گوشہ سماحت موسیقی

بھرپوری / مکانی

- مرکز خون (جمس سازی) [ملی یا آئل سے] کولاو، مصوّری (تصویری کٹی)
- بلاک سینٹر

جسمانی حرکات و مکانات

- جسمانی حرکات و مکانات کا مرکز (مشہد) ہی جسمانی حرکات کے لیے کھلی ہجھ، اوپر چڑھنے، اترنے کا سامان، اچھنے کرنے کے لیے تپال کا جال)

- چیزیں کھول کر سیکھنے کا مرکز
- محمد مرکز
- کپیبوڈسینٹر
- کھانا پکانے کا مرکز

موسیقی

- رقص کا حلقة
- چوبی کام کا گورنر
- جوڑ توڑ مرکز
- خیالی قیشیں کا مرکز
- سکھیں کامیڈی ان / بیدوںی سکھیں

- موسیقی
- مرکز ساز

کی شخصیت کی تغیر ہو سکے، یعنے کے متعدد طریقے فراہم کر کے انہیں زیادہ ذہین بننے میں مدد اور کمکتی ہے۔ اس طرح ہر پچھے کی ان خوبیوں کو قول کرنا آسان ہو جائے گا جو اسے منفرد ہاتھیں۔

کی ایسی حکمت عملیاں اختیار کی جاسکیں جو یعنی کے عمل کو زیادہ موثر، ہمارا اور کامیاب اور سب پہنچ کے لیے مدد ہوئے تجربہ ہاویں۔ پڑھانے کے مقابلہ اور متعدد طریقے اور حکمت عملیاں اختیار کر کے اور بچوں کے ساتھ ثابت اور محاون تعلق قائم کر کے یعنی کو زیادہ باستی تجربہ ہایا جاسکتا ہے۔ ترقیب اگزیز احول، وہی سرگرمیوں کا سامان ہے پنج الفرادی طور پر استعمال کر سکیں، یعنی کے مرکز ہا کر اور حرکت کرنے، سرگرمیں مل رہے اور تجایا چھوٹے گروپ میں تجربے کرنے کے موقع فراہم کر کے ہم زیادہ بچوں کی ضروریات کی تکمیل اور ان کی بہتر خدمت کر سکتے ہیں۔

درجہ:

مضمون کے لیے یہ بہتر ہوتا ہے کہ وہ ہر پچھے کو اس نظر سے دیکھے کہ ہر ایک کا سیکھنے کا طریقہ درجے سے مختلف ہے۔ اس طرح ہر پچھے کی ان خوبیوں کو قول کرنا آسان ہو جائے گا جو اسے منفرد ہاتھیں۔

کہ جماعت میں تدریس کے بنیادی بخوبی کے طور پر تعلوٰڈہاتوں کا انظر یہ ہر پچھے کے یعنی کے مقابلہ اندراز کا احترام کرتا ہے اور کہ جماعت کا ایسا ماحصل تکمیل دیتا ہے جس میں سب بچوں کی صلاحیتوں اور ان کی کامیابیوں کو تسلیم کیا جاتا ہے۔

خلاصہ

ہاؤڑا گارڈنرز کا تعلوٰڈہاتوں کا انظر یہ بچوں میں آٹھوں ذہانتوں کی نشووفما اور فروغ کے موقع فراہم کرتا ہے۔ اس اندراز مکمل سے ایک خاکہ تیاب ہو جاتا ہے جس کی مدد سے یہ شاخت کیا جاسکتا ہے کہ پچھے کس طرح اور کن طریقوں سے یعنی ہیں، تاکہ ان کے مطبوط ترین اھالوں کی بیانیات پر ان

<http://www.teachervision.fen.com/intelligence/teaching-methods/2175.html>

مذکور کا تعارف:
ایش میں انس کی باہر تعلیم ہیں اور ایش کے بھیت کی تعلیم کا تجربہ کھلتی ہیں۔ وہ ایسے پڑھکھس جیسا کہ اور انہیں بوجھ لاتی ہیں جن سے پہلوں میں اس، عالمی ثہریت، انسانیت کے لیے اخلاقی و مدارکی کا احساس اور بنیادی انسانی حقوق کا مشور فروغ پائے اور وہ ان سب کے لیے آواز بلند کرنا اور اپنا کروارادا کرنا یعنی سیکھیں تاکہ زیادہ پہاں دنیا کی تکمیل مکن ہو سکے۔

کون سے پہنچے مناسب ہیں:

• افراتعلقات عامہ

- سماںی ہدایت کار
- استاد

• میل جوں اور تعلقات:

- ماہر نفیات
- محانج
- شیر
- عالم دین
- پروگرام کا منصوبہ ساز
- کاروبار

• فطری ماہول کی ذہانت:

- ماہر بیانات
- ماہر فلکیات
- جگلی حیات کا مصور
- شہاب ثاقب کا ماہر
- شیف
- ماہر ارضیات
- لینڈ اسیپ آر کینکٹ

• آر کینکٹ

- ارمن پلاز
- گرائک آرٹ
- ائیریئر ڈیکوریٹر
- فوٹو گرافر
- پائلٹ

• اسافی ذہانت:

- لا ببریں
- کاروباری شخصیت
- نجپر
- بولنے کی خوبیوں کا معانج
- اورب
- ریڈیو یا ولی وی اتنا ذنس
- صحافی
- دکیل

• منطق۔ حسابی ذہانت:

- آڈیٹر
- اکاؤنٹنٹ
- ریاضی داں
- سائنس داں
- ماہر شماریات

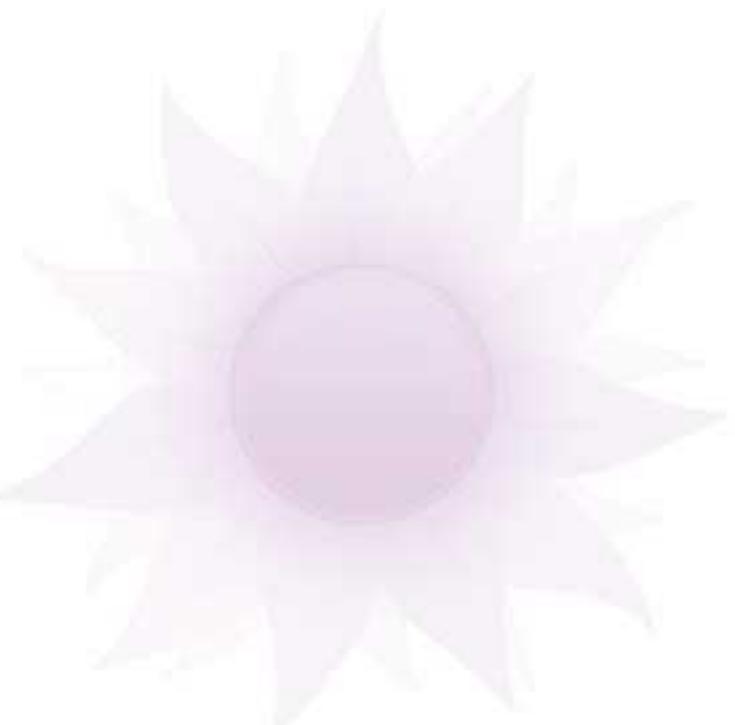
• موسیقی کی ذہانت:

- ایڈیشنریٹر
- نجپر
- ذاتی ملازم
- ماہر نفیات
- فریں

• مکانی ذہانت:

- انجینئر
- سر دیٹر

Source: <http://www.casacanada.com/career.html>



پاکستانی اسکولوں میں

بچوں کی سیکھنے کی اہلیتوں میں کمی کی نوعیت کیسے سمجھیں

بعض بچوں میں سیکھنے کی اہلیت کم ہوتی ہیں اور اُنھیں ماحول میں اس کے جو تصورات ہو سکتے ہیں، اس مخصوص میں ان ہی کا جائزہ لیا گیا ہے۔ بچوں میں اس کی کے ائمہار کو عام طور پر ظلت سمجھا جاتا ہے اور روانی کمی کی اہلیت میں اس پر ختمی روکش دیا جاتا ہے۔ ذا کٹر کو شروق اور ذا اکٹر نیلوفر ذیر نے پڑھانے کے عام طریقوں، فرضی تصورات اور حقائق کو تمایاں کیا ہے اور اسی تجاذب میں کمی کی اہلیت میں سیکھنے کی اہلیت میں کمی کے مسئلے کو سمجھنے اور اسے حل کرنے میں اساتذہ کی مدد کرتی ہیں۔

تحریر: ذا کٹر کو شروق اور ذا اکٹر نیلوفر



دریجک کی چیز یا موضوع پر توجہ قائم نہیں رکھ سکتا۔ لفظوں اور وقت کی ترتیب اور لفڑوں، واقعات اور حروف تہجی میں بھی ترتیب اور علم کا لحاظ نہیں کرتا۔

محفلات میں بعض خوبیاں ہیں۔ قبیت انداز فکر کا ذکر پہلے کیا جا پکا ہے۔ وہ چاک دست بھی ہے اور پڑھیں بھی۔ اس کے ہاتھ تیزی سے کام کرتے ہیں اور اکثر وہ تختیں صلاحیتوں کا ائمہار کرتے ہوئے خوبصورت چیزیں بناتا ہے۔ فطری ماحول میں اس کی صلاحیتوں کا ائمہار بہترین طریقے سے ہوتا ہے۔ جب وہ چلتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو کسی جانی پہنچانی چیز کے بعض ایسے پہلوؤں پر منحصر کرتا ہے جو عام طور پر ان سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ تعلیمی میدان میں اس کی مہکلات اس کے والدین اور اساتذہ کے لیے تشویش کا باعث ہیں۔ ناکامیوں پر اکثر اس کی سرزنش کی جاتی ہے جس سے اس کی

دقت کے دران را ہماری میں تیز قدموں سے گزرتے ہوئے پھر نے مختصر راستہ اپنانے کا فیصلہ کیا اور اس کرے میں داخل ہوئیں جو کم استعمال ہوتا تھا۔ بالکل غیر متوقع طور پر انہوں نے دیکھا کہ ایک بچہ کرے میں اکیلا اور خاصوں بیٹھا ہے۔ پہنچاں کی عمر 14 سال ہے اور وہ مقامی انگلش میڈیم اسکول میں مہمی جماعت کا طالب علم ہے۔ وہ بھتی پچھے ہے اور اپنا کام دل لگا کر محنت سے کرتا ہے۔ حام طور پر وہ سب ہم جمادتوں سے سکرا کر ملتا ہے اور خوش حالی سے چیل آتا ہے۔ اسے بولتے وقت بعض اوقات مشکل چیزیں آتی ہے جس کی وجہ سے کلاس میں سوالوں کا زبانی جواب دیتے وقت بھی بھی دوسرے طلبہ اس کا نماق اڑاتے ہیں۔ پہنچری اسکول میں اسے پڑھنے اور سمجھنے میں دشواری ہوتی تھی۔ سخت محنت کے باوجود زبانی اور تحریری کاموں میں اس کی رفتارست ہے۔ وہ زیادہ

ذہانت کے حصول میں عدم توازن

جن بچوں کو سیکھنے کی محدودی درپیش ہوتی ہے ان کی ذہانت اور ان کی کارکردگی میں عدم توازن نمایاں ہوتا ہے۔ اگر یہ فرق دو سال کا ہوتا سے نمایاں اور سیکھنے کی محدودی کا ایک اہم سبب سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس وقت مسائل زیادہ پیچیدہ ہو سکتے ہیں جب صرف اس پر توجہ مرکوز رکھی جائے اور بگرام قابل توجہ امور نظر انداز کر دیے جائیں۔

بہت زیادہ فعالیت اور توجہ کے مسائل

بہت زیادہ فعالیت (طیعت میں اضطراب، بے چنتی) کی

وجہ سے پچھر کرہ جماعت میں سکون سے نہیں بیٹھتا۔ اساتذہ کی اکثریت یہ چاہتی ہے کہ طلب کرہ جماعت میں سکون سے اور خاموشی میں۔ ”خاموش بیٹھو اور توجہ سے ستو“ اساتذہ کا تکمیلہ کلام ہے۔ بچوں کے مسائل بچھے بغیر، پیچھے اضاف روم میں ان بچوں کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں مختلف نام دے دیتی ہیں، جس کے نتیجے میں تمام بچہوں ان بچوں کو شرارتی یا ”ہمہر“ کے نام سے یاد کرتی ہیں۔ وہ اس لفظ (ہمہر) کے ملک پرده اسباب سے بہت کم واقع ہوتی ہیں، اس لیے اس کا استعمال غلط کیا جاتا ہے۔ سیکھنے کی محدودی کے حال بچے کسی ایک جگہ زیادہ دریں اس لیے نہیں بیٹھ سکتے کہ ان کی توجہ کا دورانیہ کم ہوتا ہے، اس میں ان کے کوشش نہ کرنے کا عمل نہیں ہوتا۔ ان بچوں کو ہدایات بھئے، دیے گئے کام میں صروف رہئے، کام مکمل کرنے، یہ جان پر قابو پانے اور اپنے ہاتھوں کی حرکت کنٹرول کرنے میں بھی مشکل پیش آتی ہے۔ ان سب کی وجہ سے وہ اپنے کام کے سامان کو نہ تو ترتیب سے رکھ سکتے ہیں اور نہ اپنے کام وقت پر مکمل کر سکتے ہیں۔ توجہ کا تنفس دورانیہ اور دوسرا چیزوں کی طرف متوجہ ہو جانا، ان کی کیفیت کو ہر یہ پیچیدہ بنا دیتے ہیں۔

اضطرابیت، بے قراری:

سیکھنے کی محدودی سے دوچار بچے ہیں اور گلرے سے کام لینے کے بجائے اپنے چند بات اور ترکیب پر کام کرتے ہیں۔ کام کرنے سے پہلے وہ سوچنے کے بجائے اخراجِ دل ظاہر کرنے پر قابو نہیں پاسکتے۔ جس کے نتیجے میں سوال کے جواب میں بغیر سوچے کبھی بول پڑتے ہیں، نامناسب بات کہہ دیتے ہیں اور طریق پر دھیان دیجے بغیر اچاک سڑک پر دوڑ پڑتے ہیں۔ ان کی طیعت اور حرکات کا یہ جان

خود اعتمادی اور خوش ہزاری مٹاڑ ہوتی ہے۔ ایسے ہی موقع پر وہ گمراہ اسکول میں کسی تجاویز کو شے میں اکیلا بیٹھ جاتا ہے۔ فائق کا مسئلہ، سیکھنے میں اس کی بعض صلاحیتوں کی کمزوری ہے اور یہ کمزوری اوسط درجے کی ہے۔

اوپر میان کی گئی کیفیت بعض اساتذہ کے لیے جانی پہنچانی ہے۔ پورے ملک کے اسکولوں میں فائق بھی طلبہ پائے جاتے ہیں۔ لیکن تیجہ ان بچوں کے مسائل سے بہت کم دائمہ ہوتی ہیں اور یہ نہیں جانتی کہ ان بچوں کے ساتھ کیسا برداشت کرنا چاہیے۔ سیکھنے کی صلاحیتوں میں کسی کے حال بچوں کو اکثر شرس طلبہ، مسئلے پیدا کرنے والے، سخرے، پیچھے بیٹھنے والے وغیرہ کے طور پر میان کیا جاتا ہے۔ ان بچوں کو جن مشکلات اور مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے انہیں جانے اور سیکھنے کے لیے سیکھنے کی محدودی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات کا حصول نہیں ہے اہم ہے۔

پیشہ جوانگ سیکھی آن ڈس ایمیلیور (سیکھنے کی محدودیوں کے بارے میں مہمکر قومی سیکھی) کے مطابق سیکھنے میں درپیش محدودی ایک عام اصطلاح ہے جو مختلف اور مختلف حرم کی ایسی خرابیوں کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہے جو سنن، بولنے، پڑھنے، لکھنے، استدلال یا حسابی صلاحیتوں کے حصول میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ مرکزی احصائی لکام کی غیر معمولی فعالیت کی وجہ سے کسی بھی فرد میں یہ کمزوریاں خلقی (پیدائشی) طور پر ہو سکتی ہیں اور عمر بھر موجود رہ سکتی ہیں۔ سیکھنے کی محدودیوں کے ساتھ خود پر قابو کرنے کے دریوں، سماجی تاثر اور سماجی میں جوں کے مسائل بھی ہو سکتے ہیں، لیکن یہ مسائل خدا پر طور پر کوئی محدودی نہیں ہوتے۔ گوکر سیکھنے کی محدودیوں کے ساتھ بعض دیگر کیفیات (مشلاً جسی خرابی، ہنپی ہنسی، ماغرگی، عکین جذبائی یہ جان) یا اپردنی عناصر (جیسے تندی ہی اور شافتی اختلافات، ہامکل یا غیر درست ہدایات) کا عمل و عمل بھی ہو سکتا ہے لیکن یہ شرعاً کیفیات کا نتیجہ ہوتے ہیں اور نہ ان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

خلاف ادارے اور افراد مختلف تعریفیں استعمال کرتے ہیں لیکن بعض اوقات اوپر دی گئی تعریف عقی کو ترجیح دی جاتی ہے کیونکہ اس میں تسلیم کیا گیا ہے کہ سیکھنے کی محدودی صرف بچپن سے مخصوص نہیں ہے بلکہ اس کے اثرات بڑی مربک بھی سکتے ہیں۔ اس تعریف میں دیگر کیفیتوں کی سمجھائی کو بھی تسلیم کیا گیا ہے اور ان میں موجود فرق میان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس تعریف پر فور کریں تو واضح ہوتا ہے کہ یہ کوئی ایک کمزوری یا خرابی نہیں ہے بلکہ ہر متعلقہ شخص میں المزادی طور پر موجود بہت سی نکلنے رکاوٹوں کا مجود ہو سکتا ہے جو سیکھنے کی صلاحیتوں کو مٹاڑ کرتی ہیں۔ لہذا سیکھنے کی محدودی ہر متعلقہ فرد میں مختلف نوعیت کی ہو سکتی ہے اور یہ ضروری نہیں کہ سیکھنے کی محدودی کے حال تمام المزادی اس سے تعلق نہیں اس خصوصیات موجود ہوں اور ظاہر ہی ہوں۔ دیگر علمی امراض کے برعکس، سیکھنے سے متعلق

محدودیوں کے نہ تو جانے پہنچانے اسباب ہوتے ہیں اور نہ مخصوص علامات۔ یہ ایک وسیع اصطلاح ہے جو بہت سے اسباب، امہارات، علامتوں، ملائج، فناج اور زندگی پر اثرات کا جمود ہے۔ انسان کی زندگی پر اثرات پوری شخصیت پر صحیح اور جاہانگیر ہو سکتے ہیں۔

سیکھنے سے متعلق محدودیاں - عام خصوصیات اور طریقہ

سیکھنے سے متعلق محدودیوں کی عام خصوصیات اور زندگی پر ان کے اثرات ذیل میں میان کیے گئے ہیں:



سمی ادراک:
کالوں کے ذریعہ من کر حاصل ہونے والی معلومات کو سمجھنے اور ان کی توجیح کرنے کی الیت ہے۔ اس میں پچھے کوئی نہیں ہوتی، لیکن جو کہ سننا گیا ہے اس سے کیا سمجھا گیا ہے اور اس

انہیں انداز کرنے سے روکتا ہے، خواہ یہ بڑک پار کرنے کے لیے ہو یا کھیل میں اپنی ہماری کے لیے دو درسے پچھے کے ہاتھ سے کھلونا چیزیں سکتے ہیں یا جب ان کا مزاد خراب ہو تو دوسرے پچھے کو مار سکتے ہیں۔



کی توجیح کس طرح کی گئی ہے، عمل مسئلہ بن جاتا ہے۔ یہ مسئلہ بولنے اور زبان کی مہارت، پڑھنے، لکھنے اور بیچ کرنے میں خلل ڈالتا ہے۔ حروف کی آواز سے آگئی، سمی فرق کا مسئلہ، ان حروف اور الفاظ کی درست شاخت میں رکاوٹ ڈالا ہے جو لمحے جلتے یا مختلف ہوں۔ d/b/q/p میں ہر حرف کی شاخت میں بھری امتیاز کے مسئلہ کی طرح سمی امتیاز بھی پچھوں میں سائل پیدا کر سکتا ہے۔ مثلاً جب لوگ ہے (bay) کہنے تو اسے ڈے (day) سنا جائے۔ اس سے ہدایات تکوں کرنے اور دوسروں کی بات سمجھنے میں زبردست انجمنیں پیدا ہوتی ہیں۔ پچھے چونکہ ہدایات کو صحیح طرح نہیں سمجھ پاتا اس لیے وہ اس پر عمل نہیں کرتا۔ پچھے کو بدتری اور بے ادب تر اور دینی ہیں۔ سمی یا دواشت میں بھی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ پچھے کو جو ہدایات زبانی دی جاتی ہیں وہ انہیں یاد نہیں کر پاتا، چنانچہ ہدایات پر عمل بھی نہیں کرتا، یا اس نے جو کہاںی پر سمی تھی وہ اسے بعد میں یاد نہیں رہتی۔ مثلاً پچھے کے کام پر bad يا dad (call your dad)۔ اپنے پر اگر کہہ ذہن کے ساتھ پچھے نے dad کو mad یا mad (call your dad) کی تجھیں میں وہ پہنچ کر بیٹھا۔ اس کیفیت میں پچھے صرف لفظ کو صحیح شاخت نہیں کر سکتا بلکہ اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ پچھے کیا چیز اسکو لانے کے لیے کہا تھا۔ اپنے پچھوں کو سمجھے بغیر، انہیں فور اسزادے دی جاتی ہے اور نافرمان یا شرارتی قرار دے دیا جاتا ہے۔ سن ہاتھ کو تر تھب سے پاد رکھنے، ایک درسے سے ان کا تعلق قائم کرنے اور دیگر اہم مہارتوں کی کمی کر رہا جماعت میں پچھوں کے لیے بشار مسائل پیدا کرتی ہے۔

مکانی / احوال کا تعلق:

مکانی / احوال کا تعلق کا مطلب کسی جگہ، اشیا کی کیفیت یا حیثیت ہے۔ اس سے مراد وہ الیت ہے جس سے کام لے کر ہم وہی اشیا کے تاثر یا حوالے سے کسی شے کا صحیح مقام یا حیثیت یا کیفیت کو سمجھ پاتے ہیں۔ اس الیت کے مفہومات نہ صرف پڑھنے اور لکھنے میں ہیں بلکہ اس میں بھی ہیں کہ پچھے کسی جگہ اور خاص طور پر دوسرے لوگوں اور اشیا کے تعلق اور حوالے سے خود کو کس طرح ڈھانلتے اور حرکت کرتے ہیں۔ اگر ان میں پر ایسا الیت پوری طرح موجود نہ ہو تو وہ چلتے ہوئے درسے سے گراتے ہیں، جیز دل کو صحیح اور محدود جگہ نہیں رکھ پاتے (مثلاً ششی کا گلاں میز کے بالکل کنارے پر رکھنا) فرنچس دغیرہ سے غور کرتا ہے ہیں اور اسی طرح کے درسے مسائل کا ٹھکارا ہوتے ہیں۔ انکی حرکتوں پر فوری

حوالے کے ذریعے معلومات کی شاخت، انہیں قابل استعمال ہانا اور توجیح کرنا:

سمی اور بھری حواس کے ذریعے حاصل ہونے والی معلومات کو شاخت کرنا، انہیں قابل استعمال ہانا اور ان کی توجیح کرنا ان پچھوں کے لیے دشوار ہو سکتا ہے جو سمجھنے کی محدودی میں چلا ہے۔ کمہ جماعت میں پچھوں کو ان ہی دو ذرائع سے معلومات فراہم کی جاتی ہیں، چنانچہ یہ میں ان پچھوں کی سمجھنے کی صلاحیت محدود کرو جاتا ہے۔ ان دو خصوصیات کی وجہ سے سمجھنے کے عمل کے بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں اور پچھے کی پوری خصیت کو مٹاڑ کرتے ہیں۔

بھری امتیاز:

یہ وہ الیت ہے جو مختلف اشیا کی خصوصیات کی وجہ سے ان کے درمیان فرق کرتی ہے۔ عام اشیا اور علمتوں یا نشانات کو سمجھنے کے لیے بھری امتیاز کی الیت

دیگر بھی امراض کے برخلاف، سمجھنے سے متعلق محدودیوں کے نہ ہو جانے میجانے اسیا ہے ہیں اور نہ مخصوص علامات۔ یا ایک وسیع اصلاح ہے جو بہت سے اسیا، اتمہارات، علامتوں، علاج، بتائیں اور زندگی پر اثرات کا مجموعہ ہے۔

ناگزیر ہے کہ بلکہ اس کی وجہ سے پچھے رنگ، اہکاں، طرز، سائز اور سست یا ہاوث سیست مختلف چیزوں کے درمیان فرق کرنا سمجھتے ہیں۔ پاکستان میں کمرہ جماعت کے بھری مسائل میں عام طور پر سمجھتے ہیں اور لکھی عبارت نہ پڑھ سکنا، یا کتاب کی جماعت نہ پڑھنا شامل ہیں اور پچھے کے نزدیک اس مسئلے کا حل پچھے کو الگی صفحہ میں سمجھا دینا ہے۔ اس کے بعد سمجھا جاتا ہے کہ سب کوچھ تجھیک ہو گیا ہے اور اب پچھے امتحان میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرے گا۔ لیکن محلہ اتنا سادہ نہیں ہے۔ بھری امتیاز کا مسئلہ، علمتوں اور نشانات کو بالکل درست پہچانتے، پڑھنے اور تصادم، چارٹس یا گراف کے ذریعے معلومات حاصل کرنے میں انجمنیں اور حکلات پیدا کرتا ہے۔ تطمیحی حوالے سے دیکھا جائے تو یہ پچھے کی حروف شاخت کرنے، مثلاً d/b/q/p میں فرق کرنے کی صلاحیت کو مٹاڑ کرتا ہے۔ پچھے کی الیت میں یہ کسی اساتذہ اور والدین کو پریشان کر دیتی ہے کہ جو کچھ آج پڑھا اور سیکھا گیا، اگلے دن وہ پچھے کو بالکل یاد نہیں رہتا۔



ہے۔ اسی سمجھنے میں اصل مقدمہ گم ہو جاتا ہے۔ تحقیق بتاتی ہے کہ تم مرتضیٰ کی کوشش میں کوئی تجدیلی نہ آئے تو بعد میں بھی نہیں آئے گی۔ ساری محنت رایگاں چلی جاتی ہے۔

زبان سے تعلق/ اسانی:

سیکھنے کی املاکتوں میں کمی کا انہصار تھا
افراد میں تلفظ طرح ہوتا ہے۔
یہ ضروری نہیں ہے کہ جنمیں یہ محدودی دوڑپیش ہوان میں اس محدودی سے متعلق تمام خصوصیات ظاہر ہوں۔

زبان ابلاسٹ یا بات جیت کا ایسا لفاظ ہے جس میں ہم آزادوں، علامتوں اور الفاظ کی مدد سے اپنے خیالات، سوچ اور ضرورتیں دوسروں کے سامنے ظاہر کرتے ہیں۔ یہ اطلاعات کو حرکی شکل دینے اور ان رسموں کے اصل معنی پانے کا لفاظ ہے۔ لسانیات کی اصطلاح میں اس کا مطلب انسانی اور اک کی وہ صلاحیت ہے جس کی مدد سے وہ زبان صحیق کرتا اور اسے استعمال کرتا ہے۔ دنیا کی تمام زبانوں میں حروف کی علامتوں کے ساختی تعلق کو سمجھنے کے لیے زبان کے قواعد مرتبہ کیے جاتے ہیں اور عبارت کے سیاق و سہاق کے تناول میں ان کے صحیح معنی سمجھنے آتے ہیں۔ جن بچوں کو سیکھنے کی محدودی لائق ہو انہیں زبان سیکھنے، اسے سمجھنا اور اس کے انہصار سے متعلق تمام شعبوں میں مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

صورتیات یا حروف اور الفاظ کی صحیح آوازیں نکالنے میں بھی اس وقت مسائل پیش آئتے ہیں جب زبان کے میکانگی لفاظ میں دشواری یا نکاٹ دیکھیں ہو۔ اس صورت میں انہیں درست آواز کے اخراج اور مختلف آوازوں کے اخراج سے لفظ کی تخلیق کو سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ اعضا کی مربوط حرکت کے مسائل بھی ہوں تو اس کا نتیجہ تلاہٹ یا ہکلاہٹ کی صورت میں کل ملتا ہے۔ مجھ کو جانا اور سمجھنا چاہیے کہ کسی لفظ کو بار بار دہرانے سے پچھے کا سلسلہ جمل نہیں ہو گا۔

یادداشت اور غور و فکر کی محدودی

فلگر یا ادراک (سوچتے یا بیچر دن کو سمجھنے) میں دیگر صلاحیتوں کے علاوہ مسئلہ حل کرنے اور تصور (انگوہوں سے دیکھنے بغیر تخلیق کی مدد سے وہن میں (کل ہانا) کی صلاحیتیں درکار ہوتی ہیں۔ غور و فکر یا سوچتے کے عمل کا اچھائی اہم پہلو ہے ادراک (Meta-cognition) ہے، سادہ لفظوں میں اسے سوچتے کے بارے میں سوچنا کہا جاسکتا ہے۔ اس عمل میں خود پر کمل قابو رکھنے کا لفاظ استعمال کرتے ہوئے ان مہارتوں، حکمت عملی اور مسائل کی بھروسہ بھی آگئی ضروری ہوتی ہے جو کسی کام کو درست اور موثر طور پر انجام دینے کے لیے درکار ہوتی ہے تاکہ کسی بھی دیے گئے کام کی منصوبہ بندی، قدر بیانی اور توانی جا مچھنے کا عمل کامیابی سے کیا جاسکے۔ سیکھنے کی محدودی کے حال پچھے فکر و ادراک اور پھر ادراک، دلوں شعبوں میں مسائل کا تکھارا ہوتے ہیں۔ ٹھلاپٹھے کے دوران، قاری کو احساس ہوتا ہے اس کا ذہن کہنی اور بیکھر گیا ہے اور گزرے چند متنوں میں اس نے جو کچھ پڑھا ہے، نہ وہ اسے سمجھا ہے اور شدہ یاد ہے۔ جو پچھے پڑھنے میں اچھے ہوتے ہیں وہ دوسروں کے مقابلے میں جلد اس کا احساس کر لیتے ہیں اور اس پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس خرابی پر قابو پانے کے لیے اور کون سی حکمت عملی اپنائی جائے، اس کا دار و مدار قاری کے پڑھنے کے انداز پر ہوتا ہے۔ اگر قاری "سمی آموزش کے انداز" (auditory learning style) یا اس کے سیکھنے کے انداز کا عادی ہے تو اسے چاہیے کہ جبارت، بلند آواز سے پڑھے۔ اگر وہ حرکی آموزش کے انداز کا عادی ہے تو اسے چاہیے کہ پڑھنے کے دوران جمل قدمی کرے۔ لیکن اس طرح کسی طریقے یا حکمت عملی کا اختیار اگر خود کیا جائے تو اس سے حرید مسائل سامنے آسکتے ہیں، تاہم اگر کوئی طریقہ کامیاب ثابت ہو تو اسے اختیار کیا جاسکتا ہے۔ ایسا بہت سی کم ہوتا ہے کہ سبق کی منصوبہ بندی، پڑھانے اور سیکھنے کے موثر طریقوں کے مطابق کی جاتی ہو، یا لا مجھ پر تربیت یافتہ نہیں ہوتیں یادہ اپنی ایسکی رفتائے کا رے

اور تیغہار گل ہم جاھتوں اور ہم عمروں کی طرف سے آتا ہے، "کیا تم انہی ہو؟" دیکھوا کہ ہر جار ہے ہو؟۔ مجھے ایسے بچوں کو بد تیز بے ذہنگا اور کام پر توجہ نہ دینے والا قرار دیتی ہیں۔ اس سے دوسرے سماں بھی بیکدا ہوتے ہیں، بچوں کے درمیان لڑائی بھجوڑا شروع ہو جاتا ہے، کھیل کے دوران تازے پیدا ہوتے ہیں اور زندگی کے ہر شبے میں ان بچوں کو دشوار یوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پچھے اکڑتھا ہو جاتے ہیں۔ "مجھ سے کوئی دسی نہیں کرہنا!" رواجی تھی کاموں میں ہوشیاری، وہ جگی اور کھیلوں میں کامیابی کو رواجی طور پر اسکول کی زندگی میں فتوحاتی ایک بات سمجھا جاتا ہے، اور جو کہ یہ پچھے کچھ تلفظ ہوتے ہیں، اس لیے انہیں بے پروا، لا اپا، بے لامگا قرار دے دیا جاتا ہے۔ ان بچوں کو سیکھتے وقت سب سے آخر میں بلا یا جاتا ہے، ان کی بے ذہنگی حرکتوں کی وجہ سے ان کا نامق اڑایا جاتا ہے اور یہ ہم جاھتوں کے تحریر کا آسانی سے نکاشہ بن جاتے ہیں۔

جسم اور اعضا کی نازک اور عام حرکات میں کمی اور ان کے باہمی ربط میں لقص:

پچھے میں موجود درج بالا مسائل اس کی تھیں کا رکروگی اور سماںی زندگی پر بری طرح اڑا انداز ہوتے ہیں۔ تھیں میڈیان میں لکھنے کی مہارت اور کام کرنے وقت آنکھوں اور ہاتھوں کا باہمی ربط منتشر ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ جسم اور اعضا کی نازک اور عام حرکات میں ربط کے مسائل بھی پیش آتے ہیں۔ ابتدائی جاھتوں میں ایک بیادی ضرورت صاف اور درست لکھائی ہے۔ سب پچھے کبھی بکھاری اس توقع کو پورا کرتے ہیں۔ جن بچوں کو پختسل یا چاک پکڑنے میں دشواری ہوتی ہے، ان کے ہاتھ سے



تصویر: ایسا اسکول

پھل گر جاتی ہے۔ پچھے کو اس سے متعدد بار شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مجھ کی پریشانی اور حسکے انتہا ہوتا ہے کہ وہ پچھے اپنی کی الگیوں کے پروں کے جزو پر چوتھا لگاتی ہے تاکہ اگلی بار پچھے زیادہ احتیاط سے کام لے۔ مجھ پر نہیں جانتی اور نہ اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے کہ پچھے اس طرح کیوں نہیں لکھ پار ہے جیسا کہا جا رہا ہے۔ بالکل درست لکھائی اور بچوں کو لکھنا سکھانے کی کوشش میں مجھ رہ رہا ہمیں لے کر پورے کرے میں پھر لگاتی ہے، بچوں کے فلاٹ لکھے کو مٹاتی ہے اور تو قع کرتی ہے کہ پچھے اپنی لکھائی بہتر کریں گے اور بے عیب طور پر صاف لکھنا سیکھ جائیں گے۔ اس کے برخلاف بعض بچوں کی گرفت بہت سخت اور مضبوط ہوتی ہے۔ وہ کاٹھیا سلیٹ پر لکھنے وقت پھل یا چاک پر بہت زیادہ دباؤ دلاتے ہیں۔ اس سے بعض اوقات کاغذ پھٹ پھٹ جاتا ہے یا چاک یا پھل شوٹ جاتی ہے۔ دلوں معاملوں میں پچھے یہ نہیں جانتے کہ ان سے ایسا کیوں ہو رہا ہے، ان کے ہاتھ سے چیزیں کیوں گر جاتی ہیں، لکھنے وقت وہ اتنی قوت کیوں لگاتے ہیں یا ان کی لکھائی اس قدر خراب کیوں ہے؟ وہ مستقل طور پر بچن اور پریشانی کا فکار رہتے ہیں۔ جلد اپنا اعتماد اور ذاتی احترام کھو بیٹھتے ہیں اور نہ کام فھس کارو یا اپنا لیتے ہیں۔ "میں یہ کام نہیں کر سکتا، یہ سہرے لیے بہت مشکل ہے۔" مجھ کی مشکل یہ ہے کہ وہ رواجی انداز میں پچھے کو ہار ہار لکھنے کا کام دے کر اس کی لکھائی بہتر بنا جاتی

اور طاقتور افراد ان کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ سیکھنے کی محدودی کے حال پنج ہائی ٹکم طور پر جزوی میں کرواق اختیار والے ہوتے ہیں۔ یا اپنے کسی بھی کام یا مل کی ذمے داری لینے کو جائز نہیں ہوتے اور خود کو فراہم کرنے ہیں۔ حقیقت سے جریدہ اشارے ملتے ہیں کہ جزوی میں کرواق اختیار رکھنے والے بچوں اور ان طلبہ کے درمیان تعلق پایا جاتا ہے جنہیں ناکامی کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔

مفروضہ

سیکھنے کی محدودی سے متعلق معاشرے اتنے بچیدے ہیں اور انہیں اتفاق کم سمجھا گیا ہے کہ ان کے حوالے سے بہت سے مفروضے اور خیالی ہاتھیں کھینچنے کی ہیں۔

اس محدودی کے حال بچوں میں بہت زیادہ فعالیت عام ہے۔ فرض کر لیا گیا ہے کہ بچوں کا سب سے اہم مسئلہ مصلحتی سرگرمیاں ہیں۔ اگر بلور ٹھہر آپ اس زیادہ فعالیت پر قابو پانے کی امداد رکھتی ہیں تو آپ سیکھنے کے دوسرے مسائل کی طرح اس پر بھی رفتہ رفتہ قابو پالیں گی، لیکن یہ ایک مفروضہ ہے۔ بچوں میں حد سے زیادہ فعالیت کو کنٹرول کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن اصل مسئلہ ان کی توجہ زیادہ دیر پر قرار دہنے کا ہے جو سیکھنے کے عمل کو زیادہ مکثہ کرتا ہے چنانچہ اسے حل کرنا بھی ضرورت ہے۔ ٹھہر کے لیے اس کے ضرورت خاص ہے ہیں کیونکہ اس کے لیے انہیں پنج کی توجہ کو مرکوز رکھنے کے طریقے اور حکمت عملیاں وضع کرنے کی ضرورت ہو گی۔ اکثر حکمت عملیاں منہیں ہاتھ بابت ہوتی ہیں۔

سیکھنے کی محدودی سے دوچار بچوں کے لیے تعلیمی مسائل ان کا چہرہ ہوتے ہیں۔ والدین اور اساتذہ کا ایک اور مقابل مفروضہ یہ ہے کہ تعلیمی مسائل سب سے زیادہ اہم ہیں۔ اگر انہیں حل کر لیا جائے تو زیادہ تر تکرر و رہنمائی ہے۔ اس طرح سوچتے ہوئے متعلقات پنج کے ساتھی اور جذباتی مسائل کو فنظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ ہم ہر دن کے ساتھ پیش آئے والے مسائل سے سماجی عدم مطابقت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ ایسے مسائل ہیں جن کی وجہ سے پنج کا کوئی دوست نہیں رہتا، وہ تھائی کا فکار ہو جاتا ہے اور بلا خسانح خالق رو یہ اپنا نہ لگاتا ہے۔ والدین اور اساتذہ کی ایک اور عام غلط تھی یہ ہے کہ جن بچوں کو اسکوں کے زمانے میں سیکھنے کے مسائل درپیش ہوتے ہیں، بڑے ہوئے پر وہ ان مسائل پر قابو پالیتے ہیں۔ گوکر سیکھنے کی محدودی سے دوچار اکثر افراد کامیاب اور بھرپور زندگی گزارتے ہیں لیکن سیکھنے کے بعض پہلوؤں کے حوالے سے ان کی جدوجہد مستقل جاری رہتی ہے۔

سیکھنے کی محدودی کی نوعیت اور خصوصیات بچیدے ہیں اور پاکستان کے عام اور بڑے اسکوؤں میں انہیں بہت کم سمجھا گیا ہے۔ ان بچوں کی زندگی مشکلات سے بھری ہوتی ہے۔ ان میں سے اکثر خوش ہرماں ہوتے ہیں اور یہ خوش ہرماں انہیں بعض مشکلات پر قابو پانے میں مدد دیتا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ ذمے داری اساتذہ، والدین اور معافرے پر ماند ہوتی ہے کہ انہی مشکلات پر قابو پانے میں یہ پنج جو جدوجہد کرتے ہیں انہیں کامیاب ہانے میں ان کی مدد کی جائے۔ عام کمرہ جماعت میں ان بچوں کی ضرورت کی چیزوں اور سہوتوں کی فرائی سے ان کے سیکھنے کا ماحول زیادہ دوستانہ و تقویتی والا ہایا جا سکتا ہے۔

مصنفوں کا تواریخ:

ڈاکٹر کوثر الداراء کے یونیورسٹی ٹریٹ ناٹریکٹ کالج کھان وہ پیغمبrest میں ستر اسٹریکٹ اور لٹکٹی چیری ہیں۔ ڈاکٹر نیلوزر دیوبی 1994ء میں اسے کے ہے۔ آئی ای ذی میں بلور تعلیمی مشیر بلازم انتہی انتہی کی دوہری تجھیک ایجاد کیش اور اسٹریکٹ ایجاد کیش ہے اور مگامول کی رابطہ کارہ بھکی ہیں۔ اس وقت دو اسٹریکٹ پر دو قصر اماری طائفہ پڑھکیش ہے اور مگامول کی کوآرڈنیٹری ہیں۔



خوف کھاتی ہیں جو ان سے زیادہ علم رکھتی ہیں، یا انہیں میں عزم و حوصلے کی کمی ہوتی ہے کہ ان سے پوچھیں اور سیکھیں جو جانتی ہیں اور ان کی رہنمائی کر سکتی ہیں۔ تربیت یافتہ بچوں، ایسے بچوں کے لیے کوئی نہ کوئی طریقہ اور حکمت عملی وضع کر سکتی ہیں اور انہیں مشن کرنے کے بہت سے موقع دیتی ہیں۔ مناسب اور کافی مشن سے پنج تا یا گیا طریقہ خود استعمال کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ جو بچہ پنج کو سوچنے اور جواب دینے کے لیے بہت کم یا بھی کبحار ہی وقت دیتی ہیں اور پنج پر سوال داشت دیتی ہیں، بچوں کے لیے اس کا جواب دینا خاص دشوار ہوتا ہے۔ اس حتم کے روپے سے تمام پنج، خاص طور پر اضافی یا خصوصی ضرورتوں کے حوالے پنج محرومی کا فکار ہو جاتے ہیں اور کام مکمل کرنے میں دچھپی کھو بیٹھتے ہیں۔ کام خواہ آسان ہو یا مشکل، عام طور پر اس کی منسوبہ بندی نہیں کی گئی ہو تو اس کا نتیجہ بچہ کے غیر معیاری سوالات یا اٹھی معيار کے سوالات کی صورت میں سامنے آتا ہے اور پنج ایسے سوالوں کے جواب نہیں دے سکتے۔

سامجی اور اسک

بچوں کی عمومی فلاں و بھروسے کو پیش نظر اور خاص طور پر ان کی تعلیمی کارکردگی کے حوالے سے گھر مددی کو سامنے رکھنے کے ساتھ ساتھ، ان کے سماجی تعلقات پر بھی توجہ دینی چاہیے۔

سیکھنے کی محدودی سے دوچار بچوں کو سماجی تعلقات قائم کرنے اور دوسروں سے میل جوں میں بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تعلیمی حوالے سے وہ احساس کتری کا فکار ہوتے ہیں اور انہیں کئی طرح کے جذباتی مسائل بھی درپیش ہوتے ہیں۔ یہ پنج کو دوسرے بچوں کے مقابلے میں نہ صرف کم مقبول ہوتے ہیں بلکہ اپنے چیزیں دوسرے بچوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے ان کا ایسا لفظ ماحول ان کے لیے مشکل بن جاتا ہے۔ کتر درجے کی سماجی مجاہدوں کی وجہ سے ہی وہ اپنے حلقوں میں کم مقبول ہوتے ہیں۔

سیکھنے کی محدودی کے حال بچوں کی مدد کے لیے ہائل جانے والی حکمت عملیوں میں خامدان پر بھی بیک وقت توجہ دینی چاہیے۔ تعلیمی امور کا جائزہ لیتے وقت افراد خانہ کا باہمی رہنا و ضبط ناگزیر میں مختصر کی جیشیت رکھتا ہے۔ منسوبہ بندی، یاد رکھنے اور اشیا کی دفعہ بندی کرنے کے لیے حکمت عملیاں بنانے، خوشی کے اظہار اور کامیابی یا ناکامی کے روکل میں تاخیر کے علاوہ مختلف حالات سے نملتے کے روکیوں کی نشوونماں والدین اور پنج کے روزمرہ تعلقات نہایت اہمیت کے حوالہ ہوتے ہیں۔

قدرت اور اختیار کا مرکز (Locus of Control)

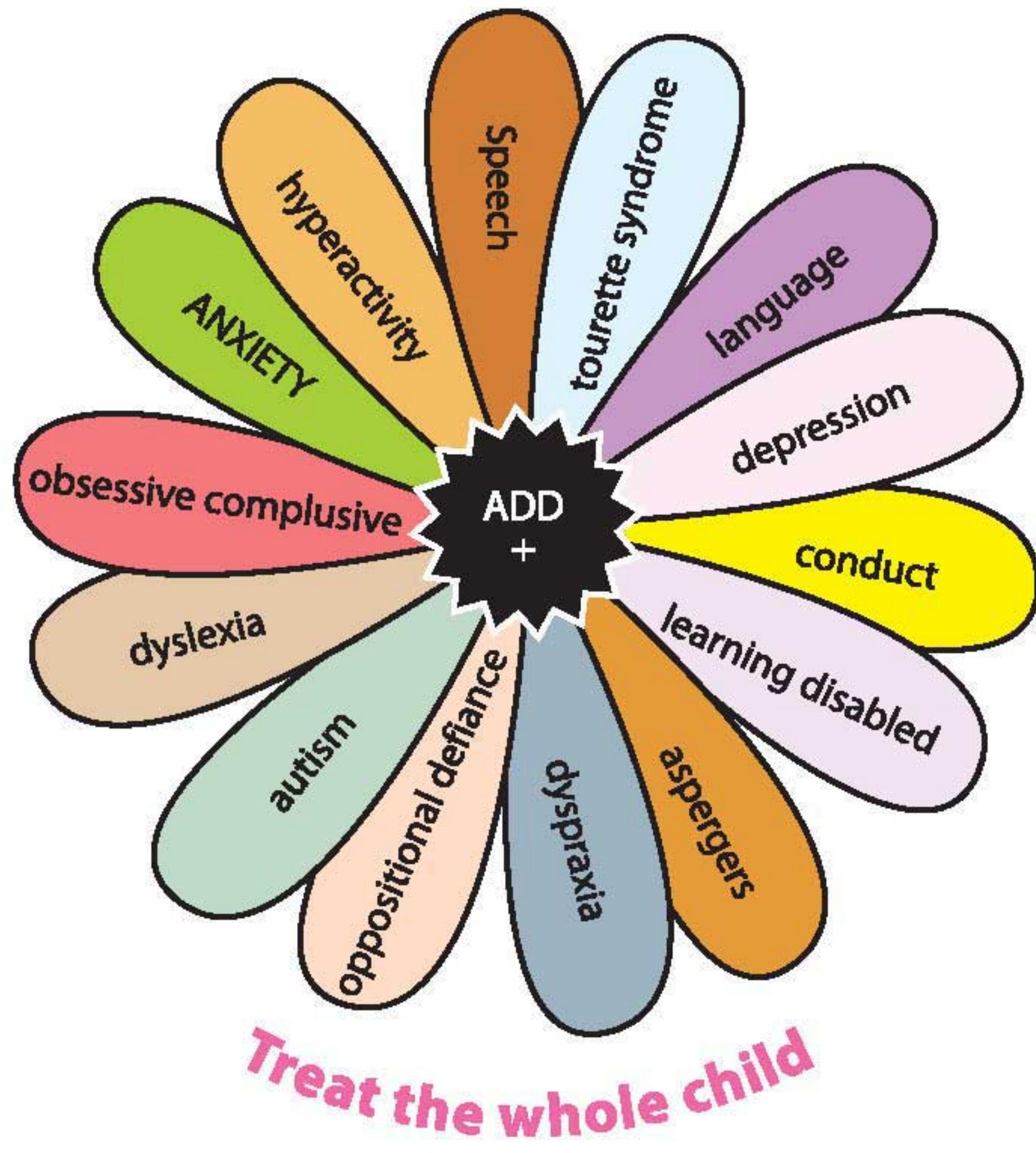
داخلی مركب اختیار (Internal Locus of Control) رکھنے والے پنج کہتے ہیں کہ انہوں نے جو کامیابی یا انعام حاصل کیا ہے وہ ان کے اپنے عمل کی وجہ سے ہے، جبکہ جزوی مركب اختیار (External Locus of Control) رکھنے والے پنج کہتے ہیں کہ ان کی کامیابی میں ان کے اپنے روپے کا زیادہ عمل دل نہیں ہے اور زندگی میں کامیابیاں عام طور پر انکی چیزوں سے حاصل ہوتی ہیں جن پر ان کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ زندگی کی کامیابیاں اور ناکامیابیاں سب قسم اور موقع کا کمیل ہیں۔ ایسے اتفاقی موقع جن پر ان کا کوئی اختیار نہیں ہوتا یا پھر یا اختیار

تو جہ کی کمی سے بہت زیادہ فعالیت کے حامل بچے اور کمرہ جماعت کا انتظام

اس کمرہ جماعت کا انتظام کس طرح کیا جائے جہاں توجہ کی کمی اور بہت زیادہ فعالیت کے حامل بچے ہوں؟ اس مضمون میں اس سوال کا جواب دیا گیا ہے۔ کیے جانے والے اقدامات پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے اور بچوں کے خلی ردویوں کو ثابت ردویوں میں بدلتے کے لیے کار آمد نکات پیان کیے گئے ہیں۔ صنوبر ندیم، احمد شریف اور ذوالفقار بچانی، کمرہ جماعت میں توجہ کی کمی سے بہت زیادہ فعالیت کے حامل بچوں کے ساتھ برداز پر وحشی ڈال رہے ہیں۔

تحریر: صنوبر ندیم، احمد شریف اور ذوالفقار بچانی

- توجہ کی کمی سے بہت زیادہ فعالیت کا حامل بچہ کرہ جماعت میں اپنی نشست سے اکٹھا کڑا ہو کتا ہے
- اپنی باری کا انتظار بھیں کر کتے
- پہلیات پر عمل نہیں کرتا
- لگتا ہے کہ اسے دلچسپی نہیں ہے
- بے پرواہی کے ساتھ غلطیاں کرتا ہے
- دوسرا بچوں کے ساتھ شریک ہو کر ان کے کام میں خلل ڈالتا ہے
- کھیل کے میدان میں مستقل کی نہ کسی پر پیشان نہیں جلا رہتا ہے
- پر عینک اور پر یہاں ارہتا ہے
- اپنے کام کمل نہیں کرتا



ہر بچے کی ضرورتوں کا انفرادی طور پر جائزہ میں

تھیں اور ردویوں کے مسائل نظر میں رکھتے ہوئے ہر بچے کی انفرادی تھیں ضرورتوں کا جائزہ پہلے توجہ کی کمی سے بہت زیادہ فعالیت کے حامل بچوں کو اکٹھ کیجئے۔ توجہ کی کمی سے بہت زیادہ فعالیت کے حامل بچوں کو اکٹھ کیجئے میں اور اسکول کی تھیں کار کردگی میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اچھی بچہ بچے کی کار کردگی پر مستقل نظر رکھتی ہے اور ضرورت کے مطابق تھیں سرگرمیوں اور طریقوں میں تبدیلیاں کرتی ہے۔

کما جا چکا ہے اور اسے کوئی دوسرا بھی بیماری لا جن نہیں ہے۔

2۔ آپ کو اسکول اور والدین کی حمایت حامل ہے۔

3۔ مددطلب کرنے میں کبھی نہ بھگتیں۔ بچہ کے طور پر آپ سے یہ موقع نہیں کی جاتی کہ آپ اس محفوظی کے حامل بچوں کے علاج کی مابری ہیں۔ جب بھی ضرورت محسوس ہو، بلا لکھ مددطلب کریں۔

دوسرے بچوں کی طرح، جو خواہ محفوظ ہوں یا نہ ہوں، توجہ کی کمی

اور بہت زیادہ فعالیت کے حامل بچے اس وقت عمدگی سے سمجھتے

ہیں جب اساتذہ ان کی انفرادی ضرورتوں کو سمجھیں اور ان

ضرورتوں کے مطابق ہر بچے کے لیے انفرادی تھیں پروگرام

ہائیکسیل۔ ذیل میں چند تجاذبیزدی جاری ہیں، جو بچہ ایسے بچوں

کو پڑھانے کے لیے استعمال کر سکتی ہیں:

1۔ یعنی بنا بیجے کر بچے کی سماحت اور تنفس کا طی معاون حمال میں

فیصلہ کرے کہ کیا یہ طریقہ استعمال کرنا مناسب ہوں گے۔
رویے پر ضامنی: بچے سے بات کریں اور ہمی تعاون سے مناسب مقاصد طے کریں، مثلاً یہ کہ گھر کا کام وقت پر مکمل کر لیا جائے گا اور سکھیل کے میدان میں حافظی شابلوں کی پابندی کی جائے گی۔ زبردست نہ کریں، بچے کو محبت دیں تاکہ بچے خود متفق ہو جائے کہ مشکل پر قابو پانے کے لیے یہ مقاصد حاصل کرنا ضروری ہے۔

• مادی صدی انجام: اچھے رویے کو تقویت دینے کے لیے مادی انعام دیں۔ ان میں (الف) مسکراتے چہرے کا اسٹیکر یا سکھیل کی ٹیک کے نشان کا اسٹیکر (ب) مراعات، مثلاً کپیور پر کام سکھیل کے لیے زیادہ وقت، یا پھر کے ساتھ فتح کرنا۔ بعض مرجب آپ کو ضرورت ہو گئی کہ گھر میں اچھے رویے پر انعام دینے کے لیے والدین کو بھی آمادہ کریں۔

• علمی کنایت/ رعایت: اس نظام میں، وقت پر گھر کا کام مکمل کرنے پر طالب علم کو پرائیشن ملتے ہیں۔ یہ طریقہ بچوں کو بھاف حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے۔

• زبانی یادداہی: ہر اچھے رویے پر ہر یار تعریف اور نامناسب رویے پر، رویہ درست کرنے کی یاد بارہتا کیا گی۔ بھی بچوں کو مدد دیتی ہے۔ زبانی یادداہی، زبانی تعریف اور سرفوش کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔

• زبانی تعریف: سادہ جملے، مثلاً شاہاں کہنے سے بچے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ وہ موزوں رویا یا ناچے۔ بچوں کے اچھے کاموں پر انہیں اکٹوشاپاں دیں اور کام مکمل کرنے پر فوراً ہی اس کے رویے کی تعریف کریں۔

• زبانی سرفوش: سب سے موثر سرفوش وہ ہے جو مخفیہ ہو اور بچے کے رویے سے براوراست متحق ہو۔ تجید کا نشان بچوں کیں اس کا رویہ ہونا چاہیے۔

• تجید فیر مناسب رویے نظر انداز کرنا: بعض مرجب یا چمارہ تباہ ہے کہ بچے کا کوئی غیر مناسب رویہ نظر انداز کر دیا جائے اور اسے نہ تو کا جائے۔ خاص طور پر اس وقت جب بچہ توجہ حاصل کرنے کے لیے بد قیمتی کر دیا ہو۔

ماحل کے اشاروں سے مدد

اس محدودی کا فکار بچے اکثر بے مبنی، مفترض اور بہت زیادہ بھاگ دوڑ کرنے والے ہوتے ہیں۔ اچھے اساتذہ نہ صرف اس مشکل میں بچوں پر لہکہ کا اس کے دمکت بچوں کے لیے بھی ما حلیاتی اشارے استعمال کرتے ہیں۔ ان اشاروں سے بچے بچہ کی توقعات جان لیتے ہیں اور کمرہ جاہت میں بہتر رویہ اپناتے ہیں۔ اچھی بچہ کا اس کے طبقی ما حل میں بھائیش بیدا کرنے کے لیے مختلف ما حلیاتی اشارے استعمال کرتی ہیں۔

• ہدایت کے اشارے: ہدایات اور اشاروں کے لیے اتحاد

بیت پہلو میں بدلنا	تھی پہلو میں استعمال کرنے میں
ماحل کے بارے میں شور ہونا	استواریا بے تو تھی
حوصلہ افزائی کرنے پر دل دیتا	کم تو تھی
بچے دار دوایہ، اپنی سخت عملی ہدایت کے لیے چار	بے تر تھی، بے تکی منصوبہ بندی
حوصلہ افزائی پر ہر وقت چست ہونا	وقت کا اندازہ نہ ہونا
مقاصد پسند ہونا	بے صبری
خوبصوراتی سوچ رکھنا	الفاظ کو خیالات میں تجدیل کرنے میں دشواری
آزادی پسند	ہدایات پر عمل کرنے کی دشواری
تصوراتی ذہن کا ہونا، بے جان کاموں سے بور ہونا	دن میں خواب دیکھنا
خطرات کا سامنا کرنے کی ہمت رکھنا	دل پر غور کیے بغیر کام انجام دینا
ستقل ہر ایسی سے مقاصد حاصل کرنا یا کسی سے مقاصد حاصل کرنا	سائی ٹھیکیوں میں کمی

بچہ کو ان خصوصیات یا رویوں کی فہرست بھائی چالیس پر بچے کی سے فائدہ اٹھائیے:

چائز طور پر تعریف کی جاسکتی ہو۔ تجید کی اور بہت زیادہ فعالیت کے حوالہ بچوں کے میں ایک فہرست اور رویی گئی ہے۔

• سیکھنے کے طریقہ تھین کیجیے۔

• کام کے دوڑان رویے کے حوالے سے توقعات تھین کیجیے۔

تجید کی اور بہت زیادہ فعالیت کے حوالہ بچوں کو ان کی حسب

ضرورت ماحول درکار ہوتا ہے۔ کام کی سرگرمیوں کے دوڑان جب وہ بھول جائیں یا بھلک جائیں تو انہیں کاموں کی فہرست یا جدول تیار کیجیے۔

تجید کی اور بہت زیادہ فعالیت کے حوالہ بچوں کو ایک کام مکمل کرنے کے بعد اگلے کام شروع کرنے وقت تجید رکوز کرنے میں اگلے سبق کے تجیدی جائزے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تحریر، ہدایت اور پابندیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

چند مفید تجویز یہ ہیں:

• استاد کے نزدیک نشست: بچے کو اپنے نزدیک یا کرے میں سب سے آگے بٹھائیں۔ اس طرح آپ کو بچے کی گرفتاری کرنے اور متعاقہ کام کے حوالے سے اسے یادداہی کرنے کا موقع ملے گا۔

• سب سے اچھے طالب علم کے نزدیک نشست: اس ترتیب میں بچوں کو ہمی تعاون سے کام کرنے کا موقع ملتا ہے اور وہ اپنے ہم جماعتوں سے سیکھتے ہیں۔

• اچھی گام مدد و رکھیں: بچوں کو گروپ میں کرنے کے لیے بہت زیادہ گام نہ دیں۔ گروپ کے اندر ان بچوں کی تجید زیادہ بھکھتی ہے اور یہ درست بچوں کے کام میں بھی خلل ڈالتے ہیں۔ ایسے بچوں کو جب اچھائی کام میں شریک کیا جائے تو انہیں واضح ہدایات دی جائیں کہ ان سے کس طرح کی توجیہ کی جارہی ہے اور وقت تو قیان کی گرفتاری کی جائے۔

معیاری توقعات

کمرہ جاہت میں کرائے جانے والے کاموں کے لیے ان تجویز

• بزرگ رہبر پچ کے مسائل کے حل اور طریقے تلاش کرنے میں مددوے سکتا ہے۔

• خود تو قیری کی ترقی کے لیے، ان بچوں کے وہ پہلو اور خصوصیات تلاش کریں جن میں یہ مہارت رکھتے ہوں۔ ان کی وجہ پر اور پسند کے کاموں کی نیشن دعویٰ کر کے انہیں ان شعبوں میں مشغل اور مہارت کی ترقی دیں۔ جب بچے اپنی خوبی کے کام میں مشاغل ہو جائیں تو درودوں کے سامنے اس کا مظاہرہ کروائیں۔

بچے کے سفر میں والدین کی ہمایوت ناگزیر ہے

بچے کے والدین سے اور اس معانی سے رابطہ میں رہیں جو بچے کا طلاق کر رہا ہے۔

• والدین کو بچے کی ترقی کی رفتار اور اس کے مسائل سے باخبر رکھیں، خاص طور پر اس وقت جب بھیں رفت نظر نہ آ رہیں ہو۔

• بچے کی پیش رفت کے ہمارے میں روزانہ یا افغانی اور تحریری روپوں ان والدین کے لیے مددگار ہوتی ہے جو اپنے بچے کی تعلیم کا رکرودی سے واقعہ رہنا چاہتے ہیں۔



ہدایات دینے کے آلات

کرم جماعت میں سمجھنے کے محل میں تبدیلی لانے اور وجہ پیشہ کرنے کے لیے بچوں کو ہدایات دینے کے آلات استعمال کیجیے:

• کلیدی الفاظ فرمایاں کرنا: درک شیٹ پر ہدایات کے اہم الفاظ کو فرمایاں کرنے سے محدود ری کا فکار بچوں کو ان الفاظ پر توجہ قائم رکھنے میں مدد ہے۔ آپ سبق سے پہلے درک شیٹ تیار کر سکتی ہیں اور سبق شروع کرنے سے پہلے یا پچھے کے ساتھ سبق پڑھتے وقت ہائی لائٹ سے کلیدی الفاظ فرمایاں کر سکتی ہیں۔

• پراہرس کا استعمال: بچے کو پراہرس استعمال کرنا سکھائیں تاکہ وہ سخن پر درج الفاظ افاظ میں عوہدہ سکے۔ بچے کو بک مارک دینا تاکہ جب بچے باری باری بلند آواز سے پڑھ رہے ہوں تو اپنی باری پر اس سخن پڑھتے وقت کرتا پڑے۔

خود تو قیری کی تعمیر اور سماجی میل جوں

تجہی کی اور زیادہ فعالیت کے حوالہ بچوں کے چونکہ کلاس یا اسکول میں دوست نہیں ہوتے اس لیے انہیں کسی طرح کے جذباتی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے، جو کوئی بزرگ رہبر، مثلاً استاد یا فرائم کر سکتا ہے۔ رہبر کے ساتھ بچے کے ثابت تعلقات ہونے چاہئیں، کوئی ایسا فرد جو ان کے آس پاس ہو، ان کی بات سے، جب اور جہاں ضروری ہو ان کی حمایت کرے اور بچے کی جذباتی اور علمی ضرورتوں کا جائزہ لیتا رہے اور وہ ضرورتیں فرائم کر سکے۔

• بزرگ رہبر، استاد و مشاورت فرائم کرنے والا استاد یا کوئی اور استاد ہو سکتا ہے جسے بچے سے مددگاری ہو اور اس کے مسائل بھی جانتا ہو۔ یہ ضروری ہے کہ رہبر کے ساتھ بچے کے تعلقات ثابت ہوں اور اس کی موجودگی میں وہ آرام جھومنے کرنا ہو۔

استعمال کیجیے۔ مثلاً بچوں سے کہیے کہ ہر بار جب آپ سوال کریں تو سب بچے اپنا تمدن کھڑا کریں۔ بند مغلی کا مطلب ہے بچے سوال کا جواب جانتا ہے، جبکہ مغلی احتیل کا مطلب ہے بچے کو سوال کا جواب نہیں مطمئن۔ تجھے صرف ان بچوں میں سے کسی بچے کو جواب دینے کے لیے کہیں جس کی مغلی بند ہے۔

• کمرے کی روشنیاں: ایک سے زیادہ مرتبہ کمرے کی روشنیاں جلالی اور بھائی جائیں تو اس کا مطلب ہے کہ کلاس میں بہت شور ہو رہا ہے اور پچھے خاموشی سے کام کریں۔ سیاشارہ اگلے سبق کی تیاری کی اطلاع کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

یادو دہانی کے لیے ہدایات

کامیابی اور موثر اساتذہ، توجہ کی کمی اور بہت زیادہ فعالیت کے حامل بچوں کی رہنمائی کے لیے ہدایات کی یادو دہانی کا طریقہ استعمال کرتے ہیں۔

• یادو دہانی کی زبانی ہدایات: پوری جماعت کو ہدایات دینے کے بعد ان خاص بچوں کو زبانی ہدایات دینے مثلاً بچے سے پوچھیں کہ کیا اس نے ہدایات سمجھ لی ہیں اور پچھے کے ساتھ کر ہدایات دہرا دیں۔

• یادو دہانی کی تحریری ہدایات: یادو دہانی کی ہدایات تحریری طور پر دیں۔ مثلاً تختہ سیاہ پر مندرجہ تحریریں اور اگرچہ کام بہول گیا ہے تو اس سے کہیں کچھ تختہ سیاہ کو دی کیجیے۔

• ہدایات دہرا دیں: ہدایات کسی کو دہرا دیں بلند آواز سے پڑھیں۔

• وقار فرما آگئیں ملائیں: بچوں سے وقار فرما آگئیں ملائیں کریں۔ استاد کی ایک نظر بچے کو کام پر دوبارہ متوجہ کر دیتی ہے یا خاموشی برقرار کرنے میں محاodon ہوتی ہے۔

حصینی کا تعارف:

سنورہ عجم نے ماہر نفیسات کی تربیت حاصل کی ہے اور اس وقت اسے کے بیانی ویڈیو میں انسٹرکٹر ہیں۔ وہ بچوں کی نشوونما کے مقابلہ پر باروں پر تضمیں دیتی ہیں اور اپنے کاؤنٹر اور ان کے ساتھ کام کرنے کا خوبی تجربہ ہے۔

انجم شریف ماہر نفیسات ہیں اور اسے کے بیانی ویڈیو میں کیمی پر گرام میں رابطہ کار کے فرائض انجام دیتی ہیں۔ انہیں کیوں میں آٹھوں سال سے کم عمر بچوں کے ساتھ کام کرنے کا خوبی تجربہ ہے دو الگ اپنے اساتھی ترقی کے شعبے میں کام کرتے ہیں اور ان کی توجہ کا مرکز انسانی مسائل کی ترقی ہے۔ ان کے کام میں مقامی آبادیوں کی ترقی، قلمی مصوبہ، بندی اور انقلام، انسانی مسائل کی ترقی اور سماجی حقیقی شامل ہے۔ وہ سنورہ الحجۃ کائن فاؤنڈیشن میں بطور پروگرام ایسوی ایٹ لوک سیمیں، پروگرام کا رذی فیڈر سوسائٹی ریسرچ کام کرچے ہیں۔ اس وقت آغا خان یونیورسٹی کے ہومن ذوق پیشہ پر گرام کے ساتھ سینٹر اسٹنڈنٹ فیڈر کیمپنی ذوق پیشہ کی حیثیت سے وابستہ ہیں۔ وہ متحدوپر جیکٹ روپیں، مانیزگ ایڈیشن روپیں، مخفی روپیں اور علمی دلائل روپیں اور پوششیں کے موضع پر تحدید مفہومیں کے مرجباً مصنوعیاً شرک کا رہ پچھے ہیں۔

سنورہ عجم نے ماہر نفیسات کی تربیت حاصل کی ہے اور اس وقت اسے کے بیانی ویڈیو میں انسٹرکٹر ہیں۔ وہ بچوں کی نشوونما کے مقابلہ پر باروں پر تضمیں دیتی ہیں اور اپنے کاؤنٹر اور ان کے ساتھ کام کرنے کا خوبی تجربہ ہے۔

انجم شریف ماہر نفیسات ہیں اور اسے کے بیانی ویڈیو میں کیمی پر گرام میں رابطہ کار کے فرائض انجام دیتی ہیں۔ انہیں کیوں میں آٹھوں سال سے کم عمر بچوں کے ساتھ کام کرنے کا خوبی تجربہ ہے دو الگ اپنے اساتھی ترقی کے شعبے میں کام کرتے ہیں اور ان کی توجہ کا مرکز انسانی مسائل کی ترقی ہے۔ ان کے کام میں مقامی آبادیوں کی ترقی، قلمی مصوبہ، بندی اور انقلام، انسانی مسائل کی ترقی اور سماجی حقیقی شامل ہے۔ وہ سنورہ الحجۃ کائن فاؤنڈیشن میں بطور پروگرام ایسوی ایٹ لوک سیمیں، پروگرام کا رذی فیڈر سوسائٹی ریسرچ کام کرچے ہیں۔ اس وقت آغا خان یونیورسٹی کے ہومن ذوق پیشہ کی حیثیت سے وابستہ ہیں۔ وہ متحدوپر جیکٹ روپیں، مانیزگ ایڈیشن روپیں، مخفی روپیں اور علمی دلائل روپیں اور پوششیں کے موضع پر تحدید مفہومیں کے مرجباً مصنوعیاً شرک کا رہ پچھے ہیں۔



کمرہ جماعت جو سب کے لیے ہو

مت nou اور شاملی کر رہ جماعت میں یہ یقیناً اس تاد کی ذمے داری ہے کہ ہر پچھلی بہترین صلاحیتوں کے ساتھ یکجھے کے۔ لیکن خواہ کتنی وی مختی ہو، مناسب حکمت ملیاں احتیار کیے بغیر کامیابی ممکن نہیں ہے۔ مہناز محمد نے اس حوالے سے اساتذہ کے لیے کارآمد مشورے قیش کیے ہیں اور بتایا ہے کہ کمرہ جماعت کو اضافی ضرورتوں کے حوال پچھوں کے لیے موزوں جگہ کوں کر دیتا جاسکتا ہے اور انصاب میں کیا تبدیلیاں کی جاسکتی ہیں جو سب پچھوں کی ضرورت پوری کر سکیں۔

تحریر: مہناز محمود

یہ جانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ان پچھوں کو عام کمرہ جماعت میں کتنی مددراہم کی جاسکتی ہے۔ یہ یاد رکھنا اہم ہے کہ مخدود پیوں کے حوال پچھے بلا خرپچے ہی ہیں۔ اس لیے ان کے لیے جو اضافی امداد و مہیا کی جائے گی اس سے جماعت کے تمام پچھوں کو فائدہ پہنچے گا۔ بعض معاملوں میں یہاں کوئی زیادہ اضافی اقدامات کرنے ہوں گے یہیں کی زیادہ سے زیادہ سوتیں ہر پچھے کا حق ہے، یہ صرف ان پچھوں تک محدود نہیں ہے جن کی محدودی کی تشقیف کر لی گئی ہو۔

کمرہ جماعت کی ترتیب

کمرہ جماعت کی کسی خاص ترتیب سے پہلے پڑے کمرے کا بغور جائزہ لیتا اہم ہے کہ وہاں سیکھنے کے لیے خاص مکانیں اور طبعی ماحل سازگار ہو۔ سیکھنے کا آغاز کرنے والے پچھوں کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے طلب کو ذہن میں رکھتے ہوئے کمرہ جماعت کی مکانیں کا جائزہ لیں اور یہ بھی دیکھیں کہ وہاں درجہ حرارت، روشنی، رشتوں کا محدود بست، شور کی سطح، حفاظتی معاملات اور پچھوں و اساتذہ کے آنے جانے کے راستوں کا موزوں انظام ہے۔ جگہ اور مکانیت کے لحاظ سے جن امور کی نشاوندی کی گئی ہے، انہیں ذہن میں رکھتے ہوئے اب خود سے یہ سوالات پوچھیے:

(”بیٹھنیدے پر پکیس فار پچھگ بیک چالدرن ان انکلوسیو سینکڑو“ میں ”ڈیز انگک دی لرنگ او ایمنٹ“ سے ماند)

درس و مدرسے کے معاملے میں ہم میں سے اکثر ایک ناپ سب کو مجھتے والے انداز گفر کے مارے ہوئے ہیں، جس میں آپ کو یا تو استاد کے منتخب کردہ طریقے کے مطابق پڑھایا جائے گا یا آپ اسکوں کے روایتی طریقے کا فارہار کر کامل، بے پرواہ اور مست جیسے الفاظ کی چاند ماری کا شانہ بنیں گے۔

خوبی سے بدلتے ماحول کے تحت، جس میں ہمارے پچھے بڑے ہو رہے ہیں، کلاس روزمری و کیات تبدیل ہو رہی ہیں۔ تبدیلیاں مختلف شعبوں میں رومنا ہو رہی ہیں، والدین، اساتذہ اور اسکوں کے منتظمین، سوچ، شرکت اور سماجی میل جوں، دونوں پر خاص اہمیت دے رہے ہیں۔ پچھوں کے حوالے سے جو لوگ سیکھنے کے عمل کو تاحیات جاری چھربے کے طور پر سمجھتے ہیں اور اس نظریے سے پچھوں کی پروش کرنا چاہیجے ہیں، ان کی وجہ سی اس سوال میں بڑھتی جا رہی ہے کہ پچھے کیسے سیکھتے ہیں اور پڑھانے کے مختلف طریقے، مختلف پچھوں پر کس طرح اڑکرتے ہیں۔

خوبی کے بارے میں بڑھتی وجہی کے ساتھ محدودی کے حوال پچھوں میں بڑھتی بھی بڑھ رہی ہے اور

سب سے کارگر تبدیلیاں وہ
ہیں جو کمرہ جماعت میں قائم
شرکت اور سماجی میل جوں، دونوں
کے لیے سہولت ہیا کریں۔

پچے کو زیادہ سے زیادہ آزاد
اور خود مختار بنانا ہماری تحریکی
منصوبہ بندی کا بنیادی
مقصد ہوتا چاہیے۔

اوپر جن شعبوں کی انشان دعی کی گئی ہے وہ کرمہ جماعت میں سمجھنے کے احوال کے تمام طبق اور مکانی پہلوؤں کا احاطہ فرمیں کرتے ہاں ان کے ذریعہ وہ خاص نکات نمایاں ہو جاتے ہیں جو محدود یوں کے حوالہ پچوں کی مدد کے لیے ضروری ہیں۔

نصاب کی منصوبہ بندی

جب محدود یوں کے حوالہ پچوں کو بہترن طریقے سے عام کرہے جماعت میں شامل کرنے کا معاملہ نہ رہ خور ہوتا ہے تو فوری توجیہ تعلیم اور جامع (اٹھان) پر مرکوز ہوتی ہے۔ پچوں کو یہاں بھی کہی ہاں توں پر قبیلی ہوتی ہے۔ داشمندی کی بات یہ ہے کہ اس پورے نظام اور احوال کا تغیری جائزہ لیا جائے جس میں طلبہ کو تعلیم دیتی ہے اور خور کیا جائے کہ کیا یا واقعی ہدف یہ کیزے ہے یعنی کیا اس طرح تیار کیا گیا ہے کہ یہ جماعت کے تمام پچوں کی ضرورت پوری کر سکے؟ اپنے آپ سے تین سوال کیجیے:

- کیا پچوں کا بارگاہ کے محدود رائج فراہم کیے گئے ہیں؟
- کیا پچوں کو متعدد مواقع ہمیا کیے گئے ہیں کہ وہ سمجھنے کے تجربے میں برگری سے شریک ہو سکیں؟
- کیا پچوں کو ایسے مختلف ذریعے دستیاب ہیں جن سے وہ سب کچھ ظاہر کر سکیں جو سمجھا ہے؟ سمجھی گئی ہاں کے لیے پچوں کو اہلش، شرکت اور انجام کے ایک سے زیادہ طریقوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً جسم یا اعضا کے اشارے، بولے گئے الفاظ، تصاویر، جسمانی حرکات و مکانات، حریقی کام اور سکھیں۔ اپنی بہترن صلاحیتوں کے مطابق نصاب کے ان تین شعبوں کے حوالے سے پچوں کو انتہاء کے متعدد مواقع فراہم کر کے آپ اپنی جماعت کے تمام پچوں کو کامیابی کے راستے پر گاہن کر سکتی ہیں۔ ایک ایسی شہوں بیان کی تفیر جس میں جب اور جہاں ضرورت پڑے انفرادی مدد فراہم کی جاسکے۔

تدریسی عمل کی تعلیم

کرمہ جماعت میں سمجھنے کی مختلف اور متعدد ضرورتوں کے لیے مختلف بیدا کرنے کے مسئلہ کام کا دہا دھسوں کرنا غلطی ہاتھ ہے۔ یہ صرف اس وقت ممکن ہے جب ہم ضرورتوں کے اختلاف اور تبعیع کو تسلیم کریں اور یہ جان لیں کہ اس طرح ہم اپنے پچوں کو سمجھنے کے قابل ہوں گے اور انہیں اپنی تعلیم کی ملکیت حاصل کرنے کی ترغیب دے سکیں گے۔

ذوق کا مطلب یہ ہیں ہے کہ ان کے سامنے ایک عی ہاتھ یا کام کو ہرایا جائے۔ مثلاً یہ کہ کسی خیال یا تصور کے ہارے میں بتاتے ہوئے ہر مرتبہ ایک عی مثال دہرائی جائے۔ بہتر یہ ہوگا کہ مختلف حالات

- کیا قواعد و ضوابط ہاتے وقت پچوں کو شامل کیا گیا ہے؟
- کیا قواعد و ضوابط تحریری طور پر نمایاں طریقے سے لگائے گئے ہیں تاکہ پچے دیکھ سکیں؟
- کیا پچوں کو ان قواعد و ضوابط کا استعمال سمجھایا گیا ہے؟
- جب پچے قواعد و ضوابط کی پابندی کرتے ہیں تو کیا ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے؟

کیا میری جماعت کے معمولات اور نظام الاوقات اس طرح ہائے گئے ہیں کہ سب پچوں کی ضرورت پوری کر سکیں؟

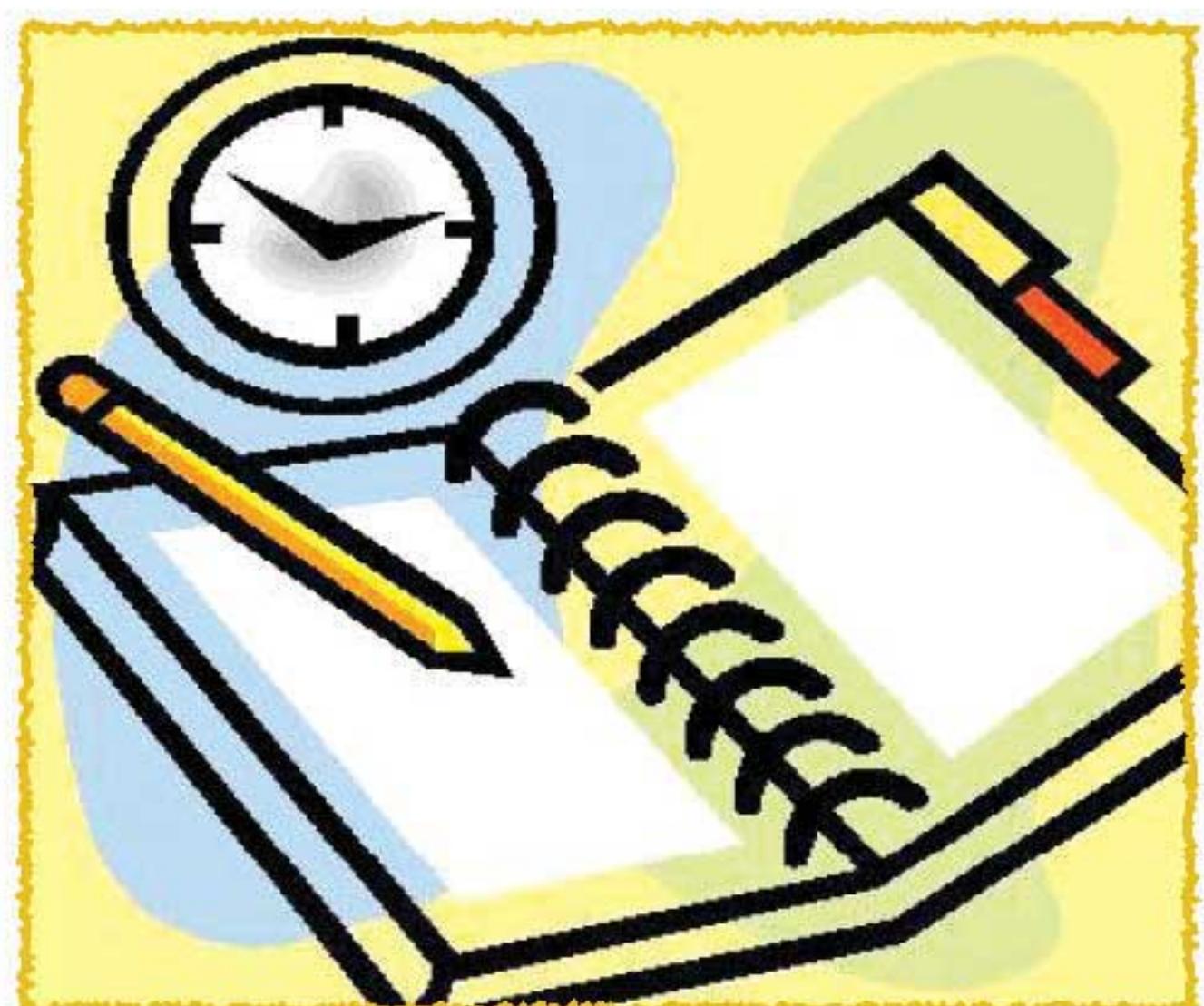
- کیا مختلف سرگرمیوں کی اقسام اور ان کی ساخت میں توازن ہے؟
- کیا سرگرمیوں کا دروازہ مناسب ہے؟
- کیا نظام الاوقات پر مستقل عمل کیا جاتا ہے؟
- کیا یہ (سینق/جگہ کی) تبدیلی کے وقت کو کم سے کم اور اس کی منصوبہ بندی کرتا ہے؟
- کیا اس میں معمولات اور تبدیلی کے دوران سکھانے کے موقع فراہم اور استعمال کیے جاسکتے ہیں؟
- کیا پچوں کو نظام الاوقات کے بارے میں سمجھایا اور اس کی توقعات کے بارے میں بتایا گیا ہے؟
- کیا نظام الاوقات اور اس کے متعلق پہلوؤں کو جھی طرح بیان کرنے اور سمجھانے کے لیے ہری اشارے استعمال کیے گئے ہیں، مثلاً سینق/جگہ کی تبدیلی، معمولات، انتخاب کی آزادی وغیرہ۔

کیا سینق/جگہ کی تبدیلی کرمہ جماعت میں ممکن ہے؟

- کیا اردو کے معمولات مستقل اور متوازن ہیں؟
- کیا تبدیلی کے عمل اور درایے کو مدد و درکار ہیں، خاص طور پر پورے گروپ کا جگہ تبدیل کرنا ہے؟
- کیا تبدیلی کو منصوبہ بندی کے ساتھ وضع کیا گیا ہے؟
- کیا بغیر کچھ کی انتظام کرنے کا وقت اور موقع کم سے کم ہے؟
- کیا پچوں کو تبدیلی سے پہلے اس کے لیے تیار کیا جاتا ہے؟
- کیا پچوں کو تباہی گیا ہے کہ تبدیلی کے دوران ان سے کیا ذوق کی جاتی ہے؟
- جن پچوں کو تبدیلی کے دوران مدد کی ضرورت ہے کہ ان کے لیے انفرادی اشارے پاہدایات استعمال کی جاتی ہیں؟

تادعے اور طالبوں کا کردار کیا ہے؟

- پچوں کو بہت سے طالبوں کی پابندی کرنی ہے یا صرف چند سادہ طالبوں ہیں؟

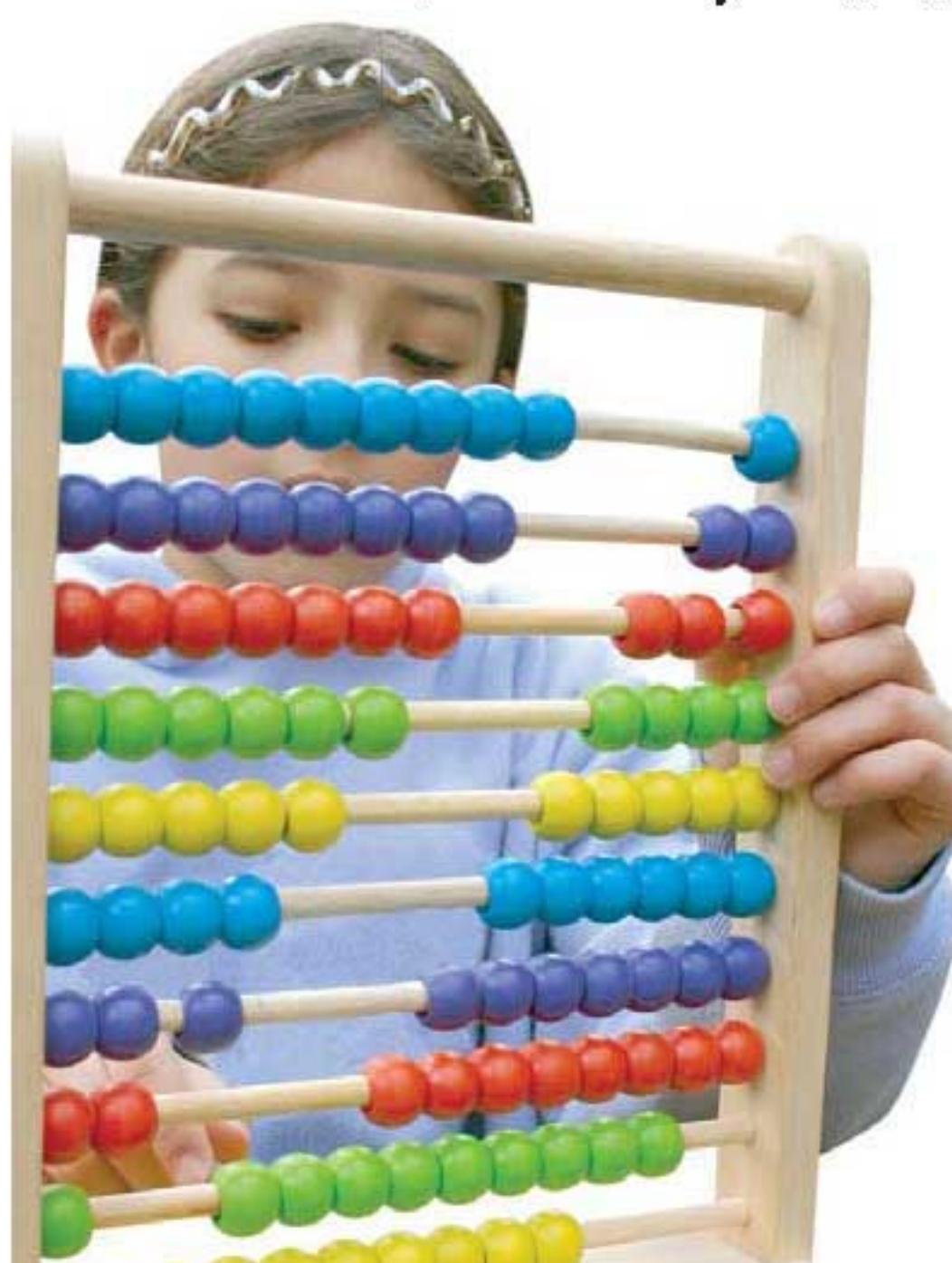


گے۔ ہر فرمیت کے اشارے کے قائدے اور نقصانات ہیں۔ مشاہدے اور دیگر جائزوں سے استاد کو فیصلہ کرنا ہو گا کہ پچھے جس کام میں مصروف ہے اسے کمل کرنے کے لیے اسے کس طرح کی تدریسی مدد کی ضرورت ہے اور یہ بات کتنی اہم ہے کہ اس کام کو کسی خالی طریقے سے کمل کیا جائے۔ اس مشاہدے کے بعد ہی پچھے کو صرف اتنی اہی مدد فراہم کرے گی جتنی ضرورت ہے۔

مثال کے طور پر اگر پچھے کو کسی سرگرمی یا کام کے لیے باہر جانے کی ضرورت ہے اور وہ جوئے پہنچنا چاہتا / چاہتی ہے تو جوئے پہنچنے اور فیتنے باندھنے کے عمل کی ترتیب و انتصافروں سے اس کی مدد کی جائے، بجائے اس کے کہ پچھے خود پچھے کے جوئے باندھنے پہنچنے جائے۔ اسی طرح اگلے مرحلے میں اگر تصاویر کے ساتھ زبانی ہدایات بھی استعمال کی جائیں تو فوراً رفتہ تصویروں کی ضرورت نہیں رہے گی اور وہ صرف زبانی ہدایات کی مدد سے جوئے باندھنے کے گا۔ اس سے اگلے مرحلوں میں صرف ہاتھ کے اشارے اور بالا ختم کل خود ٹھیکاری کے ساتھ پیغام کی اشارے یاد کے، پچھے جوئے باندھنے کے قابل ہو جائے گا۔ پچھے کو زیادہ سے زیادہ خود ٹھیکار اور آزاد ہانا ہماری ہر تعلیمی مخصوصہ بندی کی بیانیوں ہوئی چاہیے۔

صرف اشاروں کی مدد پچھے کے لیے کافی نہیں ہوتی۔ پچھے کو جاہیے کہ پچھے کا مشاہدہ کرنی رہے تاکہ یہ تین کیا جاسکے کہ زیادہ مداخلت والی مدد کی اب ضرورت نہیں ہے (مثال مکمل طبعی اشارہ) اور کم درجے کی اشارتی مدد (مثال جسم کے اشارے) استعمال کرنے چاہیں، یہاں تک کہ پچھے کو کسی اشارے اور مدد کی ضرورت نہ رہے۔

کرۂ جماعت میں اتنی بہت سی تدریسی ضرورتیں جن میں محدود پچھوں کی ضرورتیں بھی شامل ہیں، پوری کرنے کے مشکل کام میں دباؤ پیدا ہونا فطری ہے، لیکن اگر ہمیں اس اہمیت کا احساس ہو کہ یہ تنویر ہی پچھوں کو اپنی تعلیم کو سمجھدا اور انہیں اپنی زندگی خود گزارنے کے قابل ہونے کی ترغیب اور تحریک دے سکتا ہے، تو کام کے دباؤ کے ساتھ طمانیت کا احساس بھی ہو گا۔ محدود پچھوں اور ان کے سیکھنے کی ضرورتوں کی مخصوصہ بندی، عام اور پڑے کے کرۂ جماعت کی ضرورتوں سے ہٹ کر الگ تھلک نہیں کی جاسکتی۔ تمام پچھوں کو انفرادی توجہ درکار ہوتی ہے اور اساتذہ کو پچھوں کے تحسیں کی تکمیل اور ان کے گوناں گول سوالات کا جواب دینے کے ایسے طریقے اختیار کرنے چاہیں جو انوکھے اور منفرد ہوں۔



کی متناسب سے ہر بارہی اور مختلف شکلیں میں کی جائیں اور واضح کیا جائے کہ سابقہ سبق سے اس کا کیا تعلق ہے۔

مزید یہ کہ ضروری نہیں کہ ہر سبق پڑھانے کے مخصوصے میں تہذیبیاں کی جائیں۔ تدریس کے دوران صرف وہاں رو بدل کرنا چاہیے جہاں ضروری ہو۔ اس کے بارے میں غور کریں۔ بلور پچھا آپ کے تھلک نظر سے، بہت زیادہ تہذیبیاں کرنے اور ان پر عمل درآمد میں بہت سادقت صرف ہو گا۔ طالب علم کے تھلک نظر سے دیکھیں تو ضرورت سے زیادہ تہذیبیاں کرہے جماعت میں پچھے کے سماجی، جذباتی تجربوں پر ناگوار اثرات مرتب کریں گی۔ تعلیمی مخصوصہ بندی کے لیے چند گیر تجویزیہ و سکتی ہیں کہ واضح اور صاف الفاظ میں مقابلاً جائے کہ سب پچھوں کے لیے مذہب سرگرمی کا مقصد کیا ہے اور یہ کہ پچھے کی انفرادی ضرورت کے مطابق اس کے کس خاص روایے کو تھا طب کیا گیا ہے۔ علاوہ ازاں میں کوشش یہ ہوئی چاہیے کہ انفرادی طور پر ایک پچھے کو دوسرا سے پچھوں سے الگ کر کے پڑھانے کے بجائے، سب پچھوں سے مخاطب رہتے ہوئے، فطری اور عام انداز میں، اس طرح پڑھایا جائے کہ کرۂ جماعت کا عام اور مجموعی ماحول برقرار رہے اور انفرادی سطح پر پچھوں کی ضرورتیں بھی پوری ہوتی رہیں۔ تعلیمی مخصوصہ بندی کے دوران پچھے کی زندگی سے متعلق تمام کلیدی فریقوں (والدین، دیکھ بھال کرنے والے دوسرا افراد) کو شامل کرنا نہایت اہم ہے۔ اس سے صرف تعلیم کا معیار بہتر بنانے میں مدد گی بلکہ دن بھر کے معاملات کے دوران پچھے کی پاسیدار تربیت فروع ماحصل کرے گی، کیونکہ تعلیم کا ہدف کرۂ جماعت کے ہاہر بھی پچھے کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔

انفرادی مدد کے طریقے

انفرادی ضرورتوں کے حال پچھوں کے لیے نصاب یا تعلیمی طریقوں میں رو بدل کی ضرورت کی حاشی بعض اوقات بہت زیادہ دباؤ پیدا کرنے والی اور اکثر ناکام کوشش ٹھابت ہو سکتی ہے۔ اس کے نتیجے میں اکثر اوقات پچھوں کو نامناسب اور بے ترتیب مدد طے گی۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی فکر و عمل کرنے کی کوشش کریں۔ عام طور پر رو بدل، کی دو قسمیں ہیں۔ ایک رو زمرہ کی مدد جس سے طلب کو ہر روز کے معاملات و اتفاقات اور سرگرمیوں میں شرکت کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔ دوسرا مدد ہر پچھر کا وہ انفرادی روایہ ہے جو طلب کی تدریس کو مدد و طریقے سے ماحصل کرنے اور سمجھنے میں معاون ہوتا ہے۔

کرۂ جماعت کے اندر، پڑھانے جانے والے نصاب میں جسم حجم کے رو بدل کیے جاسکتے ہیں، اس حوالے سے ذیل میں چند تجویزیہ گئی۔ (بلڈنگ بلاکس فارٹچک پری اسکولس و تھکنچس پیڈز) سے مakhو)

تہذیبوں اور رو بدل کی دوسری حجم، جس میں پڑھانے کے خاص روایوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ امدادی اشاروں (یادو) کی صورت میں ہو سکتے ہیں اور ان کی مختلف شکلیں اور سطحیں ہو سکتی ہیں۔ مختلف طرح کے امدادی اشارے یہ ہیں:

- جسم یا اعضا کے اشارے

یہ بارہ کھانا ہم ہے کہ محدود پچھوں کے حال پچھے، بالا خرپچے ہی ہوتے ہیں۔ بعض پچھوں کے معاملوں میں پچھے کی ضرورت کے متعلق زیادہ انفرادی اقدامات ناگزیر ہوں گے۔

- زبانی اشارے (بالا سطہ، براہ راست، خالی بسطے، پسند کا اختیار)
- تصویری اشارے (تصاویر، اشیا، الفاظ)
- نمونے (زبانی یا حرکی)
- مکمل طبع اشارہ (ہاتھ کے اوپر ہاتھ)

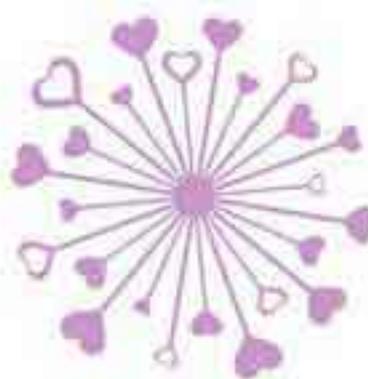
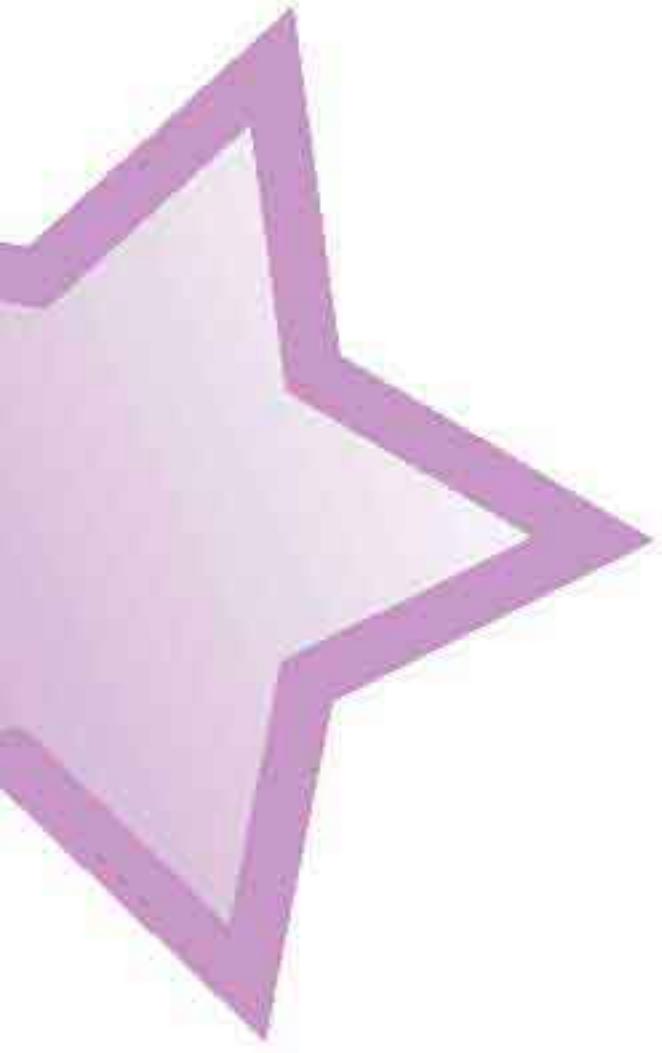
یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ تمام اشارے ہر قسم کی تدریسی سرگرمیوں میں کامیاب نہیں ہوں

نصاب میں تبدیلیوں کی اقسام

تبدیلی کی قسم	تعریف	حکمت عملی
ماحولیاتی مدد	شرکت، مصروفیت اور سیکنے کو فروغ دینے کے لیے طبعی، سماجی، مکانی ماخول میں روبدل	<ul style="list-style-type: none"> • طبعی ماخول بدليے • سماجی ماخول تبدیل کریں • مکانی ماخول تبدیل کریں
مواد میں روبدل	مواد اور اشیاء میں اس طرح کی تبدیلیاں جن سے پچھے ممکنہ حد تک آزادانہ طور پر کام کر سکے۔	<ul style="list-style-type: none"> • تمام اشیا اور آلات زیادہ سے زیادہ وقت بچھے کے سامنے رہیں۔ • مواد، اشیا پاسیدار ہوں • رعمل میں تبدیلی کریں • اشیا بڑی اور روشن رنگوں کی ہوں
سرگرمیاں میں سادگی	کسی مشکل یا وحیدہ کام کو چھوٹے چھوٹے حصوں یا ٹکڑوں میں بالنایا سرگرمی کے مرحلے کم کرنا	<ul style="list-style-type: none"> • تقسیم کریں • مرحلے تبدیل کریں یا کم کریں • اختتام کام میاپی پر ہو
بچھے کی پسند اترنج کا استعمال	اگر پچھے دستیاب موقع سے فائدہ نہ اٹھا رہا ہو تو اس کی پسند اترنج کو جانیں اور اترنج کو ہم آہنگ کریں۔	<ul style="list-style-type: none"> • پسندیدہ محلوناروک لیں • پسندیدہ سرگرمی استعمال کریں • پسندیدہ شخصیت سے کام لیں
خصوصی آلات	خاص یا ضرورت کے مطابق ڈھالے گئے آٹے کا استعمال جس سے پچھے سرگرمی میں شامل ہو سکے یا اس کی شرکت کی سطح میں اضافہ ہو سکے۔	<ul style="list-style-type: none"> • رسائی میں اضافے کے لیے خصوصی آلات کا استعمال • شرکت میں اضافے کے لیے خصوصی آلات کا استعمال
بڑے افراد کا تعاوون	بچھے کی شرکت اور سیکنے میں مدد کے لیے بڑوں کی مداخلت	<ul style="list-style-type: none"> • مثالی شخصیت / نمونہ بنیں • بچھے کے ساتھ کھیل میں شریک ہو جائیں • حوصلہ افزائی کریں
ہم عمروں کی مدد	اہم مقاصد کو سیکنے کے لیے دوسرے ہم عمر بچوں کو استعمال کریں اور وہ بچے مدد کریں۔	<ul style="list-style-type: none"> • مثالی شخصیت / نمونہ • مددگار، تعاوون کرنے والوں کی قربت • حوصلہ افزائی کریں
غیر مرئی مدد	کسی سرگرمی کو مقصد اور منسوبہ بندی کے تحت اس طرح ترتیب دیا جائے کہ اس میں اضافی مداخلت فطری محسوس ہو۔	<ul style="list-style-type: none"> • باری باری کام • کسی نصابی شعبے میں ترتیب دار سرگرمیاں

مختصر تاریخ:

مہناز محمود بھپریس رویورس سینکڑا (لی آری) میں ڈائریکٹر پروگرام ڈوپلومسٹ کے چہرے پر فائز ہیں۔ لی آری میں مختلف میشیتوں میں ان کا کیشیر جتھی کردار اور لی آری انسٹی ٹھٹ آف ارلی چانلڈر ڈی ایجیکیشن (IECE) میں ان کی فرمےوار بیان اور باہمی تعلقات کی تبلیغ میں ان کی مہارت کا انعام ہارہ ان کے کام اور پالیسی سطح کی سرگرمیوں میں ہوتا ہے۔ ان کی توجہ کام کرکاری شعبے، شہری اگئی آبادیوں اور ویکی منصوبہ بندی، مدنی سیکی محکمت عملی، جنگلی سرگرمیوں اور منصوبوں کے انظام کے درمیان اسکے ڈائریکٹر اور اساتذہ کی استفادوں میں اضافہ کرتا ہے۔



مذاکرہ — ”اضافی مدد کی ضرورتیں“

سماشترے میں شحود آگئی پیدا کرنے کے مقصد سے حدیہ ممتاز (قانون دال اولاد) شاہینہ طوی (مشکل اعلیٰ آرائی اے ڈائی لیکس) اور آمنے خان (ٹھہر اسحاق) نے ایک مذاکرے میں ان امور پر توجہ مبذول کرائی ہے کہ بچوں کی ضروریات پوری کرنے کی خاطر والدین، اساتذہ اور سماشترے کو سب بچوں کے حقوق کے لیے کام کرنے کی ضرورت ہے۔



حدیہ ممتاز پیشے کے انتشار سے قانون دال ہیں اور ایک کارروائی ادارے سے وابستہ ہیں۔ وہ ایک ایسے بچے کی ماں بھی ہیں جسے مخدوری لاحق ہے۔ شملاتی تعلیم اور اضافی ضرورتوں کے حال مخدور افراد کے حقوق کے فروع کے لیے کام کرنے کا عزم رکھتی ہیں، کیوں کہ ان کے خیال میں ”ہر بچا اتنا خوش نصیب نہیں ہے کہ اسے اپنے گھر میں اتنی دول سکتے جو اس کی ضرورت ہے اور جہاں افراد خانہ اس کے حقوق کو تسلیم کرتے ہوں اور ان کے لیے آواز اٹھاتے ہوں۔“ انہوں نے حال ہی میں ”الکلوسیو موسائی پاکستان“ قائم کی ہے جس کا مقصد خصوصی ضرورتوں کے حال افراد کے حقوق اور شملاتی طریقے کی حیثیت کر کے مخدور افراد کے حقوق کو فروع دینا ہے۔ اس سے پہلے انہوں نے چند افراد کے ساتھ ”محمد فاؤنڈیشن“ کا آغاز کیا تھا اس فاؤنڈیشن نے عام اسکولوں کی تعلیم میں مخدور بچوں کو ایسے اساتذہ فراہم کر کے، جو ان کے ساتھ ہیں اور کہہ جماعت میں انہیں اضافی مدد فراہم کریں، شملاتی تعلیم کو فروع دینے میں حصہ لیا۔



ایمڈریخ خان تھجہر ہیں۔ وہ ”جسمانی حرکات کے ذریعے، سیکنے کی مہکلات سے دوچار بچوں کی مدد کرتی ہیں“ تاکہ ایک میمیز کے مخفوقت میں بچا اپنی مہکلات پر کی حد تک قابو پا کر اپنی بیویادی ضرورتیں پوری کرنے کے قابل ہو سکے۔ ”جلد ہی میں ایک اور پروگرام تعارف کر رہی ہوں جس میں دسی یہاں ستم پر توجہ دی گئی ہے۔ اس سے ان بچوں کو مدد لے گی جنہیں پڑھنے میں مشکل یا اسیں آتی ہیں۔ اس وقت ہمارے یہاں ایسے بچے ہیں جو جسمانی طور پر فعال نہیں ہیں۔ ان کے لیے میں جسمانی حرکات کے طریقے کو فروع دینے کے لیے خاص منت کر رہی ہوں۔ میں معانج بھی ہوں اور درکشاہیں کا اہتمام کرتی ہوں۔ میں کوشش کر رہی ہوں کہ سیکنے سے مخلق مخدور بیوں کے ہارے میں عام آگئی پیدا کی جائے۔ میں اساتذہ، والدین، ترقیاتی ماہرین اور بولنے کی مہکلات کا مالک کرنے والوں کے ساتھ کام کرتی ہوں، تاکہ ان کی معلومات میں اضافہ کیا جاسکے کہ اس مسئلے کی مختلف طائفیں کیا ہیں اور وہ کون سے طریقے ہیں جن کے ذریعے یہ لوگ واقعی کوئی تبدیلی لاسکتے ہیں۔“



شاہینہ طوی ریڈ آر گنائزیشن کی مشکل اعلیٰ ہیں جہاں ہر بچے کو انفرادی طور پر دعا یا جاتا ہے اور اساتذہ کو وسائل فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس ادارے میں اولین بچہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ شاہینہ طوی ریڈ آر گنائزیشن کی تین بیویادی تھجہر میں سے ایک ہیں جو اساتذہ کی تربیت کا 8 ماہ کا پروگرام ہے۔ سیکنے کے دوران بچوں کو جن مختلف مہکلات اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ ان کے مختلف پہلوؤں کے حوالے سے درکشاہی منعقد کرتی ہیں۔ وہ بچوں میں سیکنے کی مہکلات کی تشخیص بھی کرتی ہیں اور والدین کو بتاتی ہیں کہ اگر ضرورت ہو تو خصوصی معانج کے ساتھ علاج کے دوران کس طرح کام کیا جائے۔ وہ بڑی کلاسوں کے بچوں کی علاجی تدریسی بھی کرتی ہیں۔

گفتگو کا آغاز ایک بیادی سوال سے کرتے ہیں، جو عام لوگوں کے لیے ابھی تک الجھن کا باعث ہے۔ آپ کے خیال میں ایسے دو بچوں میں کوئی فرق ہوتا ہے جن میں سے ایک محدود ہوا اور دوسرے کے لیے اضافی مدد کی ضرورت میں درکار ہوں؟

مختلف ماحول اور بچوں پر مناسب سہوتیں نہ ہونے کی وجہ سے پچھلی عمل سمت زندگی کے مختلف شعبوں میں معمول کے مطابق شرکت کے قابل ہو یا نہ ہو۔ مختلف صلاحیتوں اور خوبیوں کے خالی بچوں اور اضافی ضرورتوں کے خالی بچوں سمت ہر ایک کے لیے سہوتیں فراہم کرنا ایک مشکل لیکن اہم کام ہے۔ صرف اسی طریقے سے یہ ممکن ہو گا کہ تعلیم صرف مختلف طبقوں تک محدود نہ رہے۔

آمردے: اضافی ضرورتوں کے خالی افراد اور بچے دہیں جو بہت زیادہ تعلیم پافتے ہیں، مختلف نسل گروہوں سے ان کا تعلق ہے اور یہاں تک کہ ان میں خدا و اصلاحیتوں کے خالی بچے بھی شامل ہیں۔ یہ صرف محدود یا نہیں ہے۔

سدیدہ متاذ: پچھے کوئی ایسی صورت حال میں اضافی مدد کی ضرورت پیش آئتی ہے جس میں اس کی جسمانی حالت پر اثر پڑا ہو یا کسی حادثے کی وجہ سے اس کی کارکردگی متاثر ہوئی ہو۔

آپ کے خیال میں کیا صرف محدود بچوں کو اضافی مدد کی ضرورت پیش آتی ہے؟

آمردے: مجھی نہیں۔ خدا و اصلاحیتوں کے خالی بچوں کو بھی اضافی مدد کی ضرورت پیش آئتی ہے۔ کسی حادثے یا سماجی سے گزر کرنے والے بچوں یا کسی ایسے ہدفی ملک سے آنے والے بچوں کو جہاں کی زبان مختلف ہوا اور نفیا تی مسائل سے دوچار بچوں کو بھی اضافی مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ یہ ضرورت عارضی ہو سکتی ہیں اور مسئلے کے حل تک جاری رہ سکتی ہیں۔

شاہینہ: اضافی ضرورتوں کی نویت مختلف طرح کی ہو سکتی ہے۔ توجہ میں کسی کے خالی بچوں نے

عام تعلیمی زندگی کے ان اساتذہ کے نقطہ نظر کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو جسمانی بوجھ سمجھتے ہیں۔ ہم انہیں اضافی محض دے سکتے کیونکہ نہ ان کے پاس مناسب سہوتیں ہوتی ہیں اور نہ اس کام کی تربیت۔ کم از کم سب اساتذہ کو یہ پیغام رکھنیں ہوتیں۔

آمردے: میں ایک کرہ جماعت کی مثال دوں گی، جہاں پنج بر سے کہا گیا کہ وہ ایسے بچوں کی نشان دہی کریں جو امتحان کا ممکن بھل کر سکے۔ پنج بر سے کہا گیا کہ وہ پوری جماعت کو اس طرح پڑھائیں جیسے صرف ان دو بچوں کو پڑھا رہی ہیں۔ اس متعلق کا تجھیہ یہ لٹا کر پوری جماعت کی کارکردگی بہتر ہو گئی۔ چنانچہ ظاہر ہوا کہ ہر پنجے کے لیے علیحدہ سے سبق کا منصوبہ بنانے کے بجائے اگر صرف یہ بات تحقیقی بنائی جائے کہ جن بچوں کو سمجھنے کے مسائل کا سامنا ہے، ان کی ضرورت پوری کی جائے تو اس سے سب کو فائدہ مہنمہ ہے۔ سچنے میں مشکلات کے خالی بچوں پر توجہ مرکوز کرنے سے وہ پچھے اور زیادہ سہولت سے سمجھتے ہیں جنہیں سچنے میں عام طور پر کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔ اس طرح ہر ایک کو بہتر طریقے سے سچنے کا موقع ملتا ہے۔

سدیدہ: 30 سے 40 بچوں کی عام جماعت میں پنج بر سے ہی کام کا بوجھ محسوس کرتی ہیں۔ محدود مسائل کے ساتھ، اضافی ضرورتوں کے خالی بچوں کو پڑھانا واقعی ایک اضافی مشکل کام ہے۔ لیکن جب ان بچوں کو عام تعلیمی عمل اور ماحول میں شامل کرنے کی بات کی جاتی ہے تو اس

اضافی ضرورتوں کے خالی طلبہ کی مدد کے لیے پنج بر کیسے یہ ترغیب دی جاسکتی ہے کہ انہیں یہ کام ناگوارنہ گز رے؟

نہیں دیتی، ہم نے آج تک ان اساتذہ کی کامیابیوں کے واقعات نہیں پڑھے جنہوں نے محنت کی اور تجدیلی کا ذریعہ بنیں اور آپ یقین کریں کہ ایسی محدود مسائلیں موجود ہیں۔ اس کے پر مختلف خصوصی اسکول میں اساتذہ کی کوششوں کو حد سے پورا کر سراہا جاتا ہے اور پچھے میں دراسی بھی تبدیلی دیکھنے میں آتی ہے تو اس کی بے حد تعریف کی جاتی ہے۔ اس طرح دیکھا جائے تو حقیقی بہتری اور سکھنا ہنس اور اڑھی رہتا ہے نہ کوئی ان کوششوں کو جانئے کی کوشش کرتا ہے اور نہ وہ سامنے آتی ہیں۔ اس لیے ضرورت ہے کہ عام تعلیمی ماحول میں کامیاب اور اچھی کوششوں کو نہیاں کیا جائے تاکہ دوسرے اساتذہ کو ان مثالوں سے ترغیب ملے اور ان کی حوصلہ افزائی بھی ہو۔

آمردے: اساتذہ کی تحریک و ترغیب کے لیے ان میں ان کی اپنی خوبیوں اور کمزوریوں کا، اور اس بات کا شعور پیدا کرنا ہو گا کہ وہ خود سب سے بہتر طور پر کس طرح سمجھتے ہیں۔ اس طرح اساتذہ یہ جان سکتے گے کہ ان کے طلبہ کس طریقے سے سمجھتے ہیں اور پھر وہ اپنے اسماق اس کی روشنی میں تیار کریں گے۔ ہمیں یہ اعتراف بھی کرنا چاہیے کہ کوئی بھی فرد مکمل نہیں ہے۔ ہم سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں، ہم میں خوبیاں بھی ہیں اور خامیاں بھی۔ ایک شخص اسکول میں بہتر کارکردگی دکھاتا ہے، دوسرے اسکول میں کوشش ہونے کے بعد بہتر کام کرتے ہیں۔

سدیدہ: ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے وہ ہے رویے کی تبدیلی۔ سچھ بر ناڈ اور طلاق سے پچھے جیرت انگیز طور پر آگے ہو جائے اور ترقی کرتے ہیں۔ اپنے معاشرے میں، میں اساتذہ کو الام



شاید: میری رائے میں اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ ذہن کھلا رکھیں اور دوسروں کو قول کریں۔ اگر تجھر یہ جان لیتا ہے کہ پچھے کی ضرورت کیا ہے، تو یہ آدمی جگ ہیتنے کے مترادف ہے۔ تجھر کو اس روایے کی ضرورت ہے تاکہ وہ خود سے یہ کہہ سکیں کہ ”میں اس پچھے کو سکھاؤں گی، میں تبدیلی لاؤں گی۔“ یہ روایہ کامیابی کے راستے پر آگے بڑھنے اور ضرورت پوری کرنے کا ہے۔ اسکوں کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ پچھوں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے ہدروی کا روایہ اختیار کرے۔ عام طور پر اسکوں سارا بوجھ وال دین پر ڈال دیتے ہیں کہ وہ اپنے پچھے کی اضافی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے خود وسائل حلاش کریں۔ اسکوں کے مخفیتیں جانتے ہیں کہ کلاس میں پچھوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ تجھر کسی پچھے کی انفرادی ضرورت پوری نہیں کر سکتی۔

بیشتر والدین دوسلکسوں توجہ کی کی اور بہت زیادہ فحایت اور پچھوں کے مددگار مسائل سے واقع نہیں ہوتے۔ ایسے والدین یہ کیسے جان سکتے ہیں کہ ان کے پچھے کا اضافی مددکی ضرورت ہے؟

ہیں۔ ایسے والدین ہیں جو پہلے زبان اور گفتگو کے معانی (اہمیت قرار پست) کے پاس گئے اور اس نے جو کوئی متایادہ ان کی بھی نہیں آیا۔ والدین جب چاہیں، معلومات حاصل کرنے کے لیے ریڈ (R.E.A.D) آئندہ ہیں۔ ہمارا مخصوصہ ادارے کو اس طرح مطمئن کرنے کا ہے جہاں زبان اور گفتگو کا معانی، اساتذہ، ڈاکٹر سب ایک جگہ دستیاب ہوں۔

حدیث: یہودی ممالک میں عام طریقہ یہ ہے کہ جب پچھے کی عمر 6 سے 18 ماہ ہوتی ہے تو والدین پہلی وقت لے کر نہیں سے ملتے ہیں اور نہیں جانچ فہرست کے مطابق پچھے کا معانی کرنے کا ہوتی ہے۔ اگر کوئی مسئلہ یا اس کا اندریہ محسوس ہوتا ہے تو پچھے کے حریم تینیں معانی کے مجموعے کیے جاتے ہیں۔ ہمارے یہاں پچھے کی نشوونما کی رفتار جانچنے کی فہرست تو موجود ہے لیکن اس طریقہ پر عمل نہیں کیا جاتا۔ پاکستان میں کوئی ایسا مرکزی ادارہ بھی نہیں ہے جو عوام کو مختلف طرح کی محدودیوں کے پارے میں معلومات فراہم کرے۔ بہت سی تینیں اور ادارے اپنے اپنے طور پر کام کر رہے ہیں، ان کوششوں کو مربوط کرنے کی ضرورت ہے۔

حدیث: خطرے کی شاندیہ کرنے والی کئی علاشیں ہیں، مثلاً توجہ مرکوز رکھنے میں دشواری، جلد اور آسانی سے توجہ کا بھلک جانا، بہت زیادہ بھائی دوڑیا بہت کم جسمانی سرگرمی یا اپنی بیوادی ضرورتیں پوری نہ کر سکنا۔

شاید: میں یہ کہوں گی کہ اگر گھر میں پہلے سے کوئی پچھے موجود ہے تو ماں کو خود پر احساس ہو جائے گا کہ پچھے کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے۔ والدین کو نظر رکھنا چاہیے کہ کیا پچھے کو پکڑے پہنچنے میں مشکل ہوتی ہے، یادہ جوئے کے فیتنے نہیں ہاندہ سکتا یا اس کی حرکت کرنے کی صلاحیت معمول کے مطابق نہیں ہے۔ چار سال یا اس سے کم عمر کے پچھے میں کسی محدودی کا پہاڑا کا ہنا بہت مشکل اور تقریباً ناممکن ہے۔ والدین کے لیے یہ قول کرنا بہت مشکل ہوتا ہے کہ ان کے پچھے میں کوئی محدودی ہے اور آپ انہیں مجبور بھی نہیں کر سکتے کہ وہ اپنے پچھے کی مشکل کو تسلیم کریں۔ ہمیں بہت سے پچھے نظر آتے ہیں جنہیں سیکھنے کے مسائل کا سامنا ہوتا ہے، لیکن چوکہ والدین مسئلے کو تسلیم نہیں کرتے اس لیے ان پچھوں کی کوئی مدد نہیں کی جاتی۔ آر ای اے ڈی اب ایک وسائل مرکز بن چکا ہے۔ یہ محدودی کے اساتذہ اور عام والدین ہر طرح کے لوگ ہمارے یہاں آتے

پچھے کی اضافی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے والدین کو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے؟

حدیث: اولین ہاتھ یہ ہے کہ والدین تسلیم کریں کہ ان کے پچھے کو اضافی مدد کا رہے۔ جلد اور اسے تقدیر کا لکھا سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں اور پچھے کو خصوصی پچھوں کے اسکوں میں داخل کر دیتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے پچھے کے لیے جو کوئی بھی کر سکتے ہوں، ضرور کریں۔ یہ جاننا بھی اہم ہے کہ پچھے کی تعلیمی ترقی میں والدین کا کردار نہایت اہم ہے۔ اگر پچھے کی تعلیمی پیش رفت سمجھ ہو تو معمول کی ملاظاں میں کافی ہیں۔ لیکن اگر پچھے کو اضافی مدد کی ضرورت ہے تو والدین اور اساتذہ کو کام کرنا ہو گا تاکہ تعلیمی سرگرمیاں ہارا اور یہیں کامل جاری رہے۔

حدیث: اوٹسین ہاتھ یہ ہے کہ والدین تسلیم کریں کہ ان کے پچھے کو اضافی مدد کا رہے۔ جلد اور جلد اصلاحی مداخلت کے تصور کے مطابق، جب پچھے چھوٹا ہو اور آپ محسوس کریں کہ اس عمر کے پچھے کو بعض بیوادی کام کرنے چاہیں اور وہ نہیں کر رہا، تو سب سے بہتر یہ ہے کہ فرما کسی ماہرسے رابطہ کریں۔ ممکن ہے کہ پچھے کی حالت معمول کے مطابق ہو اور کوئی خرابی نہ ہو، لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پچھے کے کسی مسئلے کی شاندیہ ہو جائے۔ اسکی صورت میں جلد از جلد مدد حاصل کرنا سب سے بہتر ہتا ہے۔ یہ بھی اہم ہے کہ والدین پچھے میں پائی جانی والی محدودی کو ”اپنے گناہوں کی سزا“ نہ سمجھیں، یہ نہ کہیں کہ ”ہائے! یہ تو بھی کچھ نہیں سکھے گا“ یا سوچیں کہ ”یہ کسی کی بد دعا ہے۔“

پچھے کی تعلیم کے دوران والدین اور اساتذہ کی ملاظاں کی اہم ہوتی ہیں تاکہ والدین اس کی پیش رفت سے آگاہ رہیں۔ وہ کون سا طریقہ ہے جس سے ان ملاظاًتوں کو ایک درسے پر اڑام دھرنے سے بچایا جاسکے؟

حدیث: اس کے لیے ضروری ہے کہ تجھر یہ سمجھے کہ جماعت میں پچھے کی ہر کار کر دگی اچھی نہیں ہے اور والدین کا اصرار ہو کہ وہ تجھکام کر رہا ہے۔ والدین اور تجھر کی آراء اور انداز گلری میں فرق ہو سکتا ہے اور ممکن ہے کہ پچھے کی کار کر دگی کو دیکھنے کے تجھر کے انداز گلری میں کوئی مسئلہ ہو۔ تجھر کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ والدین قلدادیاں کر رہے ہیں۔

حدیث: اس کے لیے ضروری ہے کہ والدین اور اساتذہ، دونوں کا ردیہ اور سوچ ثابت ہو اور دونوں کی کوشش پچھے کی مدد کرنا ہو۔ والدین کو سمجھنا چاہیے کہ تجھر پچھے کے ساتھ 5 گھنٹے رہتی ہے اور وہ اپنے پچھے کو تجھر سے زیادہ جانتے اور سکھتے ہیں۔ والدین، تجھر کو پچھے کے بارے میں بہت سی باطنیں تباہ کریں، تجھر کو یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ والدین جھوٹ نہیں کہ رہے ہیں یا اچھوں کو غلط



بعض اوقات محدودی کے ساتھ بیجان، خود تری یا مایوسی جیسے نفیاتی مسائل بھی ہو سکتے ہیں۔ ان مسائل سے نہنے میں ہم بچے کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں؟

حدیث: اس پارے میں والدین کو زیادہ دلچسپی اور سرگرمی سے کام کرنا چاہیے۔ سب سے بڑے بات یہ ہو سکتی ہے کہ مسئلے کی موجودگی ہی کو تسلیم نہ کیا جائے۔ اس سے کسی کو بھی قائد نہیں ہو گا، چوناچھے بھی یہ محسوس کر لے گا کہ وہ دوسروں سے مختلف ہے۔ بچوں کو غیر مشروط پیار کے ساتھ ساتھ درپیش مشکل یا محدودی سے نہ رہ آزمائے ہونے کے لیے آپ کی ہست افزائی درکار ہوتی ہے۔

شاریعۃ: ایسے لوگوں کا ہوتا ہم ہے جو بچے کو اس کی موجودہ حالت کے ساتھ قبول کریں۔ لیکن آگئی اور معلومات کی کسی سے بیہان ایسا نظر نہیں آتا۔ پورے ماہول کو سب بچوں کے لیے سازگار اور خوبصورت بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے لوگوں کے کشادہ اور سکھلے روپیے کے ساتھ ساتھ منصوبوں، معقولات میں روبدل اور طبعی ماہول میں مختلط پیدا کرنی ہو گی۔

آمدوہ: ضرورت یہ ہے کہ ہم بچوں کے روپے کو سمجھنا سیکھیں اور جانشی کردا کیا محسوس کرتے ہیں۔ اگر وہ موسیقی یا پیلوں بجانے میں دلچسپی نہیں لیتے تو انہیں دوسری سرگرمیاں فراہم کی جائیں۔ اگر دوسرے بچے کسی بچے کی محدودہ الگتوں کو قبول کر لیں تو اس بچے کے لیے اپنی مخلقات سے نہنَا آسان ہو جاتا ہے۔ والدین بچے کو صرف اس وجہ سے گرفتک محدود کر دیتے ہیں کہ اسے کوئی محدودی لائق ہے۔ اکثر اوقات بچے کی محدودی اور اس کی اضافی ضرورت کو فقط سمجھا جاتا ہے اور اسے برے روپیے کا حال قرار دے کر اس کے ساتھ سخت سلوک کیا جاتا ہے جس میں مار پھیٹ اور دوسری سزا نہیں شامل ہیں۔ بچے کے ساتھ کوئی مسئلہ درپیش ہوتا سے برے روپیے قرار نہ دیں۔ سمجھنے کی کوشش کریں کہ بچہ آپ کو بتا رہا ہے کہ اسے کسی مشکل کا سامنا ہے۔ روپیے مسئلہ نہیں ہے، بچے کی محدودی یا اس کی ضرورت کا پورا نہ ہونا مسئلہ ہے۔

ایک والدہ کے طور پر آپ کے خیال میں آئندہ پانچ برسوں میں معاشرے میں کیا ثابت تبدیلیاں ہوں گی اور ان تبدیلیوں کے حصول میں والدین کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

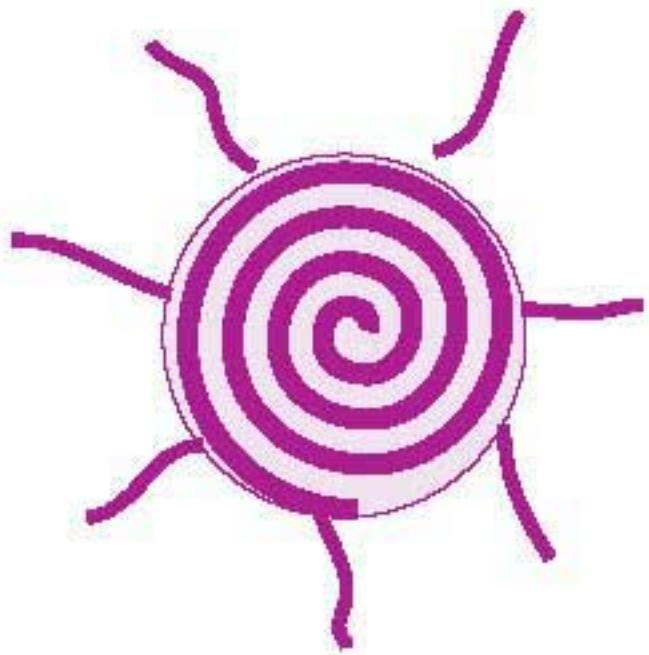
ای کے ساتھ، اسکوں کو چاہیے کہ موجودہ تدریسی عملی کے ملاode رضاکاروں کی خدمات کے موڑ پر گرام شروع کریں، جن سے ہر سلسلہ اور عمر کے بچوں کو اسکوں ماحول نہیں آ سکے گا۔ والدین کو اس مقدمہ کے لیے بھی رائے عامہہ ہمارا کرنی چاہیے۔

شاریعۃ: والدین کو چاہیے کہ مل کر کیشیاں بنائیں۔ انہیں مدد ہو کر ایسے اسکوں، سماجی مکبوں اور اداروں کے خلاف آواز بلند کرنی چاہیے جہاں بچوں کے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا جاتا جو ان کا حق ہے۔ تعلیم، ذہن اور سوچ بدلتی ہے۔ بچوں کو یہ سکھانا کہ وہ مختلف ہیں اور مختلف طرح سمجھتے ہیں، غیر شوری طور پر معاشرے میں خونع قبول کرنے اور اسے سراہنے کے مترادف ہے۔

آمدوہ: شعور بیدار کرنے، آگئی پیدا کرنے اور معلومات عام کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر آغاز میں صرف چند والدین ہی ہوں جو اضافی مدد کی ضرورتوں کے حوالے بچوں سمیت، سب بچوں کے حقوق کے لیے آواز اٹھائیں اور کوششیں کریں تب بھی یہ مقصد ماملہ کیا جاسکتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ دوسرے والدین بھی ان کوششوں میں شامل ہو جائیں گے۔

حدیث: سب بچوں کے ساتھ مساوی سلوک ہونا چاہیے اور بچوں کے حقوق کا مطالبہ کرنا چاہیے تاکہ معاشرہ، اضافی ضرورتوں کے حوالے بچوں پر ترس اور رحم نہ کھائے بلکہ انہیں کشادہ دلی اور تعاطی خاطر کے ساتھ قبول کرے۔ اسکوں کو اپنا روپیہ بدلتے اور یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ تعلیم صرف عملی سرگرمیوں کا نام نہیں ہے۔ یہ زندگی کی ببرپور مہارتوں سکھانے کا نام ہے، جس میں سماجی میں جوں، خود اعتمادی کا احساس اور ہادفا فرضیت کی تحریر سب شامل ہیں۔ لکھیدی لکھیدی یہ ہے کہ حقیقت سے منہذہ چھپا لیا جائے بلکہ ثابت سوچ اور تعمیری روپیہ کے ساتھ صورت حال کو بدلتے کی کوشش کی جائے۔ جو والدین اپنے بچے کی محدودی کی وجہ سے سماجی میں جوں مدد و کریمیت کی طرح وہ بھی معاشرے کا حصہ ہیں۔ بچوں کو یہ احساس دلاتے کی ضرورت ہے کہ دوسرے بچوں کی طرح وہ بھی معاشرے کا حصہ ہیں، لوگ انہیں قبول کرتے ہیں اور ان سے پیار کرتے ہیں۔ اس معاملے میں والدین کا کرعار بیانی تو صحت کا ہے۔ اس کے لیے والدین، بڑوں اور بچوں، سب میں آگئی اور احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں مرکزی وسائل مراکز والدین، اساتذہ اور معلمین وغیرہ کو محدودیوں سے مختلف معلومات فراہم کر کے زبردست سہولت پہیا کر سکتے ہیں۔ یہ بات اس لیے بھی اہم ہے کہ محدود وسائل کی وجہ سے اکثر والدین اضافی مدد کے لیے درکار اشیا خریدنے کی استعداد نہیں رکھتے۔





ویب سائٹس

یونیک لی گفتہ (Uniquely Gifted) www.uniquelygifted.org

خدا و خوبیوں کے ماں اضافی ضرورتوں کے حال بچوں کے والدین اخنان ان اور بچوں کے ساتھ کام کرنے والے پیشہ و مہرین کے لیے یا ایک ایسی ویب سائٹ ہے جہاں اس منسلکے کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں دوسری ویب سائٹس کے لئے سیاست بہت سے وسائل دستیاب ہیں۔ اگر آپ یہ جانا چاہتے ہیں کہ آپ کے پنج کی خاص یا اضافی ضرورتیں کیا ہیں تو وہ سائٹ کے اس سمت (assessment) سیکشن پر جاسکتی ہیں جہاں جانچ کے طریقوں اور زندگی کے عام روپوں کے جائزے کے بارے میں معلومات موجود ہیں۔

نیو ہورائزون (New Horizons) www.newhorizons.org

یہ تعلیم کے شعبے سے وابستہ اساتذہ کا مین الاقوای تھیم ورک ہے۔ اس ویب سائٹ پر ہر ہم اور ہر تم کی محفوظیوں کے حال بچوں کے ساتھ بات چیت کرنے، ان کے مسائل معلوم کرنے اور انہیں سکھانے کی سب سے موثر حکمت ملیوں کے بارے میں معلومات موجود ہیں۔ اساتذہ، اسکولوں کے منتظرین، تعلیم و تربیت کے پروفسرا اور طلباء، والدین، پالیسی بنانے والے اور دفعہ رکھنے والے دنگرا فرازیت یہ تمام معلومات ہر شخص پلامعاومنہ حاصل کر سکتا ہے۔ اچھی نیڈر (خصوصی ضروریات) کے عنوان کے تحت شاملی تھیم اور اس سے متعلق سیکھنے کے ذریعہ اور حکمت ملیوں کے بارے میں معلومات دی گئی ہیں۔

چلڈرنس ایجی لیٹیز انفارمیشن (Children's Disabilities Information)

www.childrensdisabilities.info

اس ویب سائٹ پر اضافی مدد کی ضرورت کے حال بچوں اور ان کے والدین اور کچھ بھال کرنے والوں کے لیے موضوع کے حوالے سے غیر معمولی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ محفوظیوں کے حال بچوں کی پروش کرنے اور محفوظیوں کی مختلف نویشوں کے بارے میں تہائی معلوماتی مطہریں موجود ہیں۔ بچوں اور ان کی محفوظیوں کے بارے میں جن لوگوں نے کتابیں لکھی ہیں، ان کے انترویوز بھی دیے گئے ہیں۔

اسپیشل اولپکس (Special Olympics) www.specialolympics.org

اسپیشل اولپکس ایک مین الاقوای تھیم ہے جس نے ذہانت کی محفوظیوں کے حال افراد کو عام زندگی میں تجویز کرنے، ان کے مسائل و مہکرات کو سمجھنے اور انہیں زندگی کے عام دعاء میں شامل کرنے کے رویے کو فروغ دیا ہے اور لوگوں کی زندگیاں بدل دی ہیں۔ یہ عام کھیلوں اور جسمانی کھیلوں کی سال بھر جاری رہنے والی تربیت اور مقابله ہیں، جن کی سرگرمیاں 180 ملکوں میں جاری رہتی ہیں اور جن سے وہی محفوظیوں کے حال 25 لاکھ پچھے اور بالائی افراد کو مدد اٹھا رہے ہیں۔ اسپیشل اولپکس نے کھیلوں کے ذریعے ایک عالمی برادری تکمیل دی ہے جو مختلف خوبیوں کے حال لوگوں کو سمجھا کرنے اور تحریری سرگرمیوں میں مصروف رہنے کا جشن منارتی ہے۔ اسپیشل اولپکس کے بارے میں جزیئی معلومات اور ان کی سرگرمیوں میں شامل ہونے کے لیے کراچی میں اسپیشل اولپکس پاکستان کے وفتر سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ (رابطہ کی تفصیل ویب سائٹ پر دیکھئے)۔

سامی بہبود اور خصوصی تعلیم کی وفاقی وزارت (Federal Ministry of Social Welfare and Special Education)

www.moswse.gov.pk

اس ویب سائٹ پر وزارتی سماجی بہبود و خصوصی تعلیم کے بارے میں معلومات دستیاب ہیں۔ وزارت کی طرف سے اور اس کے تعاون سے جاری پروگراموں کی توجہ کا مرکز ہیں، مانند، نظر انداز کروہ اور اتحصال کا شکار پچھے، ہورٹس، نوجوان، عمر سیدہ، محفوظ، بھکاری، قیدی اور سماں کھل کرنے والے افراد ہیں۔ رابطہ کی تفصیلات ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

کتابوں کا تعارف

ان تمام اینڈ ویکھو: کیرنگ فارڈی اسپشل نیدر انفٹ اینڈ ٹوڈل
مصنف: ڈاکٹر میریلین سینگل، ڈاکٹر رونی لیڈر مین اور ڈاکٹر وینڈی میسی

والدین کے لیے دوستادہ انداز میں لکھی گئی یہ کتاب جو تعاون سے مزین ہے، ان والدین کے لیے درست تھے ہے جو کسی خاص معلوتوں کے حوالے پر بچے کی پروردش کر رہے ہیں۔ کتاب میں معلوتوں کو دو دعے پلانے، لباس تبدیل کرنے، ہن بھائیوں کے ساتھ اس کے میں جول، لقم و خبیط اور سماجی مہارتوں کے فروغ کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ جو کسی مہارتوں کو بہتر بنانے کے لیے کھلی اور مختلف عملی سرگرمیوں کا ایک حصہ ہے جس کا مقصد جسمانی حرکات اور زبان اور گفتگو کی مہارت کی حوصلہ افزائی اور چنان سیکھنے والے اور ذرا بڑے بچوں کے کھلیں اور ان کی دیکھی بھال کے بارے میں مشورے دیے گئے ہیں۔ کتاب میں نشوونما کے ان مختلف پہلوؤں کا بھی جائزہ لیا گیا ہے جن میں بچوں کو اضافی مدد کی ضرورت تھیں آئندی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ حقیقتی ضروریات بہتر طور پر کس طرح پوری کی جاسکتی ہیں۔

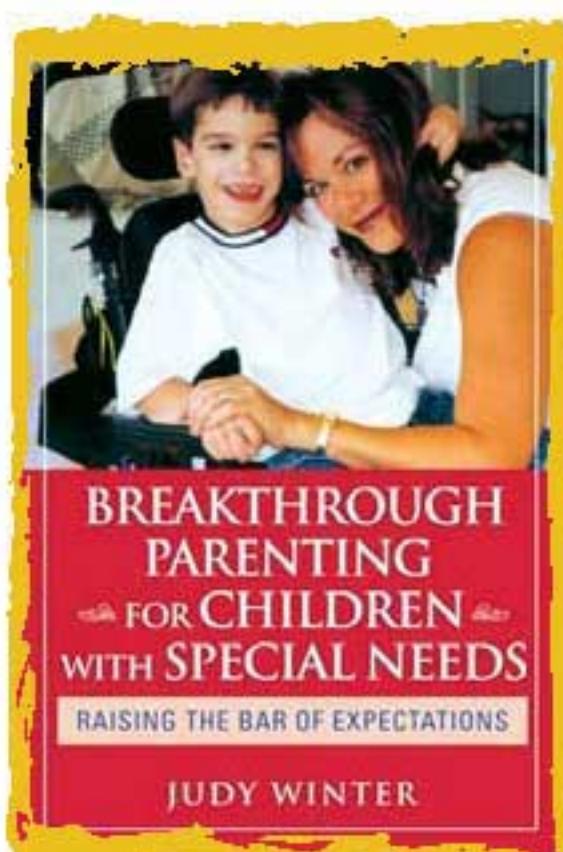
پاکستان اسپشل (ماہانہ رسالہ)

ماہنامہ "پاکستان اسپشل" ملک کے ایک کروڑ سے زیادہ "خصوصی افراد" کا سب سے قدیم اور کثیر الاشاعت رسالہ ہے جو محاذ کے سب سے نظر انداز کردہ طبقے کو پلیٹ فارم میا کرتا ہے۔ پر غلوس پیشہ ور ماہرین کی ایک ٹائم گزٹہ 10 سال سے اسلام آباد سے اس رسالے کی مسلسل اشاعت مکن بنائے ہوئے ہے۔ رسالے کو کوئی امداد نہیں ملتی اور یہ اپنی مدد آپ کے اصول پر شائع کیا جاتا ہے۔ رسالے کی ماہانہ اشاعت تقریباً 10 ہزار ہے۔ رسالے کی خریداری کے لیے رابطہ تیکھی: فرحت عباس (مدیر اعلیٰ)

فون: 051-2260111، 0300-9562695، ای میل: pakspecial@hotmail.com اور pakspecial@gmail.com

بریک ٹریڈ پیرننگ فار چلڈرن ویکھ اسپشل نیدر

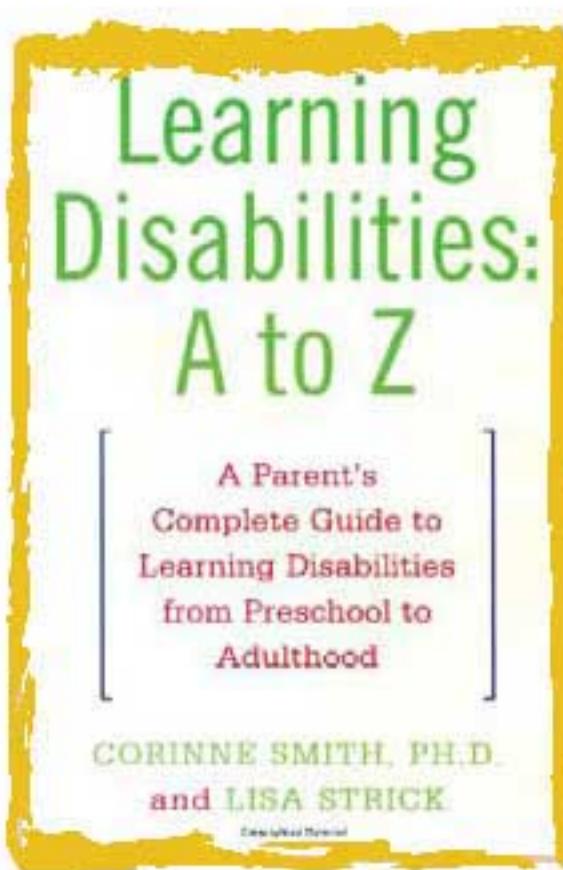
مصنف: جوڈی دنٹر



اس کتاب کا مطالعہ، خصوصی ضرورتوں کے حوالے پچوں کے والدین اور پیشہ ور ماہرین کو دوستیں دیتا ہے کہ "تغییب و تحریک" اور "کیسے" کا انداز ٹکرائیں کر ان پچوں کی بھروسہ کس طرح کی جائے کہ یہ پچے اپنی صلاحیتیں بھر پر طریقے سے استعمال کر سکیں۔ جذبہ بیدار کرنے والی اس اہم کتاب میں بتایا گیا ہے کہ "بہترین پچے" کا خواب بھلا کر دکھ کا مقابلہ کیسے کیا جائے اور اس پر کیسے قابو پایا جائے، غیر حقیقی امیدوں سے کیسے بچا جائے، جلد از جلد موزوں خدمات کیسے حاصل کی جائیں اور پرانے خیالات سے کیسے جان چھڑائی جائے جو ترقی کے امکانات محدود کر دیتے ہیں۔ کتاب میں پیشہ ور ماہرین، شاملاتی نظریے اور طریقے کو بھی، مختتم کی منصوبہ بندی کے بارے میں معلومات کے طадہ کر شوفری وی فاؤنڈیشن کی ڈیناری وی، اسپشل اپس کے تمثیلیو اور بیل ایکن فاؤنڈیشن کی ڈائیکنی بل کے اثر وی بھی شامل ہیں۔ کتاب کا فخر جائزہ اس ویب سائٹ پر دیکھا جاسکتا ہے: books.goolc.com

لرنگ ڈس اسپلیٹر اے ٹو زیڈ

کورین اسمٹھ اور لیز اسٹریک

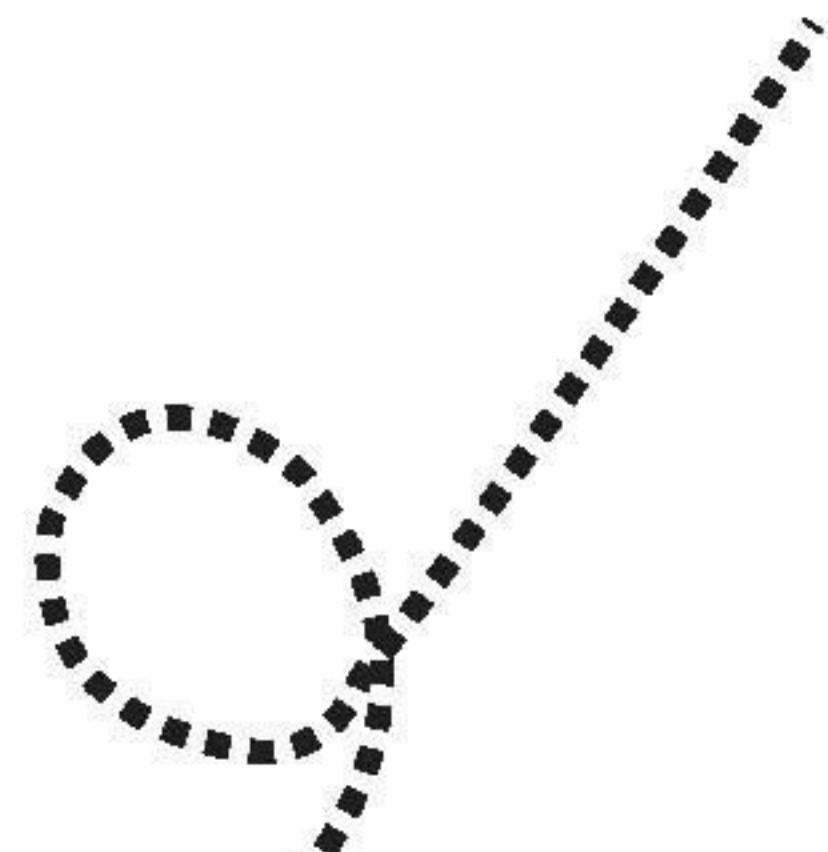


سیکھنے کی صلاحیت میں کی: اے ٹو زیڈ سیکھنے کی صلاحیتوں میں کی کے موضوع پر ایک جامع مکالمہ یا تبرہ چیل کرتی ہے۔ یہ کتاب گھر اور اسکول میں وظیں ناالیت پر تابوپانے کے لیے کاراڈ مہورے فراہم کرتی ہے۔ اس کتاب کا منفرد پہلو یہ ہے کہ یہ بچوں کی خود تقریبی پر زور دیتے ہوئے بچوں کی پروردش کے بارے میں ایسے رہنمایاں اصول وضع کرتی ہے جن کے ذریعے ان کی عزت نفس محروم نہ ہو۔ کتاب کے دوسرے موضوعات میں بچوں کی سیکھنے کی صلاحیت میں کی کی شناخت، سماجی وجہ باتی نشوونما اور اپنی ترقی کا میاپی کے لیے واضح حکمت عملی شامل ہے۔ پایہ تاری سالوں سے لے کر بھائی اسکول تک پڑھنے والے بچوں کے لیے فائدہ مند ہے، گوکریں یہ بھوٹے بچوں کے والدین کے لیے بھی سو مرد ہے جو اپنے بچوں کے لیے زندگی میں بھی کامیابی حاصل کرنے کے خواہندہ ہیں۔ یہ کتاب اس ویب سائٹ پر دیکھا جا سکتا ہے۔ www.amazon.com



www.ecdpak.com

catch us online



- والدین کے لیے کار آمد باتیں
- اساتذہ کے لیے مفید مشورے
- چھوٹے بچوں کی نشوونما کے لیے وسائل

ecd
pak



ابتدائی بچپن کے موضوع پر پاکستان کی اولین ویب سائٹ

www.ecdpak.com